نوائے
افغان جہاد

شعبان ۱۴۳۰ھ   اگست 2009ء
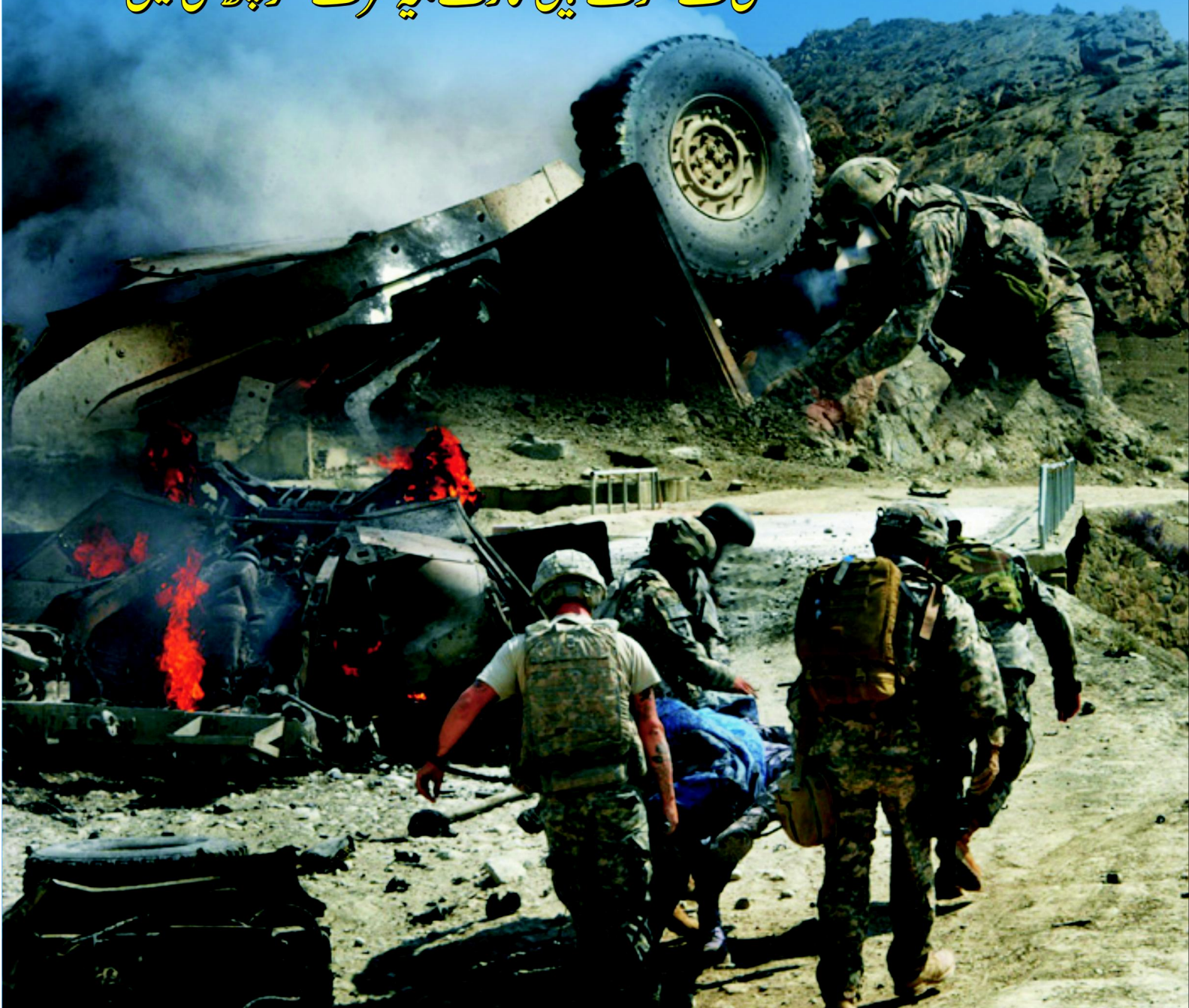
عہد شکنی کا انجام عبرت

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب اسلامی لشکر فتح وظفر کے ساتھ دارالاسلام کی وسعت میں مشغول تھا اور صلیبیوں کی کمر ٹوٹ چکی تھی، مجاہدین کا ایک لشکر حضرت ابوعبیدہؓ کی قیادت میں قنسرین کے قریب حمص کے مقام پر جمع ہوا تاکہ قنسرین کو سلطنتِ اسلامیہ میں شامل کیا جائے۔ اُس وقت قنسرین شہر پر لوقا نامی شخص قابض تھا۔ وہ اس بات سے بخوبی واقف ہو چکا تھا کہ مسلمانوں نے جس قلعے کا رُخ کیا اسے فتح کر کے ہی دم لیا۔ اس لیے اس نے جب مسلمانوں کی آمد کی خبر سنی تو مدد کے لیے صلیبی بادشاہ ہرقل کو خط لکھا، ابھی اس خط کا جواب نہ آیا تھا کہ قنسرین کے لوگوں نے مسلمانوں کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے اس پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا کہ مسلمانوں سے جزیہ کی ادائیگی کی شرط پر معاہدہ کر لینے میں ہی عافیت ہے۔ کافی تگ و دو کے بعد لوقا شہر کے لوگوں کی بات ماننے پر آمادہ ہو گیا مگر ابھی بھی اُس کے دل میں فریب اور ہرقل سے مدد آنے کی امید تھی۔

اس نے صلح کی درخواست اور ایک خط لکھ کر حضرت ابوعبیدہؓ کی طرف بھیجا جس میں لکھا تھا کہ ''ہم ایک سال کے لیے ادائے جزیہ کی شرط پر معاہدہ کرنا چاہتے ہیں''۔ لوقا کا پیغام سن کر حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت ابوعبیدہؓ سے کہا: ''اے سردار! قسم ہے اس رب العزت کی جس نے ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ کی امت بنایا، اس خط سے بوئے فریب آ رہی ہے۔'' باہمی مشورے سے حضرت ابوعبیدہؓ نے ایک سال کے لیے اس شرط پر صلح کر لی کہ اگر اہلِ قنسرین نے (مسلمانوں کے خلاف کسی سے) مدد طلب کی یا مسلمانوں کی مخالفت کی تو معاہدہ ٹوٹ جائے گا۔ صلیبیوں نے یہ شرط مان لی اور معاہدہ طے پا گیا۔

لوقا نے اہلِ قنسرین کے اصرار پر معاہدہ تو کر لیا لیکن وہ اب بھی اس فکر میں غلطاں تھا کہ ہرقل امداد بھیج دے تو وہ مسلمانوں سے مقابلہ کرے گا، اس نے معاہدے کے فوراً بعد ہرقل کو خط لکھا جس میں معاہدے کی سراسر خلاف، ہرقل سے (مسلمانوں کے خلاف) مدد مانگی گئی، اس بار ہرقل نے دس ہزار جنگجوؤں کا لشکر حبلہ بن الاسیم کی قیادت میں لوقا کی مدد کے لیے بھیجا۔ ایک دو اور واقعات بھی ایسے ہوئے جس سے واضح ہو گیا کہ لوقا اور صلیبیوں نے معاہدہ شکنی کا اعلان کر دیا ہے۔ حضرت خالدؓ بن ولید نے عہد کیا کہ لوقا کو اس کی عہد شکنی اور مکاری کی سزا دیں گے اور کہا کہ مکار اور دھوکے بازوں کے لیے کچھ رعایت نہیں اور وہ اپنے انجامِ بد کو پا کر رہیں گے۔

چنانچہ حضرت خالدؓ بن ولید اپنے گیارہ ساتھیوں کو ساتھ لے کر لوقا کی سرکوبی کے لیے، رات کے وقت حبلہ کے لشکر میں بھیس بدل کر شامل ہو گئے۔ اگلے دن دوپہر کے وقت حبلہ کا لشکر قنسرین پہنچ گیا۔ لوقا نے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ صلیبی لشکر کا استقبال کے لیے آیا۔ لوقا جب حضرت خالدؓ بن ولید کے پاس سے گزرا تو اس نے انھیں حامیانِ صلیب میں سے سمجھ کر کہا کہ ''مسیح اور صلیب تمھیں سلامت رکھیں''۔ یہ سنتے ہی حضرت خالدؓ بن ولید نے للکار کر کہا ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، لوقا بد بخت تجھے تیرے فریب نے کوئی فائدہ نہیں دیا''۔ لوقا کانپنے لگا۔ حضرت خالدؓ نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے ساتھی کے سپرد کر دیا، دیگر مجاہدین نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور محض ۱۲ افراد نے ۱۲ ہزار کے لشکر کفار کے درمیان فتح و نصرت کی صدائیں بلند کیں۔ کفار نے اپنی کثرتِ تعداد کے زعم میں مجاہدین کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں لیکن ان ۱۲ ابطال مبارک کے پائے ثبات میں لغزش تک نہ آئی۔ حضرت خالدؓ نے لوقا کا سر کاٹ کر صلیبیوں کی طرف اچھال دیا اور کہا ''جھوٹا اور عہد شکن اپنے انجامِ بد کو پا گیا اب تمہارا بھی یہی انجام ہوگا''۔ اسی دوران ایک بڑا اسلامی لشکر آپ کی اعانت کو پہنچ گیا۔ صلیبی لشکر جو پہلے ہی اپنے سرغنہ کے اس عبرتناک انجام کی وجہ سے بددل اور مایوس ہو چکا تھا، اس پاکیزہ لشکر کے سامنے نہ ٹھہر سکا اور اہل اسلام، اللہ کی کبریائی بلند کرتے ہوئے فتح و نصرت کے ساتھ قنسرین شہر میں داخل ہو گئے۔

(ماخوذ از ''خالدؓ بن ولید''۔ صادق حسین صدیقی سردھنوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۷

شعبان ۱۴۳۰ھ — اگست 2009ء

حضرت ابو منذرؓ نے روایت ہے کہ ایک آدمی کا انتقال ہوگیا تو حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ ''جنازہ نہ پڑھائیں اس لیے کہ وہ فاجر تھا''۔ لوگوں نے عرض کی کہ جو رات آپ ﷺ نے مجاہدین کی پہرے داری میں گذاری تھی اُس میں وہ بھی شریک تھا تو حضور ﷺ کھڑے ہوگئے، نماز جنازہ پڑھائی، اس کی قبر پر تشریف لے گئے، اپنے دستِ مبارک سے تین مٹھی مٹی ڈالی اور فرمایا ''لوگ تیری برائی کرتے ہیں اور میں تمھیں اچھائی سے یاد کرتا ہوں''۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اے ابن خطاب! جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہوگئی''۔

(صحیح علی شرط الشیخین، روح المعانی ۱۲۲/۱٤)

عنوانات

اداریہ

کفار کے ساتھ تعلقات کی شرعی حیثیت —— ۳

غزوہ احزاب اور عصرِ حاضر کی جنگ —— ۵

اعتدال پسند اسلام —— ۸

یہ ایجنٹ نہیں!!! —— ۱۰

پاکستان میں امریکی اڈے —— ۱۲

طالبان کی کامیابی، سیکولر عناصر کی نظر میں —— ۱۴

انٹرویو استاد فاتح —— ۱۵

آپریشن خنجر اور صلیبیوں کی دھلائی —— ۲۱

عراق اور افغانستان سے واپسی پر بدلے ہوئے امریکی فوجی —— ۲۳

مقدس گائے اور فتوی مشینیں —— ۲۵

امارتِ اسلامی افغانستان کے دور میں —— ۲۶

تب وتاب جاودانہ —— ۲۸

خراسان کے گرم محاذوں سے —— ۳۱

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے —— ۴۰

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر —— ۴۱

اک نظر ادھر بھی —— ۴۲

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Www.nwaiafghan.wordpress.com

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

جب کفر سے دیں کی ٹکر تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو تم نے کس کا ساتھ دیا

افغان خبر رساں ادارے ''المارۃ'' کے مطابق افغانستان میں صلیبیوں کو فوجی کمک پہنچانے پر مامور ایساف کے 3 ہیلی کاپٹر ضلع سنگین میں اس وقت تباہ کر دیے گئے جب وہ کمک لے کر علاقے میں موجود امریکی اڈے پر اترنے والے تھے۔مجاہدین نے قندھار میں صلیبیوں کا ایک چارٹرڈ طیارے M1-26 تباہ کر دیا۔غزنی میں امریکی F-15 پر زمین سے حملہ کیا گیا۔دوسمتوں سے مجاہدین نے میزائل فائر کیے،جس سے طیارے میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔اگرچہ طیارہ اپنے جدید حفاظتی نظام کی وجہ سے فضا میں تباہ نہ ہوا لیکن طیارے کا پائلٹ اسے زمین بوس ہونے سے نہ بچا سکا۔اتحادی صلیبی فوج کا ترجمان سباوؤن ہوتک کہتا ہے کہ 22 جولائی کو افغانستان کے جنوب میں مشرق میں محو پرواز امریکی C-130 پر کندھے سے فائر ہونے کا راکٹ SA-7 فائر کیا گیا جس سے طیارے کو جزوی نقصان پہنچا۔

گذشتہ 20 دنوں کے دوران کے صلیبی صہیونی لشکر کے 3 جہازوں سمیت 5 ہیلی کاپٹروں کے تباہ کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔صلیبی لشکر کی طرف سے ہلمند میں اپنی کمین گاہوں کو محفوظ بنانے کے لیے کیے جانے والے ''آپریشن خنجر'' کے بعد امیر المؤمنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ نے اس نام نہاد آپریشن کے مقابلے میں ''آپریشن فولادی جال'' شروع کرنے کے احکامات جاری کیے۔امیر المؤمنین کی طرف سے پورے افغانستان میں آپریشن ''نصرت'' اور پھر ہلمند میں ''آپریشن فولادی جال'' کے بعد دجال کے بیٹوں کو وہ سبق سکھانا شروع کیا جو ان کو آنے والی نسلوں کے لیے نشان عبرت بنا دے گا۔

مادی وسائل کی قلت کے باوجود مجاہدین اسلام' دنیا بھر میں جاری معرکہ خیر وشر میں اللہ رب العزت کی تائید اور نصرت غیبی کے سہارے بے وقعت حزب الشیطان کو ذلت آمیز شکست وریخت سے دوچار کر رہے ہیں۔مخبر صادق ﷺ کے فرامین کے مصداق یہ مناظر تو قیامت تک دنیا دیکھتی رہے گی کہ بے سروسامان سرفروشانِ اسلام' لشکر کفار سے نبرد آزما رہیں گے اور اپنے مالکِ حقیقی کے وجہِ کریم کی جستجو میں اپنی مقدور بھر توانائیاں صرف کرتے ہوئے اللہ کے دشمنوں کو قتل کرتے رہیں گے اور قتل ہوتے رہیں گے۔حتٰی کہ وہ اپنی مراد کو پا جائیں گے۔اُن کے مالک کی رضا مندی' اُن کا مقدر ٹھہرے گی اور وہ اپنے خالق و مالک سے خوش ہو جائیں گے لیکن! یہاں سوال تو یہ اٹھتا ہے کہ ازل سے جاری اس خیر وشر کی کشمکش میں ہم کہاں کھڑے ہیں؟ کیا ہماری توانائیاں، ہمارے شب وروز' اُن ابطال امت کے لیے صرف ہو رہے ہیں یا ہم معاشرے میں کفریہ تہذیب کے رکھوالے بن کر ابہام اور مایوسی پھیلاتے ہوئے لشکر باطل کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔

اے امت کے درد سے آشنا غیرت مند مسلمانو! آج وقت ہے کہ ہم اپنا وطیرہ بدلیں اور پوری دنیا میں دفاع اسلام کے لیے جہاد فی سبیل للہ میں مصروفِ عمل مجاہدین مخلصین کی صفوں کی تقویت کا باعث بنیں۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا' ''جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر بے یارومددگار چھوڑے گا جہاں اُس کی عزت خطرے میں پڑ جائے اور وہ بے توقیر ہو رہا ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی اُس پر تذلیل کرے گا جہاں اُس کی خواہش ہوگی کہ کوئی اُس کا مددگار ہو اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد کرے گا جہاں اس کی عزت وحرمت اور آزادی کے ساتھ کھیلا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کی وہاں مدد کرے گا جہاں وہ خواہش کرے گا کہ اُس کی مدد کی جائے''۔(ابوداؤد ۵۵۶۶)

سو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی عزتوں کا خیال کریں اور خود اللہ سے ڈریں کہ آج عمل کی گھڑی ہے اور حساب نہیں' اور کل حساب کا سماں ہوگا اور عمل نہیں۔

ایسا نہ ہو درد بنے درد لادوا

ایسا نہ وہ کہ تم مداوا نہ کر سکو

آیئے اپنا سارا وزن' اللہ کے لشکر کے پلڑے میں ڈالتے ہوئے اس مبارک فریضہ میں شرکت کا اس طرح حق ادا کریں کہ ہمارا مالک ہم سے راضی ہو جائے اور ہم اُس کے وجہِ کریم کو پالیں۔پکارنے والا پکار رہا ہے: من انصاری الی اللہ

اور سب دل وجان سے کہیں! نحن انصار اللہ ....

اللھم منزل الکتاب مجری السحاب سریع الحساب وھازم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم ونصرنا علیھم

''اے ہمارے پروردگار! آپ نے کتاب کو اتارا اور بادلوں کا چلایا، آپ جلد حساب کرنے والے ہیں اور (کافروں کے) لشکروں کو عذاب دینے والے ہیں۔ ہمارے مالک! آپ ان (کافروں) کو ہلا کے رکھ دیجیے اور ان پر غلبہ پانے کے لیے ہماری نصرت فرمایئے''۔(رواہ ابن ماجہ)

امین یارب العالمین

کفار کے ساتھ تعلقات کی شرعی حیثیت

شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ نے انیسویں صدی کے آغاز میں جہادی تحریک کو منظم کیا اور دس برس تک خونِ جگر سے اس کی آبیاری فرمائی۔ نتیجتاً حضرت شیخ الہند اس وقت کے ''گوانتانامو'' مالٹا کے جزیرے میں چار سال تک قید رہے اور بے پناہ تشدد برداشت کرتے رہے۔ ''الولاء والبراء'' کے اہم موضوع کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپؒ نے اپنے ساتھ چلنے والوں کی رہنمائی کے لیے بہت کچھ کہا اور لکھا، موجودہ حالات کی اُس دور سے مماثلت کی وجہ سے، آپ کی تحریروں میں سے چند قیمتی موتی پیشِ خدمت ہیں۔''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت، درد سے بھر نہ آئے کیوں؟
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں؟

نہایت ضروری ہے کہ ایک مسلم صادق تمام گردوپیش کے خیالات سے علیحدہ ہوکر اپنے ایمان کی قدر وقیمت اور شعائرِ الٰہیہ کی عظمت اور مقاماتِ مقدسہ کے تقدس واحترام کو اچھی طرح دل نشین کرے اور دروسِ ماضیہ کے ساتھ واقعاتِ حاضرہ پر ایک گہری نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں کی سب سے بڑی متاعِ گراں مایہ (جس کا تحفظ ہر ایمان رکھنے والے کا اولین فرض ہے) کس طرح لوٹی جارہی ہے اور کن کن بدعہدیوں اور شرمناک عیاریوں اور روباہ بازیوں سے جزیرۃ العرب کے متعلق پیغمبر اسلام ﷺ (فداہ ابی وامی) کی سب سے اہم وصیت کا مقابلہ کیا جارہا ہے۔

اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخ کنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ عراق، فلسطین اور شام، جن کو صحابہؓ اور تابعینؒ نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا، پھر کفار کی حریصانہ حوصلہ مندیوں کی جولا نگاہ بن گئے۔ پیراہنِ خلافت کی دھجیاں اُڑا دی گئیں۔ خلیفۃ المسلمین جس کی ہستی سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی ہستیوں کا شیرازہ بندھتا تھا اور بحیثیت ظِلُّ اللہ فی الارض ہونے کے آسمانی قانون کو رائج کرنے والے اور مسلمانوں کے حقوق ومصالح کے محافظ اور شعائر اللہ کی صیانت کے ضامن اور کلمۃ اللہ کی رفعت وسربلندی کے کفیل تھے، وہ بھی بے شمار دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر بے دست وپا ہوچکے۔

صبت علی مصائب لو انها
صبت علی الایام صرن لیالیا

رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا (خاکم بدہن) سرنگوں ہوا جارہا ہے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، خالد بن ولیدؓ اور ابوایوب انصاریؓ کی روحیں اپنی خواب گاہوں میں بے چین ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لیے کہ مسلمانوں میں سے غیرت وحمیت مفقود ہورہی ہے۔ جو جرأت اور ''دینی جرأت'' ان کی میراث تھی وہ انہوں نے غفلت اور تعیش کے نشہ میں دوسروں کے حوالے کردی۔ یہی نہیں کہ اس مصیبت کے وقت ایک مسلمان نے مسلمان کی مدد نہیں کی، بلکہ قیامت تو یہ ہے کہ کفار کی موالات واعانت اور وفاداری کے شوق میں ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کی گردن کاٹی۔ بھائی نے بھائی کا خون پیا اور دشمنوں کے سامنے سرخ رو ہونے کے لیے اپنے ہاتھ اپنے ہی خون میں رنگے۔

اے فرزندانِ اسلام! اور اے محبانِ ملت:

آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ جس برق مسلم سوز نے ان بلادِ اسلامیہ کے خرمن آزادی کو جلایا اور خلافتِ اسلامیہ کے قصر کو آگ لگائی، اس کا اصل ہیولا عربوں اور ہندوستانیوں کے خونِ گرم سے تیار ہوا تھا اور جس دولت سے نصاریٰ ان ممالکِ مقدسہ میں کامیاب ہوئے اس کا بہت بڑا حصہ بھی تمہارے دست وبازو سے کمایا ہوا تھا۔

پس کیا اب بھی کوئی ایسا پلید اور غبی مسلمان پایا جاتا ہے جس کو نصاریٰ کے موالات ومناصرت کے نتائج قطعیہ معلوم نہ ہوئے ہوں اور ایسی تشویش ناک حالت میں جب کہ ڈوبتا ہوا آدمی ایک تنکے کا سہارا ڈھونڈتا ہے، وہ اس فکر میں ہو کہ کوئی صورت موالات کے جواز کی نکالے۔

تم اللہ پر بھروسہ کرکے اور اس کی رسی کو مضبوط تھام کر اپنے عزم پر قائم رہو اور موالاتِ نصاریٰ کو ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمت گزاری اسلام اور اہلِ اسلام کی کرسکتے ہو، اس سے درگزر نہ کرو کہ اب وقت درگزر کا نہیں

اے میرے عزیزو!

یہ وقت استحباب اور فرضیت کی بحث کا نہیں بلکہ غیرتِ اسلامی اور حمیت دین سے کام لینے کا ہے۔ کہیں علماء زمانہ کا چھوٹا بڑا اختلاف تمہاری ہمتوں کو پست اور تمہارے دلوں کو پژمردہ نہ کردے۔ میں تم سے محض اس قدر درخواست کرتا ہوں کہ تم اپنے دشمنوں کے بازوؤں کو قوی مت بناؤ اور حق تعالیٰ شانہٗ کے ان ارشادات پر نہایت مستعدی اور جواں مردی اور اخلاصِ نیت سے عمل کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدہ:۵۱)

''اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست اور مددگار مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان کو دوست اور مددگار بنائے وہ بھی ان میں سے ہے اور بے شک اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔''

لاَّ يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاء مِن دُوْنِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّهِفِي شَيْءٍ إِلاَّ أَن تَتَّقُواْ مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللّهِ الْمَصِيرُ

''مسلمانوں کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ مؤمنین کے سوا کافروں کو اپنا دوست یا مددگار بنائیں اور جو ایسا کرے گا اس کو اللہ سے کچھ سروکار نہیں۔'' (آل عمران: ۲۸)

الَّـذِيْنَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ العِزَّةَ لِلّهِ جَمِيْعاً (النساء: ١٣٩)

''ان منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سُنا دو جو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں۔ کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں، حالانکہ تمام تر عزت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔''

يَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتُرِيْدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّـهِ عَـلَيْـكُـمْ سُـلْطَاناً مُّبِيْناً (النساء: ١٤٤)

''اے ایمان والو! مومنین کے سوا کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ کیا تم لینا چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح؟''

رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا (خاکم بدہن) سرنگوں ہوا جارہا ہے۔ حضرت ابوعبیدہؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، خالد بن ولیدؓ اور ابوایوب انصاریؓ کی روحیں اپنی خواب گاہوں میں بے چین ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لیے کہ مسلمانوں میں سے غیرت و حمیت مفقود ہو رہی ہے۔ جو جرأت اور ''دینی جرأت'' ان کی میراث تھی وہ انہوں نے غفلت اور تعیش کے نشہ میں دوسروں کے حوالے کر دی

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـواْ لاَ تَتَّـخِـذُواْ الَّذِيْنَ اتَّخَذُواْ دِيْنَكُمْ هُزُواً وَلَعِباً مِّنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَ(المائدہ: ٥٧)

''اے ایمان والو! تم اِن اہلِ کتاب اور کافروں کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ جنہوں نے بنالیا ہے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل، اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم مومن ہو۔''

تَـرَى كَثِيْـراً مِّـنْـهُـمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُواْ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللّهُ عَـلَيْهِمْ وَفِيْ الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ o وَلَـوْ كَـانُـوا يُؤْمِنُونَ بِالله والنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاء وَلَـكِنَّ كَثِيْراً مِّنْهُمْ فَاسِقُون(المائدہ: ٨١۔٨٠)

''ان میں سے بہت سے تم ایسے دیکھو گے جو رفیق بنتے ہیں کافروں کے۔ بے شک بُرا ہے جو آگے بھیجا ہے انہوں نے خود اپنے لیے کہ اللہ کا غضب ہے اُن پر اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہیں۔ اور اگر یقین رکھتے وہ اللہ پر اور نبی ﷺ پر اور اُس پر جو نبی ﷺ کی طرف اُتارا گیا تو کافروں کو رفیق نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔''

ا تَـجِـدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُـمْ أَوْ أَبْـنَـاءهُـمْ أَوْ إِخْـوَانَهُـمْ أَوْ عَشِيْرَتَهُـمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَأَيَّدَهُم بِـرُوحٍ مِّـنْـهُ وَيُدْخِلُهُـمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلۃ: ٢٢)

''نہیں پاؤ گے تم کسی قوم کو جو یقین رکھتی ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ وہ دوستی کرے ان سے جنہوں نے مقابلہ کیا اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا، اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کردیا اور اپنی روح سے ان کی مدد فرمائی اور ان کو داخل کرے گا باغِ بہشت میں، جس کے نیچے بہتی ہیں نہریں، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔ یہ جماعت ہے اللہ کی! یاد رکھو کہ اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے۔''

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاء تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءكُم مِّنَ الْحَقِّ (الممتحنۃ:١)

''اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو رفیق مت بناؤ۔ پیغام بھیجتے ہو تم ان کی طرف دوستی کا، حالانکہ وہ مُنکر ہوتے ہیں اس سچائی سے جو تمہارے پاس پہنچی ہے۔''

اس مضمون کی آیات قرآن میں بکثرت ہیں، جن کا استعیاب مقصود نہیں۔ مگر اس قدر واضح رہے کہ اولیا کا ترجمہ جو ہم نے دوست اور مددگار سے کیا ہے اس کا ماخذ امام ابنِ جریر طبری اور حافظ عماد الدین ابنِ کثیر اور امام فخر الدین رازی وغیرہم اکابر مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہماری غرض صرف اس قدر ہے کہ ترکِ موالات کے تحت میں جیسا کہ ان کی مدد کرنا داخل ہے اسی طرح ان سے امداد لینا بھی ہے۔ لہٰذا مدارس میں جو امداد گورنمنٹ سے لی جاتی ہے اور جو وظائف طلبہ وغیرہ کو ملتے ہیں، وہ سب قابلِ ترک ہیں۔ اس ترکِ موالات میں طلبہ اپنے والدین کی اجازت کے محتاج نہیں ہیں، بلکہ اُن کا حق ہے کہ وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ اپنے والدین کو بھی ترکِ موالات پر مستعد بنائیں۔ اس وقت یہ خلجان بعض طلبہ کو پیش آرہا ہے جو کہ عہدِ نبوت میں بھی بعض مومنین کو پیش آیا تھا۔ چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کفار سے بالکل علیحدگی اور قطع تعلق کس طرح ہوسکتا ہے؟ اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں اور اپنے خویش و اقارب سب سے چھوٹ جائیں گے، ہماری تجارتیں تباہ ہوجائیں گی، ہمارے اموال ضائع ہوجائیں گے اور ہماری بستیاں اجڑ جائیں گی۔ اس کا جواب حق تعالیٰ نے یہ عنایت فرمایا:

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِـجَـارَةٌ تَـخْشَـوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍفِيْ سَبِيْلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِيْ الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ

''کہہ دو کہ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمایا ہے اور تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جو تم کو پسند ہیں اگر یہ سب تم کو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو منتظر رہو تا کہ لے آئے اللہ اپنے حکم کو اور اللہ دستگیری نہیں کرتا اُس قوم کی جو نافرمان ہو۔'' (التوبۃ: ٢٤)

کبھی دل میں یہ وسوسہ گزرتا ہے کہ خدانخواستہ اگر یہ تحریکات جو ملک میں پھیل رہی ہیں ناکام ہوئیں اور گورنمنٹ اپنی ضد پر اَڑی رہی تو ہم کو سخت ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے، اس طرح کے خیالات اُس زمانہ میں بھی پیش کیے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

نَـخْشَى أَن تُصِيْبَنَا دَآئِرَة (یعنی منافقین کہتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات یہود کے ساتھ اس لیے ہیں کہ زمانہ کی گردش سے کہیں (معاذ اللہ) محمد رسول اللہ ﷺ کے ارادے ناکام ہوں اور یہود غالب آجائیں تو اس وقت ہمارے لیے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا)

باقی صفحہ نمبر ۷ پر

غزوۂ احزاب اور عصرِ حاضر کی جنگ......ایمان اور نفاق کی کسوٹی

مولانا کاشف علی

ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آج دنیا کے تمام گروہِ کفار، اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف متحد ہو کر حملہ آور ہیں اور مسلمانوں کے سروں پہ مسلط خائن و مرتد حکمران اور فوجیں بھی ان گروہوں سے بغل گیر ہو کر امت پر گھیرا تنگ کئے ہوئے ہیں، تو ایسے میں ناگہاں ہماری توجہ غزوۂ احزاب کی جانب پلٹ جاتی ہے۔ یقیناً تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے اور تاریخ کا آئینہ حالات کا نمایاں اور واضح عکس پیش کر کے ہمیں اسباق فراہم کرتا ہے تاکہ ہم اس کی روشنی میں اپنے کردار کا جائزہ لے سکیں۔ بالخصوص دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ہر حال میں دلیل و حجت کا درجہ رکھتی ہے، آیئے غزوۂ احزاب کا تذکرہ کرتے ہیں اور عصرِ حاضر میں اس سے رہنمائی کا سامان کرتے ہیں۔

احزاب کی لشکر کشی

بنو نضیر کے یہود نے جلا وطن ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی نفرت اور بغض کی تسکین کی خاطر قریش اور حجاز کے دیگر قبائل کا دورہ کیا اور انھیں اپنی مدد کی یقین دہانی کراتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کیا۔ یوں یہ تمام قبائل جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ ان میں قریش اور بنو غطفان سب سے پیش پیش تھے جبکہ بنو سلیم، بنو اسد، کنانہ اور تہامہ کے قبائل بھی ان کے ہمراہ مدینہ پر لشکر کشی کے لئے آ شامل ہوئے۔ ان قبائل نے ایک مقررہ وقت اور مقررہ پروگرام کے مطابق مدینے کا رخ کیا اور چند دن کے اندر اندر نواحِ مدینہ میں دس ہزار جنگجوؤں کا زبردست لشکر جمع ہو گیا۔ یہی وہ ''احزاب'' تھے جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ دراصل اس سے پہلے کبھی مسلمانوں کے خلاف حجاز کے قبائل متحد ہو کر نہیں آئے تھے، اور اس بار تو بنو نضیر کے یہود بھی ان کے پشت پناہ تھے۔ ان کے مقابلے میں اس وقت کے کل مسلمانوں کی تعداد عورتوں، بچوں اور بوڑھوں سمیت بھی ان سے بہت کم تھی۔ اسی دوران مسلمانوں کے حلیف بنو قریظہ (جو کہ مدینہ کے اندر موجود تھے) نے بھی عہد شکنی کرتے ہوئے ان احزاب کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ تھی وہ انتہائی خطرناک صورتحال جس کا مسلمانوں کو سامنا تھا، کیونکہ وہ باہر سے بھی گھرے ہوئے تھے اور اندر سے بھی یہود بنو قریظہ کے خطرے میں تھے!

اب ذرا آج امت کی حالت دیکھئے۔ ہر طرف سے اور ہر ہر جہت سے کفار کی تمام انواع مسلمانوں کے ہر ہر گوشے پہ حملہ آور ہیں، اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف تمام اقوام اِکفر الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق ہو چکی ہیں۔ آج جس چیز نے انھیں متحد کر رکھا ہے وہ دجالی کفری نظام (یعنی جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام) ہے جسے یہود نے بڑی مکاری سے امریکہ و مغرب کے ہاتھ میں تھما رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلسطین ہو یا شیشان، صومالیہ ہو یا فلپائن، عراق ہو یا افغانستان...... ہر جگہ یہ ''احزاب'' ایک دوسرے کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ مسلمانوں کی محنت اور وسائل پر پلنے والی مسلم ممالک کی افواج بھی ان احزاب کے شانہ بشانہ اور دجالی نظام کے جھنڈے تلے اسلام کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔

اس عالمی جنگ کا مرکز اب افغانستان اور قبائل پاکستان کی جانب پھر چکا ہے جہاں امریکہ، نیٹو، ایساف، افغانی و پاکستانی فوج......سب ''احزاب'' مل کر مومنین و مجاہدین کے خلاف مجتمع ہیں حتیٰ کہ اب روس بھی امریکہ کی صف میں شامل ہو گیا ہے۔

> آج افغانستان اور قبائلِ پاکستان میں جو جنگ لڑی جا رہی ہے، وہی عالمی صلیبی صہیونی جنگ کا مستقبل طے کرے گی۔ اگر اس میں ہم نے تمام احزاب کا اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مقابلہ کیا اور اپنے جان و مال سے راہِ جہاد میں ڈٹے رہے تو ان شاءاللہ یہی استقامت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزولِ نصرت کا باعث بنے گی اور آج کی طاغوتی قوتوں کی شکست و زوال کا آغاز اور خلافت علی منہاج النبوہ کی نوید ثابت ہوگی

مسلمانوں کی آزمائش

جب مشرکین نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مسلمانوں نے اپنے دفاع کے لئے خندق کھودنا شروع کر دی اور یہ تدبیر انتہائی کارگر ثابت ہوئی۔ لیکن اسی دوران بنو قریظہ نے غداری کر دی۔ اب مسلمانوں کے لئے یہ بہت بڑی آزمائش تھی، باہر سے مشرکین نے محاصرہ کر رکھا تھا، مدینہ کے اندرونی حالات انتہائی خستہ تھے، بھوک و افلاس کا دور دورہ تھا، پھر پشت سے یہود کے حملے کا خطرہ جس سے تحفظ کا مسلمانوں کے پاس انتظام بھی نہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس آزمائش کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

﴿إِذْ جَاؤُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا. هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالاً شَدِيدًا﴾ (الأحزاب: ١٠، ١١)

''جب دشمن تمہارے پاس اوپر اور نیچے سے آ گئے، اور جب نگاہیں کج ہو گئیں، دل حلق میں آ گئے، اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ اس وقت مومنوں کی آزمائش کی گئی اور انھیں شدت سے جھنجھوڑ دیا گیا''۔

حق اور باطل کی ستیزہ کاری ایک واضح حقیقت ہے اور اللہ تعالیٰ کی سنت ہی یہ ہے کہ وہ اس کے ذریعے مومنوں کی آزمائش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ......﴾ (محمد: ۴)

''اور اگر اللہ چاہتا تو خود ہی ان سے بدلہ لے لیتا لیکن اس کا منشا یہ ہے کہ تم سے ایک کو دوسرے سے آزمائے''۔۔۔۔۔۔۔۔اور اس آزمائش کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ واضح فرماتے ہیں:

﴿وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ﴾ (العنكبوت: ١١)

''جو لوگ ایمان لائے اللہ انھیں بھی جان کر رہے گا اور منافقوں کو بھی جان کر رہے گا''۔

یعنی اسی آزمائش کے ذریعے اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان اور منافقین کو چھانٹ کر علیحدہ کرتے ہیں(حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب)۔لہٰذا غزوۂ احزاب بھی مسلمانوں کے لئے عظیم آزمائش تھی اوراس کے ذریعے ایمان اور نفاق کواللہ تعالیٰ نے واضح کر کے رکھ دیا۔آج کی یہ صلیبی جنگ بھی اسی طرح آزمائش ہے تا کہ اہلِ ایمان اور منافقین کی صفیں یکسر علیحدہ ہو جائیں۔حدیثِ مبارکہ میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری زمانے کے حوالے سے یہاں تک فرمایا:

''......حتیٰ یصیر الناس إلی فسطاطین فسطاط إیمان لا نفاق فیه وفسطاط نفاق لا إیمان فیه''.

''لوگ دو خیموں میں بٹ جائیں گے؛ ایک ایمان کا خیمہ جس میں نفاق کا شائبہ بھی نہ ہوگا اور دوسرا نفاق کا خیمہ جس میں ایمان کی رائی بھی نہ ہوگی''۔

آیئے اب غزوۂ احزاب کے دوران مومنین اور منافقین کے کردار کا موازنہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں بیان فرمایا ہے اور عصرِ حاضر کی جنگ میں اس کی جھلک دیکھتے ہیں۔

نفاق اور منافقین کا رویہ

غزوۂ احزاب کے دوران جب مسلمانوں کو اس قدر شدید آزمائش کا سامنا تھا تو ایسے میں منافقین نے سر اٹھایا اور اپنے نفاق کے سبب مسلمانوں کے خلاف باتیں بنانے اور پروپیگنڈہ کرنے لگے۔ دراصل آزمائش میں صرف اور صرف اہلِ ایمان ہی ثابت قدم رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے تمام پروپیگنڈوں کو قرآن میں محفوظ فرمایا تا کہ آئندہ ہمیشہ کے لئے مومنین نفاق سے دور اور منافقین سے خبردار رہیں۔

☆چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُوراً﴾ (الأحزاب: ١٢)

''اور جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہہ رہے تھے کہ ہم سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وعدہ کیا ہے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں''۔

یہ منافقین کی سب سے رذیل قسم تھی جنھیں اللہ کے راستے کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تو انھوں نے صاف کہنا شروع کر دیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ہم سے فتح کا وعدہ کیا تھا، اب وہ فتح کہاں ہے؟ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جھوٹا وعدہ کیا تھا اور یہ سب دھوکہ ہے۔

آج بھی بعض حضرات مسلمانوں کو اسلام کی حقانیت اور غلبۂ اسلام کے الٰہی وعدہ کے بالعکس نظامِ کفر کے غلبے کو تسلیم کرنے کی دعوت دے رہے ہیں اور مسلمانوں کو باور کرا رہے ہیں کہ اب یہی نظام غالب رہے گا؛ یوں وہ زبانِ حال سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے کا انکار کر رہے ہیں۔یہ خالص منافقانہ رویہ ہے اور اللہ و رسول اللہ ﷺ سے بغاوت کا راستہ ہے۔لہٰذا مومنین کو چاہئے کہ ایسے منافقین کا نفاق و گمراہی واضح کریں، اور اس سے خود کو اور دوسروں کو محفوظ رکھیں۔

☆منافقین کی دوسری قسم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا﴾ (الأحزاب: ١٣)

''ان ہی کی ایک جماعت نے ہانک لگائی کہ اے مدینہ والو! تمہارے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں، چلو لوٹ چلو''۔

آج بھی بہت سے نام نہاد دانش ور مسلمانوں کو صلیبیوں، صہیونیوں اور ان کے آلہ کاروں کے خلاف جنگ کرنے سے باز رکھنے میں مصروف ہیں۔یہ لوگ مسلمانوں کو ان کی قوت اور ان کی ٹیکنالوجی سے مرعوب کر کے انھیں مداہنت اور غلامی کا سبق دیتے ہیں۔

☆منافقین کا ایک گروہ جنگ سے بھاگنے کے لئے بہانے بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرنے لگا۔

﴿وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَاراً﴾ (الأحزاب: ١٣)

''اور ان کی ایک جماعت یہ کہہ کر نبی ﷺ سے اجازت مانگنے لگی کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں، حالانکہ وہ کھلے ہوئے (اور غیر محفوظ) نہ تھے (لیکن) ان کا پختہ ارادہ بھاگ کھڑے ہونے کا تھا''۔

یہی حال آج بھی بہت سے مسلمانوں کا ہے، وہ ایسے ہی بے شمار بہانے بنا کر جہاد سے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک جانب اسلام اور کفر کی فیصلہ کن جنگ لڑی جا رہی ہے اور دوسری جانب یہ لوگ وہن کی بیماری میں مبتلا، اپنی دنیا کی خاطر اس میں کودنے سے ڈرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سے فرماتے ہیں:

﴿قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذاً لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلاً﴾ (الأحزاب: ١٦)

''کہہ دیجئے کہ گو تم موت سے بھاگو یا خوفِ قتل سے بھاگو، تو یہ بھاگنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا اور اس وقت تم بہت ہی کم فائدہ اٹھاؤ گے''۔حقیقت یہ ہے کہ جب اسلام اور کفر کی جنگ چھڑ چکی ہو تو اس سے فرار قابلِ قبول نہیں۔

☆پھر اللہ تعالیٰ منافقین کے متعلق فرماتے ہیں:

﴿قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلاً. أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ......﴾

''اللہ تعالیٰ تم میں سے انھیں بخوبی جانتا ہے کہ جو دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے پاس چلے آؤ، اور کبھی کبھی ہی لڑائی میں جاتے ہیں۔تمہاری مدد کرنے میں

آج بھی جو اہلِ ایمان ہیں، ان کا یہی رویہ ہے۔اسلام کے راستے میں کفر کے لشکروں سے ٹکرہونا ازلی حقیقت ہے اور اس صورتحال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ثابت قدم رہنا اور کفار کے خلاف جہاد کرتے رہنا ہی ایمان کی علامت ہے۔لہٰذا آج سچے اہلِ ایمان تو وہ ہیں جو امریکہ و نیٹو اور ان کی مددگار مرتد افواج کے لشکروں کو دیکھ کر پکار اٹھتے ہیں کہ هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، ان احزاب کو دیکھ کر جن کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ جہاد کی راہ میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

(بہت) بخیل ہیں، پھر جب دہشت کا موقعہ آجائے تو آپ انھیں دیکھیں گے کہ آپ کی طرف نظریں جما دیتے ہیں اوران کی آنکھیں ایسے گھومتی ہیں، جیسے اس شخص کی، جس پر موت کی غشی طاری ہو''۔

پس آج کی عالمی جنگ میں......جس کا مرکز اب ہمارا علاقہ بن چکا ہے...... جو شخص اسلام اور شریعت کے مقابل صف آرا ''احزاب'' کے خلاف قتال سے خود بھی رکتا ہے اور مومنین و مجاہدین کو بھی روکتا ہے، اوران کی مدد کرنے میں بخل کرتا ہے تو وہ درج بالا آیت کی روشنی میں اپنا خیمہ پہچان لے!

اہلِ ایمان کا کردار

دوسری طرف حال یہ تھا کہ اہلِ ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اپنا تن من دھن وارتے چلے جا رہے تھے، پیٹ پہ پتھر باندھ کر بھی خندق کھودنے کی مشقت جھیل رہے تھے۔ اس قدر شدید دل دہلا دینے والی آزمائش کہ کلیجے منہ کو آرہے تھے، نگاہیں پھٹی جا رہی تھیں......مگر انھوں نے ایمان پر ثابت قدمی نہ چھوڑی اور احزاب کے مقابلے میں تنہا ڈٹ گئے۔ ان کے اسی کردار کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:

﴿وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَاناً وَتَسْلِيماً﴾ (الأحزاب: ٢٢)

''اور جب اہلِ ایمان نے ان احزاب کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی چیز ہے جس کا اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے وعدہ کیا تھا، اور اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے سچ ہی فرمایا تھا۔ اوراس حالت نے ان کے ایمان اور جذبۂ اطاعت کو اور بڑھا دیا''۔

آج بھی جو اہلِ ایمان ہیں، ان کا یہی رویہ ہے۔ اسلام کے راستے میں کفر کے لشکروں سے ٹکر ہونا ازلی حقیقت ہے اوراس صورتحال میں اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق ثابت قدم رہنا اور کفار کے خلاف جہاد کرتے رہنا ہی ایمان کی علامت ہے۔ لہٰذا آج سچے اہلِ ایمان تو وہ ہیں جو امریکہ و نیٹو اوران کی مددگار مرتد افواج کے لشکروں کو دیکھ کر پکار اٹھتے ہیں کہ هَـذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ، ان احزاب کو دیکھ کر جن کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ جہاد کی راہ میں ثابت قدم رہتے ہیں۔

غزوۂ احزاب کا نتیجہ

جب اہلِ ایمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں اس کردار کا مظاہرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد بھیجی اور جنگ کا پانسہ یکسر پلٹا۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین پہ شدید آندھی بھیج کر انھیں رسوا کر دیا اور وہ بھاگ نکلے۔

﴿وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيّاً عَزِيزاً﴾ (الأحزاب: ٢٥)

''اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے میں بھرے ہی (نامراد) لوٹا دیا، انھوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا، اوراس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہوگیا، اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور غالب ہے''۔

دوسری جانب یہود پر رعب ڈال دیا اور پھر مسلمانوں نے ان کے سات سو مردانِ جنگی کو قتل کر ڈالا۔ یوں پورا مدینہ کفار کے نجس وجود سے پاک ہوگیا اور مسلمانوں کے لئے آئندہ حالات انتہائی سازگار ہو گئے۔ اسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''الآن نغزوهم ولا يغزونا، نحن نسير إليهم''. (صحيح البخاري)

''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے، وہ ہم پر چڑھائی نہ کریں گے، اب ہمارا لشکر ان کی طرف جائے گا''۔

آج افغانستان اور قبائلِ پاکستان میں جو جنگ لڑی جا رہی ہے، وہی عالمی صلیبی صہیونی جنگ کا مستقبل طے کرے گی۔ اگراس میں ہم نے تمام ''احزاب'' کا اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مقابلہ کیا اور اپنے جان و مال سے راہِ جہاد میں ڈٹے رہے تو ان شاء اللہ یہی استقامت، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزولِ نصرت کا باعث بنے گی اور آج کی طاغوتی قوتوں کی شکست وزوال کا آغاز اور خلافت علی منہاج النبوہ کی نوید ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنی خاص توفیق ورحمت سے ہمیں نفاق سے محفوظ رکھیں، ایمان کی دولت سے نوازیں، ہمیں ایمان والوں کے ساتھ جوڑے رکھیں، اور ہمارے قدموں کو کفر کے لشکروں کے مقابلے میں صبر وثبات عطا فرمائیں۔ آمین!

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين!

بقیہ: کفار کے ساتھ تعلقات کی شرعی حیثیت

اس کے جواب میں حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا: "فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِين (المائدة: ٥٢)

''تو قریب ہے کہ لے آئے اللہ فتح یا کوئی اور بات اپنے پاس سے، پھر منافقین ان خیالات پر نادم ہو کر رہ جائیں گے جو ان کے دلوں میں مکنون ہیں''۔

پس اے میرے عزیز بھائیو!

تم اللہ پر بھروسہ کر کے اوراس کی رسی کو مضبوط تھام کر اپنے عزم پر قائم رہو اور موالاتِ نصاریٰ کو ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمت گزاری اسلام اور اہلِ اسلام کی کر سکتے ہو، اس سے درگزر نہ کرو کہ اب وقت درگزر کا نہیں۔ اب میری التجا ہے کہ آپ سب حضرات بارگاہِ رب العزت میں نہایت صدقِ دل سے دُعا کریں کہ وہ ہماری قوم کو رسوا نہ کرے اور ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنائے اور ہمارے اچھے کاموں میں ہماری مدد فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله على خير خلقه محمد واله وصحابه اجمعين

آپ کا خیر اندیش

بندۂ محمود عفی عنہٗ

١٦صفر ١٣٣٩ھ بمطابق ٢٩ اکتوبر ١٩٢٠ء

اعتدال پسند اسلام

عبدالرحمٰن سید

اس وقت مسلم دنیا کے اندر جو کشمکش جاری ہے وہ درحقیقت نظریات کی کشمکش ہے اور اس کے نتائج مسلم دنیا کے مستقبل کا تعین کریں گے۔ امریکہ کی وزارت دفاع کی سہ ماہی رپورٹ کے مطابق امریکہ اس وقت دوہری جنگ لڑ رہا ہے، ا۔اسلحے کی جنگ ۲۔نظریات کی جنگ۔ اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ شدت پسند نظریات کو مسلمانوں میں بری طرح بدنام کر دیا جائے۔ لہذا پینٹا گون کے مطابق اور حقیقت میں بھی مسلم دنیا میں فکری جنگ جاری ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کے اس اندرونی معاملے میں امریکہ کا کیا کردار ہے؟

یہ فکری جنگ دو گروہوں کے درمیان ہے۔ ایک گروہ چاہتا کہ اسلام کی ایسے ہی پیروی کی جائے جیسا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور وہ پورے کے پورے اسلام پر عمل کرنا چاہتے ہیں اس کے مقابل دوسرا گروہ وہ لوگ ہیں جو اسلام میں سے اپنی مرضی کے احکام اختیار کرنا چاہتے ہیں اور اسلام پر selectively عمل کرنا چاہتے ہیں۔ امتِ مسلمہ کے لیے یہ بات نئی نہیں ہے، ہر زمانے میں اہلِ حق اور گمراہ لوگ موجود رہے ہیں۔ اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ ایسی کشمکش ہے جو اللہ کی مرضی سے ہمیشہ سے جاری ہے اور پہلی امتوں میں بھی تھی۔ مثال کے طور پر بنی اسرائیل میں نیک لوگ بھی تھے جو سچے اہلِ ایمان تھے اور ایسے بھی تھے جن کے بارے میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: یحرفون الکلمۃ عن مواضعہ: یعنی وہ کلمات کے معانی تبدیل کر دیتے تھے۔ وہ بائبل کے الفاظ میں تحریف کرتے تھے اور ان کی اپنی مرضی کے مطابق توجیح کر لیتے تھے اور اکثر اوقات ایسا وقت کے حاکم کو خوش کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں بنی اسرائیل کئی قوموں کے زیرِ تسلط رہے ہیں۔ بنی اسرائیل پر رومیوں کی حکومت تھی اور وہ خدا کو نہیں مانتے تھے۔ اسی طرح ایک وقت تھا کہ یہ بابل کے بادشاہوں کے ماتحت تھے اور وہ بھی خدا پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

تفسیر میں ایک قصہ کے مطابق بنی اسرائیل کے بعض علماء نے بابل کے بادشاہ کے لیے حرام تعلق کے جائز ہونے کا فتوٰی دیا اور اس کا مقصد فقط اس بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ یعنی انھوں نے ایک انسان کی خوشی کے لئے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے قانون کو تبدیل کر دیا۔

اب دیکھتے ہیں کہ نظریات کی یہ جنگ جو مسلم دنیا میں جاری ہے اسکے بارے میں غیر مسلموں کا کیا موقف ہے؟؟؟ امریکی اخباروں اور عالمی رپورٹس کے مطابق ۱۱ستمبر کے حملوں کے بعد بہت ساری غلطیاں کرنے کے بعد امریکہ اب سنبھلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہٰذا اب اس نے ایک پرزور سیاسی اور سرد جنگ کی مہم کا آغاز کیا ہے۔ جس میں وہ عسکری اور نفسیاتی قوتوں، سی۔آئی۔اے، میڈیا اور تھنک ٹینکس کو استعمال کر رہا ہے۔ چنانچہ امریکہ آج سینکڑوں ہزاروں ملین ڈالر اس مہم میں خرچ کر رہا ہے تاکہ نا صرف مسلم دنیا پر بلکہ اسلام پر غلبہ حاصل

> لہٰذا ایک اعتدال پسند مسلمان وہ ہے جو ایسے جمہوری نظام کی حمایت کرے جو اسلامی ریاست کے مخالف ہو۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ مصر کی اخوان المسلمون کی طرح کسی جماعت کا صرف انتخابات کے ذریعے حکومت بنانے کی حمایت کرنا اس کے جمہوری کہلانے کے لئے کافی نہیں ہے۔

کیا جاسکے۔ امریکہ سرے سے اسلام کو ہی تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کسی بھی شرم کے بغیر وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ صرف اسلامی معاشرے کو ہی تبدیل نہ کیا جائے بلکہ دین کو ہی بدل دیا جائے۔ شاید بنی اسرائیل کے زمانے کے وہ علماء جو آیت اللہ کو تبدیل کرتے تھے وہ بھی اتنے کھلے انداز میں اظہار کی جرأت نہیں کرتے تھے اور یہ لوگ آج کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ ہم اسلام کو بدلنا چاہتے ہیں۔ ایک آرٹیکل کے مطابق تقریباً دو درجن سے زائد مسلم ممالک میں واشنگٹن اسلامی ریڈیو، ٹی وی شوز، سکولوں کے نصاب، تھنک ٹینکس، سیاسی تجزیہ نگار اور ایسی تمام چیزوں کو جو اعتدال پسند اسلام کے نظریے کو فروغ دیتی ہیں خاموشی سے فنڈ دے رہا ہے۔ یعنی وہ جدید اسلام جیسا کہ ان کی تعریف کہ مطابق ''جدید اسلام'' ہے کو ترویج کے لیے اس پر کئی ملین ڈالر خرچ کر رہے ہیں۔

جب ایک سچا مسلمان سنتا ہے کہ غیر مسلم جن کا دین کے بارے میں کوئی علم نہیں، جو اللہ عزوجل پر یقین نہیں رکھتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول نہیں مانتے اور قرآن کو اللہ کی آخری کتاب نہیں سمجھتے وہ کھلے عام کہہ رہے ہیں کہ ہم تمہارا دین تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات سن کسی بھی مسلمان کو جس کو اللہ سے محبت ہے' غضبناک ہو جانا چاہیے۔ ان کافروں کی کیا جرأت اور یہ کون ہوتے ہیں کہ ہمیں بتائیں کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں؟ حتّٰی کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ صدر بش مائیکروفون کے سامنے کھڑا ہو کر ہمیں اسلام سکھاتا ہے اور اسلام کے بارے میں خطبے دیتا ہے۔ ایک ایسے ہی خطبے میں جو اس نے ۲۰۰۲ء میں دیا تھا اس نے کہا کہ ''اسلام ایک ایسا عقیدہ ہے جس نے پوری دنیا کے ایک ارب لوگوں کو امن دیا ہے۔ اور ہر نسل کے لوگوں کو بہن بھائی بنایا ہے اور اس عقیدے کی بنیاد محبت پر ہے نفرت پر نہیں۔'' یہ بات ٹھیک ہے کہ اسلام نے ایک ارب لوگوں کو امن وسکون عطا کیا ہے اور مختلف نسلوں میں بھائی چارہ قائم کیا ہے اور اس کی بنیاد محبت ہے نفرت نہیں۔ یہ بات کسی حد تک ٹھیک ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ بش کون ہوتا ہے کہ ہمیں بتائے کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں؟ کس نے اسے اجازت دی ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں بات کرے۔ اور سبحان اللہ حد یہ ہے اس وقت کئی مسلمانوں نے اس پر بڑے فخر اور خوشی کا مظاہرہ کیا کہ بش نے اسلام کے بارے میں ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ یہ بات کفار کے تکبر اور تحقیر آمیز رویہ کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی ہمیں بتائے کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں! درحقیقت یہ تحقیر آمیز رویہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ پچھلے دنوں ایک غیر مسلم دانشور نے کہا کہ ''ہماری ساری سیاسی قیادت کو چاہئے کہ وہ جلد از جلد اسلامک سٹڈیز میں ایک پوسٹ گریجویٹ کی ڈگری حاصل کرلے تاکہ وہ لوگوں کو اسلام کی اصل بتاسکیں''۔

اب ہم اس اعتدال پسند اسلام کا تھوڑا سا جائزہ لیتے ہیں جو امریکہ مسلم ملکوں میں نا

فنذ کرنا چاہتا ہے۔اس سلسلے میں ہم RAND کارپوریشن کی ایک رپورٹ کے چند اقتباسات نقل کریں گے۔رینڈ کارپوریشن ان تھنک ٹینکس میں سے ایک ہے جنھیں امریکہ اس مہم میں استعمال کر رہا ہے۔رینڈ 1600 کارکنان پر مشتمل پینٹا گون کا ایک ذیلی ادارہ ہے جو اس سرد جنگ کی مناسبت سے امریکی وزارتِ دفاع کو تحقیقاتی جائزے بنا کر دیتا ہے۔ہم یہاں ان میں سے ایک رپورٹ میں سے چند اقتباسات پڑھیں گے۔یہ رپورٹ شیرل بنارڈ نے بنائی ہے۔وہ ایک یہودی ہے اور ایک مرتد زلمےخلیل زاد کی بیوی ہے زلمے خلیل زاد اقوامِ متحدہ، افغانستان اور عراق میں امریکہ کا سفیر رہا ہے۔شیرل بنارڈ کی اس رپورٹ کا عنوان ہے '' Civil Democratic Islam '' ۔اس عنوان سے ہی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ ہم سے کیسا اسلام چاہتے ہیں اور کیسا اسلام ہم پر نافذ کرنا چاہتے ہیں۔اور وہ اس اسلام کو نافذ کرنے کے لئے اپنی فوجیں ہمارے ملکوں میں بھیج رہے ہیں۔مسلمانوں کو متحد ہو کر اس جارحیت کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔

> کہ بش کون ہوتا ہے کہ ہمیں بتائے کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں؟ کس نے اسے اجازت دی ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں بات کرے۔اور سبحان اللہ حد یہ ہے اس وقت کئی مسلمانوں نے اس پر بڑے فخر اور خوشی کا مظاہرہ کیا کہ بش نے اسلام کے بارے میں ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے۔حالانکہ یہ بات کفار کے تکبر اور تحقیر آمیز رویہ کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی ہمیں بتائے کہ اسلام کیا ہے اور کیا نہیں! در حقیقت یہ تحقیر آمیز رویہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے

اس رپورٹ میں وہ ''اعتدال پسند مسلمان'' کی تعریف بیان کرتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کون اعتدال پسند ہے اور کون نہیں۔؟ نیز اس نے اعتدال پسند اسلام کو پھیلانے کے لئے کچھ تجاویز دی ہیں۔اس کے مطابق۔''ایک اعتدال پسند مسلمان کی خصوصیات'' درج ذیل ہیں۔

۱۔جمہوریت:ایک مسلمان کو اعتدال پسند مسلمان سمجھا جائے گا اگر وہ جمہوریت پر یقین رکھتا ہو اور جمہوری نظام کو مانتا ہو۔کچھ مسلمان ایسے ہیں جو جمہوریت کو اختیار کرنے کی توجیح یہ پیش کرتے ہیں کہ اسلام کا شوریٰ کا نظام جمہوریت کی طرح ہے۔اس لئے ہم مسلم ہونے کے ساتھ ساتھ جمہوریت کی اصطلاح استعمال کر سکتے ہیں۔لیکن اصل میں ہم شوریٰ کو مانتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہ مغرب کے لئے زیادہ پرکشش ہے کیونکہ مغرب والے اسلامی شوریٰ کا تصور نہیں سمجھتے اور ان کے خیال میں وہ اپنے ملکوں میں آمریت کو ختم کرنے کے لئے مغرب سے زیادہ امداد حاصل کر سکتے ہیں اگر وہ اپنے آپ کو جمہوری بنا کر پیش کریں۔لیکن یہ ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔پہلی بات یہ ہے کہ جمہوریت اسلامی نہیں ہے، کیونکہ جمہوریت ایک مکمل نظام کا نام ہے اور اسلام نے اپنا ایک علیٰحدہ حکومت کا نظام پیش کیا ہے۔اس لئے اگر تم حقیقت میں اسلامی نظامِ حکومت اور شوریٰ پر یقین رکھتے ہو تو اسے اس کے حقیقی نام سے ہی پکارو اور جمہوریت کے ساتھ خلط ملط مت کرو۔دوسرے بد قسمتی سے یہ چال رینڈ والوں کے سامنے بھی ناکام ہوگئی ہے کیونکہ انھوں نے اس رپورٹ میں تفصیل سے اس جمہوریت کی تعریف بیان کی ہے جس کا وہ ایک اعتدال پسند مسلمان سے مطالبہ کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں '' جمہوریت کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اسے اس طرح سمجھا جائے جیسا کہ مغربی لادینی روایات میں ہے۔''لہٰذا وہ دوٹوک کہتے ہیں کہ ہمیں جمہوریت کا اسلامی نقطہ نظر مت سمجھاؤ بلکہ جمہوریت کو مغربی لادینی تصور کے مطابق اپناؤ۔وہ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جمہوریت کی حمایت کا مطلب اسلامی ریاست کے تصور کی مخالفت ہے۔لہٰذا ایک اعتدال پسند مسلمان وہ ہے جو ایسے جمہوری نظام کی حمایت کرے جو اسلامی ریاست کے مخالف ہو۔اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ مصر کی اخوان المسلمون اور جماعت اسلامی کی طرح کسی جماعت کا صرف انتخابات کے ذریعے حکومت بنانے کی حمایت کرنا اس کے جمہوری کہلانے کے لئے کافی نہیں ہے۔

۲۔انسانی قوانین کی اطاعت:اعتدال پسند مسلمان کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو تسلیم کرتا ہو۔وہ اس رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ کسی مسلمان کے بنیاد پرست یا روشن خیال ہونے کا فیصلہ کرنے کے لئے علامت یہ ہے کہ وہ شریعت کا نفاذ چاہتا ہے یا نہیں۔یعنی اگر ایک مسلمان کہے کہ شریعت نافذ ہونی چاہئے تو وہ بنیاد پرست ہے اور اگر وہ فرنچ لاء، برطانوی لاء، انٹرنیشنل لاء یا کسی بھی طرح کے انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کو تسلیم کرے تو وہ اعتدال پسند ہے۔

۳۔خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کا احترام:اگرچہ اسلام کے اندر خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کا احترام موجود ہے لیکن یہ ان کی تعریف کے مطابق نہیں ہے۔ان کے مطابق اگر کوئی گورنمنٹ حجاب کی پابندی کراتی ہے یا اسی طرح یہودیوں اور عیسائیوں سے جزیہ وصول کرتی ہے تو وہ انتہا پسند ہے۔

۴۔دہشت گردی اور قتال کی مخالفت:یعنی ہر وہ مسلمان جو اپنی زمین کا دفاع کرتا ہے اور غیر ملکی قبضے کو تسلیم نہیں کرتا، جو اپنی زندگی اسلامی قوانین کے مطابق گزارنا چاہتا ہے ان کے مطابق انتہا پسند ہے اور اعتدال پسند مسلمان وہ ہے جو امریکہ کو اپنے ملک پر حملے کی دعوت دے اور جو بخوشی انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اپنا لے اور ایسا شخص جو کسی قسم کے حملے کے خلاف اپنا دفاع کرنے کی غیرت اور حمیت نہ رکھتا ہو وہ ان کے نزدیک اعتدال پسند ہے۔چنانچہ اگر بغور ان خصوصیات کا جائزہ لیا جائے تو در حقیقت ان کی تعریف کے مطابق روشن خیال مسلمان، ہمارے نزدیک غیر مسلم ہے۔کیونکہ جو چار شرائط انہوں نے بیان کی ہیں ان کو تسلیم کرنا کفر ہے اور اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

❁---❁---❁

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی ہمارے ذہنوں پر قوم پرستانہ تصورات غالب آجاتے ہیں اور ہماری نگاہیں وہ مصنوعی سرحدیں پار نہیں کر پاتیں۔آخر کیا وجہ ہے کہ شام کی سرحد پر واقعہ اردن کے شہر ''رمثا'' میں رہنے والا مسلمان اردن ہی کے ایک اور شہر ''عقبہ'' میں رہنے والے شخص سے گہری وابستگی کا احساس رکھتا اور اُس کے بارے میں ایسے ہی فکر کرتا ہے جیسی ایک مسلمان بھائی کی فکر ہونی چاہیے۔حالانکہ ''عقبہ'' اُس سے چھ سو میل کے فاصلے پر ہے لیکن یہی مسلمان سرحد پار شام کے علاقے ''درعا'' میں بسنے والے مسلمان کے بارے میں نہ ایسے جذبات رکھتا ہے اور نہ ایسی فکر حالانکہ ''درعا'' اس سے محض دس میل کی مسافت پر ہے۔یہ فرق کیوں ہے؟ جبکہ کہ شام اور اردن دونوں کے باشندے مسلمان ہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ درعا میں رہنے والا زیادہ دین دار اور پابند شرع ہو۔بلاشبہ یہ رویے ہمارے ذہنوں میں راسخ قوم پرستانہ تصورات ہی کا نتیجہ ہیں۔(ایمان کے بعد اہم ترین فرض عین از شیخ عبداللہ عزامؒ)

یہ ایجنٹ نہیں!!!

محمد عبید زبیر

صلیبی جنگ کو''دہشت گردی کے خلاف'' جنگ کا عنوان دیا گیا۔حزب الرحمٰن اورحزب الشیطان کے درمیان بپا معرکے میں کفر کی ایجنٹی اور ارتداد کو اپنی نجات کا''واحد آپشن'' قرار دینے والے حکمرانوں نے اپنے خودساختہ الٰہ امریکہ کی خوشنودی کی خاطر اپنے کندھے اور گردنیں اُس کی چوکھٹ پر نچھاور کیں۔طاغوتِ اکبر امریکہ کی چاکری ہی اُن کا مقصدِ حیات قرار پایا۔قرآن مجید کے یہ الفاظ'والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت 'ان کے کردار پر بالکل ٹھیک ٹھیک چسپاں ہوتے ہیں۔اس کے برعکس اللہ نے اپنے کچھ بندوں کو اس توفیق سے نوازا کہ وہ اس ارشاد الٰہی 'الا لہ الخلق و لہ امر' کو حرز جاں بنائیں اور اس کو نافذ العمل کرنے کی سعی و جہد میں ہی اپنی ساری زندگی کھپا دیں۔اللہ کے یہ بندے طواغیت کے سردار امریکہ اور اُس کے حواریین کے لیے پیغام اجل بن گئے،ان کی استقامت اور نصرتِ الٰہی کی بدولت ان کا تمام تر رعب و دبدبہ،طاقت وقوت اور ٹیکنالوجی واسلحہ کے انبار محض بیتِ عنکبوت کی مانند بے وقعت و بے حیثیت ہو کر رہ گئے۔

الحمدللہ'میدان کارزار میں مجاہدین نے صلیبیوں سے ناک کی لکیریں نکلوائیں۔کفرو الحاد کے لشکروں نے جب اپنی شکست و ریخت کے سامان کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرلیا تو اپنی خفت و نامرادی پر پردہ ڈالنے کے لیے اب شیطان نے اُنہیں وہی پرانی راہ سجھائی' جس پر اس سے پہلے اللہ عزوجل اور اُس کے دین کے مقابل آنے والے نافرمان چلتے رہے ہیں۔یہ راستہ ہے حق و باطل کو گڈمڈ کردینے اور عوام الناس کے لیے حق کو مشتبہ بنا دینے کا راستہ۔اسی قبیح حرکت کے مرتکب افراد کو اس شرمناک فعل پر عار دلاتے ہوئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں'لم تلبسون الحق بالباطل و تکتمون الحق و انتم تعلمون '۔عساکرِ دجال'سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے اپنا تمام تر زور صرف کر رہے ہیں۔اس ساری مہم میں ارتداد کی وادیوں میں بھٹکنے والے'کلمہ گو' حکمرانوں نے صلیبیوں سے اپنی مودت و محبت کا صحیح معنوں میں حق ادا کرتے ہوئے' اُن کے ساتھ حسب معمول پورا پورا تعاون کیا۔

اخبارات کے تجزیہ نگار و قلم کار ہوں یا ٹی وی پروگراموں کے میزبان و تبصرہ نگار،وزیر و مشیر ہوں یا اپوزیشن کا کردار ادا کرنے والی پتلیاں،جبہ و دستار کے حامل علمائے سو ہوں یا مزاروں اور درباروں کی پیداوار نام نہاد مشائخ،کفریہ جمہوری سیاست کے اسیر ورسیا' دینی بزرجمہر ہوں یا لادین وسیکولر مفکرین' سب کے سب اس بات پر متفق پائے جاتے ہیں کہ صلیبیوں کے سیلِ رواں کے آگے بند باندھنے اور امت کی بستیوں کو اُن کی غارت گری سے محفوظ رکھنے کا فریضہ سرانجام دینے والے مجاہدین کو ہر لحاظ سے مطعون ٹھہرایا جائے۔اس ساری صورتحال میں ذرائع ابلاغ نے مجاہدین کے خلاف اپنے ازلی بغض وعناد کا کھل کر اظہار کیا اور اپنا وہی پرانا وطیرہ استعمال کیا کہ''جھوٹ اس انداز سے لگاتار اور متواتر بولو کہ اُس پر سچ کا لیبل آسانی سے چسپاں کیا جا سکے''۔اسی سلسلے میں یہ زہر آلود پراپیگنڈا پورے زوروشور سے کیا جا رہا ہے کہ یہ مجاہدین کے بھیس میں را،موساد اور سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں،کبھی سوات و مالاکنڈ میں گورکھا رجمنٹ کی موجودگی کی بات کی جاتی ہے،کبھی غیر مختون طالبان کا شور مچایا جاتا ہے،کبھی بھارتی اسلحہ کی برآمدگی،بھارتی کرنسی کی موجودگی کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے،کبھی مولانا فضل اللہ اور بیت اللہ محسود ایسے مخلص قائدین جہاد کو امریکہ و بھارت کے پے رول پر کام کرنے والے ثابت کیا جاتا ہے۔امریکی ایجنٹ پاکستانی فوج کی دھنائی کرنے والے مجاہدین کو دنیا بھر کی طاغوتی طاقتوں اور ایجنسیوں کے کارندوں کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

پاکستانی فوج سوات،مالاکنڈ سمیت دیگر قبائلی علاقوں و پاکستان بھر میں جہاں چاہے اور جس طرح چاہے'معصوموں کو تہ تیغ کرتی رہے،ڈرون میزائل حملوں کے لیے اپنی سرزمین کی فراہمی سے لے کر جاسوسی کے پورے نظام کو صلیبیوں کی خدمت میں لگا دے،یہی فوج ان علاقوں کے غریب عوام کے اموال کی لوٹ مار اور سرقہ میں مصروف رہے،خواتین' ضعیف العمر افراد اور معصوم بچوں کو آہن و بارود کی نذر کردے'اس سب کے باوجود یہ فوج اس ملک کی محافظ ٹھہری اور دین کے نفاذ کی خاطر اٹھنے والے سرفروش،اس راہ میں اپنا سب کچھ لٹا دینے والے غیور قبائل،فقط رب کی رضا کے حصول کے لیے دنیا و مافیہا سے ٹکر لینے اور''و لا یخافون لومۃ لائم'' کا کردار ادا کرنے والے مجاہدین غیر ملکی ایجنٹ قرار پائے۔

لشکرِ دجال کے لیے'فرنٹ لائن اتحادی' کا کردار ادا کرنے والی ناپاک فوج اور اس فوج کی تقدیس وحرمت کا دم بھرنے والے تمام طبقات یہ بات اچھی طرح سمجھ چکے ہیں کہ اب یہ جنگ اس ظالمانہ اور ابلیسی نظام کے خاتمے کی بنیاد بن چکی ہے۔الحمدللہ محض اللہ کی توفیق و نصرت سے مجاہدین کی پے در پے ضربوں نے اس نظام طاغوت کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔معاشرے کے کمزور طبقات کو فوج اور اس کے ماتحت اداروں،ظالم سرمایہ داروں،جاگیرداروں،سیاست دانوں،پولیس وانتظامیہ کے افسروں اور انصاف کے نام پر غیر الٰہی قوانین کے ذریعے اس نظام کو تحفظ دینے والی عدلیہ نے اپنے شکنجہ میں جکڑ رکھا ہے۔اب انہیں اپنی عیاشیوں اور خرمستیوں کے طویل سلسلے کا اختتام دکھائی دے رہا ہے'لہٰذا یہ سب ظالم و جابر خم ٹھونک کر میدان میں آ گئے ہیں اور''ہم لڑیں گے'' کی جگالی کر رہے ہیں۔تمام تر ریاستی مشینری اور وسائل کو اللہ کے نور کو بجھانے کے لیے جھونک دیا گیا ہے۔یعنی''والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت'' کی جیتی جاگتی تصویر بنے کھڑے ہیں۔لیکن اللہ کا فیصلہ اٹل ہے کہ:

و یابی اللہ ان یتم نورہ ولو کرہ الکفرون ۔

میڈیا سے نشر کی گئی ہر ہر خبر کو حرز جاں بنا لینے والے،ٹی وی چینلوں اور کالم نگاروں کے تبصروں پر وحی کی مانند ایمان لانے والے کج فہم اور ژولیدہ فکر افراد کے لیے اسی میڈیا اور اس سے وابستہ افراد کے خیالات پیش کیے جا رہے ہیں۔یہ تمام افراد نہ مجاہدین کے حامی ہیں اور نہ ہی ان سے رتی بھر خیر کی توقع کی جا سکتی ہے۔ان کا شمار موجودہ دور میں پاکستانی ذرائع ابلاغ

کے مضبوط ستونوں میں کیا جاتا ہے اور اب گھر کے یہی بھیدی لنکا ڈھا رہے ہیں۔عقل وفہم سے عاری نام نہاد اصحاب دانش، مروجہ نظام کی بقا چاہنے والے مذہبی قائدین، جو کفر کے لشکروں کو اُمڈتا ہوا دیکھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سچے وعدوں کے بارے میں تذبذب کا شکار ہو گئے اور منافقین کا سا طرز عمل اختیار کرتے ہوئے کہنے لگے "ما وعدنا الله و رسوله الا غرورا"۔ جن کے نزدیک دو ٹکے کے کالم نگاروں اور پائی پائی پر بک جانے والے تجزیہ کاروں کی بات حرفِ آخر، میڈیا کا کذب وافترا قابل بھروسہ جانا جاتا ہے جبکہ اللہ کی نصرت کے وعدے نا قابل اعتبار ٹھہرتے ہیں، یہ اور اسی قبیل کے لوگ درج ذیل عبارات پر غور فرمائیں!

رحیم اللہ یوسف زئی رقم طراز ہے: 'ہفت روزہ ٹائم' نے بیت اللہ محسود کے بارے میں درج ذیل تاثرات رقم کیے ہیں۔"اس نے پاکستان کے شمالی مغربی سرحدی صوبے سے بڑی حد تک پاکستان کی مسلح افواج کو پسپا کر دیا کر کے خود کو عالمی جہاد کا ہیرو ثابت کر دیا ہے۔" یہی رحیم اللہ یوسف زئی آگے چل کر لکھتا ہے "بیت اللہ محسود ایک معمے کی طرح سمجھ نہ آنے والا پراسرار شخص ہے۔اس نے اعلانیہ طور پر افغان لیڈر ملا عمر سے اپنے تعلق کا اعلان کیا ہے اور القاعدہ سے بھی اس کے تعلقات خارج از امکان نہیں ہیں۔اُن پر بیک وقت "را" اور "آئی ایس آئی" کے ایجنٹ ہونے کا الزام عائد کیا جاتا رہا ہے،ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بھارت، امریکہ اور اسرائیل کے لیے کام کر رہے ہیں۔بہر حال حقیقت یہ ہے کہ بیت اللہ محسود کسی کے بھی ایجنٹ نہیں۔وہ خود ہی اپنا ایجنٹ ہے اور اپنے جہادی عزائم کے حصول کی خاطر جان بھی دے سکتا ہے"۔

حامد میر جیسا دین دشمن تجزیہ کار جو کہ ظاہراً ایسے ادارے سے وابستہ ہے، جس کا مقصد ہی پاکستان میں اباحیت کا فروغ ہے اور اندرون خانہ یہی حامد میر خفیہ اداروں کے لیے باقاعدہ پے رول پر کام کر رہا ہے۔یہ اس بارے میں اپنی سوچ کی عکاسی اس طرح کرتا ہے "پچھلے چند سالوں میں امریکہ نے اکثر ڈرون حملے ان دونوں (حاجی گل بہادر اور ملا نذیر) کے خلاف کیے کیونکہ یہ دونوں افغانستان میں امریکہ سے برسرپیکار ہیں۔اب ان دونوں نے بیت اللہ محسود کا عملاً ساتھ دینا شروع کر دیا ہے۔ان دونوں امریکہ دشمن طالبان کمانڈروں کے بیت اللہ محسود کے ساتھ اتحاد کے بعد ہم بیت اللہ محسود کو کیسے امریکی ایجنٹ ثابت کر سکتے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ سوات سے شمالی وزیرستان تک 'اچھے طالبان' اور 'برے طالبان' سب کے سب پاکستانی فوج کے خلاف متحد ہو چکے ہیں"۔

سلیم صافی جو کہ اپنے پس منظر اور قبائلی علاقوں سے اپنے آبائی تعلق کے اعتبار سے "میٹھی چھری" ثابت ہوا ہے اور یہ "میٹھی چھری" حرص وہوس کی دنیا سے زہر آلود ہو کر مزید مسموم ہو چکی ہے۔اُس کے ارشادات ملاحظہ ہوں: "دل نہیں مانتا کہ بیت اللہ محسود یا مولوی فقیر محمد وغیرہ شعوری طور پر ہندوستان، امریکہ یا اسرائیل کے ایجنٹ بن سکتے ہیں۔ان لوگوں کو ان ممالک سے جوڑ کر ہم اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں اور بس۔تحریک طالبان پاکستان کے لیٹر پیڈ پر ایک طرف 'امیر بیت اللہ محسود' اور دوسری طرف امیر المومنین ملا محمد عمر لکھا ہوتا ہے۔اب اگر بیت اللہ محسود امریکی یا اسرائیلی ایجنٹ ہے تو پھر ملا محمد عمر کو بھی اسی پلڑے میں ڈالنا ہو گا۔القاعدہ جس طرح افغان طالبان کا ساتھ دے رہا ہے، اسی طرح وہ بیت اللہ محسود کے وزیرستان کو بھی اپنے اہم مرکز کے طور پر استعمال کر رہا ہے، یوں پھر القاعدہ بھی امریکی اور اسرائیلی ایجنٹ کے کھاتے میں آجاتا ہے"۔ایک اور جگہ یہی صاحب رقم طراز ہیں "حقیقت یہ ہے کہ بیت اللہ محسود نہ امریکی ایجنٹ ہے، نہ اسرائیلی اور نہ ہندوستانی"۔

قرآن مجید کہتا ہے کہ "آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ (اصل میں تو) سینوں میں موجود دل اندھے ہو جاتے ہیں"۔ذہن وقلوب کے ان اندھوں کو صاف اور واضح حقیقتیں بھی دکھائی نہیں دے رہیں۔کیا یہ عجیب وغریب نفسیات نہیں کہ جو لوگ محض اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کے لیے اور نفاذ دین کی تڑپ وامنگ اپنے دلوں میں لیے، ابلیسی لشکروں کے مقابل کھڑے ہیں، وہ ایجنٹ بھی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ 'ہائی ویلیو ٹارگٹ' بھی، اُن کو دنیا بھر کی طاغوتی قوتیں 'فنڈنگ' بھی کر رہی ہیں، ڈالروں کی بارشیں بھی ہو رہی ہیں اور اُنہی پر میزائلوں کا مینہ بھی برس رہا ہے۔حق تو چڑھتے ہوئے سورج کی مانند ہے جو اپنا آپ ہر کسی سے منواتا ہے لہٰذا اس ساری پروپیگنڈا مہم کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ اس کفری نظام کے لیے حقیقی خطرہ بن کر سامنے آنے والے مجاہدین کو 'غیر ملکی ایجنٹ' قرار دے کر ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے کی ناکام کوششیں کی جا رہی ہیں۔

امت پر چھائی ظلمتوں اور اندھیروں کی سیاہ رات کے منظر نامے میں امید ورجا کی صرف ایک کرن یہی مختصر اور مٹھی بھر 'تکفیری گروہ' اور 'ایجنٹ' قرار پانے والے مجاہدین ہی ہیں۔کیوں کہ حق والے تو ہمیشہ تھوڑے اور قلیل ہی ہوتے ہیں۔حق وباطل کے ان معرکوں کی تاریخ جتنی پرانی ہے، یہ حقیقت بھی اتنی ہی قدیم ہے کہ حق کی حمایت ونصرت کرنے والے ہمیشہ تعداد میں قلیل ہی رہے ہیں۔آج بھی انہی قلیل التعداد اہل حق نے اپنے نور ایمان ویقین سے باطل کو باطل جانا، حق کو حق سمجھا اور اپنا سب کچھ تج کر کفر وطاغوت سے برات کا پرچم لیے میدان میں نکل کھڑے ہوئے۔عالمی صلیبی وصہیونی طاغوت اور اُس کے معاون ومددگار ارتداد کے لشکر ان کی پے در پے ضربوں کی وجہ سے، جن کی بنیاد محض اللہ کی توفیق اور اُس کی نصرت تھی، معاشی، عسکری وتہذیبی طور پر حالتِ نزع میں ہیں۔ان مجاہدین نے امت کے زخموں کو اپنے زخم جانا اور من ذالذی یقرض الله قرضا حسنا کی عملی تفسیر بن کر میدان کارزار میں ڈٹ گئے، جس کے نتیجے میں اپنی کھلی آنکھوں سے نزول ملائکہ اور نصرت رب العالمین کے مناظر دیکھ رہے ہیں۔یہ نہ ایجنٹ ہیں اور نہ ہی کسی کے آلۂ کار! وسائل کی کمیابی کے باوجود ہر باطل قوت کی آنکھوں میں پیوست ہو جانے والے کانٹے یہی ہیں اور دنیا بھر میں طاغوتی نظام کی بنیادوں پر نشتر زنی کرنا ان کا جرم ٹھہرا ہے لہٰذا اس نظام کے محافظ اپنی ساری قوتوں، لاؤ لشکر اور کذب وافترا کے ساز وسامان کے ساتھ آجمع ہوئے ہیں لیکن یہ اہل ایمان صرف اتنا ہی کہتے ہیں "هذا ما وعدنا الله و رسوله و صدق الله و رسوله"۔اپنے اس قول وعمل اور ان تمام تر آزمائشوں کا خندہ پیشانی واستقامت سے سامنا کرنے کے نتیجے میں اُن کی کیفیت قرآن کے الفاظ میں کچھ اس طرح ہوتی ہے "وما زادوهم الا ايمانا و تسليما"۔

پاکستان میں امریکی اڈے

طلحہ ابوبکر

موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز ہی سے امت مسلمہ پر مسلط خائن حکمرانوں نے اپنی ہر قسم کی حمایت اور وزن طاغوت کے پلڑے میں ڈالنے کو ہی اپنی بقا کا ضامن سمجھا۔اس مرحلے پر چاہیے تو یہ تھا کہ کفر کی منہ زور آندھیوں کے سامنے' اپنی تمام تر بے سروسامانی کے باوجود' استقامت کا کوہ گراں بن جانے والے خدامستوں کے ساتھ دامے درمے سخنے امت کی حفاظت کے محاذ پر قدم بقدم اپنا کردار ادا کیا جاتا لیکن ان غداران ملت نے باطل کی چاکری، یہود ونصاریٰ کے تلوے چاٹنے، پوری شرح صدر کے ساتھ صلیبی لشکروں کے لیے 'فرنٹ لائن اتحادی' بننے، ڈالروں جیسی نجس متاع قلیل کے عوض ایمان وعقیدے جیسی نعمت غیر مترقبہ کی قربانی پر راضی ہوئے۔جبکہ قرآن عظیم وحکیم میں امت کو بار بار یہ یاددہانی کروائی گئی ہے کہ لـــــن ترضی عنك الیهود والنصاریٰ حتی تتبع ملتهم ''یہود ونصاریٰ اُس وقت تک تم سے (قطعاً) راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ تم اُن کے دین کی پیروی اختیار کر لو!''

> سندھ کے ساحلوں سے لے کر طورخم تک کی کئی ہزار کلومیٹر طویل شاہراہیں پاکستان نے صلیبیوں کے لیے وقف کر رکھی ہیں۔انھی راستوں سے ان کفری افواج کو افغانستان میں رسد برابر پہنچ رہی ہے اور یہ رسد نہ صرف یہ کہ افغانستان کے مظلوم مسلمانوں پر طاری وحشت وبربریت کی طویل رات کو مزید طویل تر کرنے کا سبب ہے بلکہ یہ صلیبی افواج کے لیے سامانِ زندگی کی حیثیت رکھتی ہے' جو آئے دن آزاد قبائل میں ڈرون حملوں کے ذریعے عوام الناس و مجاہدین کو نشانہ بناتی ہیں

پاکستان کے بدطینت حکمرانوں نے ارتداد کے راستے کو اختیار کرتے ہوئے' سرزمین خراسان میں بے بس وکمزور خواتین، ضعیف ولاچار بوڑھوں، معصوم وبے گناہ بچوں کے چیتھڑے اڑانے کے لیے 'شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار' کا کردار ادا کرتے ہوئے 'لاجسٹک سپورٹ' کے نام پر صلیبی افواج کے لیے اپنے دروازے کھول دیے۔امارتِ اسلامیہ افغانستان کے سقوط میں 'کلمہ گو' پاکستانی فوج کے گھناؤنے کردار کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا۔جیکب آباد و دالبدین ایئربیسز سے ہی دجالی فوج کے سرخیل امریکہ کے طیاروں نے ستاون ہزار سے زائد پروازیں بھریں اور افغانستان میں امارتِ اسلامیہ کے قیام کے 'جرم' کی سزا' غیور ابنائے امت کو بارود وآہن کی برسات کی صورت میں دی۔'یہ ہماری جنگ ہے' کی رَٹ لگانے والوں نے اس صلیبی فساد کے ابتدا ہی سے اپنا شمار دجالی افواج کی اگلی صفوں میں کرنے اور امت سے غداری وخیانت کو اپنے لیے سرمایۂ افتخار جانا تھا۔یہی وجہ ہے کہ گیارہ ستمبر کے مبارک معرکہ کے بعد امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف صلیبیوں کی مدد ومعاونت کی غرض سے پاکستان کی حکومت ونظام نے جو کردار ادا کیا اُس کی کوئی تمثیل تحریر وبیان سے باہر ہے۔جبکہ قرآن عظیم الشان صاف صاف الفاظ میں حکم دیتا ہے کہ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو ہرگز اپنا دوست (ومددگار) مت بناؤ، یہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو کوئی اُن سے دوستی کا دم بھرے گا تو وہ اُنہی میں شمار ہوگا، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو کبھی ہدایت ورہنمائی سے نہیں نوازتا)۔

پاکستانی حکمرانوں نے اس سرزمین کو پوری طرح سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ہاتھوں میں دے دیا ہے۔افغانستان کے حامد کرزئی، عراق کے نوری المالکی اور پاکستان کے مشرف وزرداری میں رتی برابر کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا۔اول الذکر دونوں 'حکمرانوں' کو تو امریکہ کا پٹھو اور اُس کا کٹھ پتلی کہا جاتا ہے لیکن آخرالذکر خُبثا کی خباثتوں کے سامنے' کٹھ پتلی حکمرانوں' جیسے الفاظ بھی پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔امریکہ نے پاکستان کی سرزمین کو اپنے دجالی مقاصد کے حصول کے لیے جس طرح چاہا استعمال کیا۔پاکستان کی صورت میں اُسے ایسا اتحادی میسر آیا جو ہر دم اپنا دل وجان اُس پر وار دینے کے لیے مستعد وتیار رہتا ہے۔یہیں سے اُس کے طیارے پروازیں بھرتے ہیں، افغانستان و آزاد قبائل کے غیور و'باغی فطرت کے حامل' سخت کوشوں پر بم برساتے اور پھر اسی سرزمین پر قائم اپنی ایئربیسز پر آ کر آرام وسکون سے اترتے ہیں۔

ماہ فروری 2009ء میں امریکی سینٹ کی انٹیلی جنس کمیٹی کے سربراہ سنیٹر ڈائین فائنسٹائن نے کھلے بندوں اعتراف کیا تھا کہ قبائلی علاقوں میں میزائل حملے کرنے والے ڈرون طیارے پاکستان کے اندر ہی سے اڑتے ہیں اور وہیں سے کنٹرول ہوتے ہیں۔دالبدین، پسنی، جیکب آباد کے ہوائی اڈے مکمل طور پر امریکی وصلیبی اتحادی افواج کے زیر استعمال ہیں۔بلوچستان میں واقع شمسی ایئربیس سے ڈرون طیاروں کی پروازوں کو کنٹرول کیا جاتا ہے اور قبائلی علاقوں خصوصاً وزیرستان میں اہداف کی نشان دہی (جو کہ ناپاک فوج کو تفویض کردہ فرائض میں سے اہم فرض ہے) کے بعد انہی ڈرون طیاروں سے میزائل برسائے جاتے ہیں، کبھی کسی جنازے پر، کبھی کسی بستی کے مکینوں پر، کبھی سڑک پر رواں دواں کسی قافلے پر اور کبھی مجاہدین اور اُن کے انصار پر!

چند دن پہلے جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ نے بہت سے انکشافات کیے تھے۔گھر کا بھیدی کہتا ہے۔''اسلام آباد میں واقع امریکی سفارت خانے سے ملحقہ 25 ایکڑ زمین امریکہ نے حاصل کر لی ہے۔جہاں امریکی فوج کے 300 افسروں کے لیے رہائشی کمپاؤنڈ تعمیر کیے جا رہے ہیں، اب تک 200 سے زائد رہائشی عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں۔اس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان کو 1.9 ارب ڈالر دیے گئے ہیں اور ہر سال 1.5 ارب

ڈالر دیے جائیں گے۔ یہ امریکہ سے باہر امریکہ کا سب سے بڑا جاسوسی اڈا ہوگا''۔ اسلم بیگ کے بقول اس مرکز کے قائم ہونے سے اسلام آباد تخریبی سرگرمیوں کا بڑا مرکز بن جائے گا۔ اس کے علاوہ بتایا جاتا ہے کہ امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے نے اسلام آباد میں 80 سے زائد بنگلے حاصل کر لیے ہیں۔ جہاں یہ رذیل اس صلیبی جنگ کے لیے اپنی خفیہ سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔ اس سے پہلے یہ معاملہ بھی پایہ تصدیق کو پہنچ چکا ہے کہ شوکت عزیز نے کراچی میں ڈیڑھ کھرب روپے کی 21 ایکڑ اراضی امریکہ کو صرف ڈیڑھ ارب روپے میں فروخت کر دی یعنی ایک کھرب 48 ارب 50 کروڑ روپے بطور تحفہ اپنے آقا کے حضور پیش کیے۔ یہ اراضی کن مقاصد کے لیے استعمال ہو گی' یہ حقیقت کسی کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ امریکہ کی جانب سے امت کو لگائے گئے زخموں میں پاکستان کے سابقہ اور موجودہ حکمرانوں کا قبیح کردار ناقابل بیان ہے۔ 'یہ ہماری جنگ ہے' کا نعرہ لگانے والے' کس کی جنگ لڑ رہے ہیں، یہ حقیقت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہوتی جا رہی ہے، لیکن کیا کیا جائے اُن عقلوں کا کہ جواب تک اس سارے نظام اور اس کے محافظ حکمرانوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل سمجھتے ہیں اور طاغوت کے اس نظام سے ٹکر لینے والے مجاہدین اُن کے ہاں مطعون اور تکفیری گروہ قرار پاتے ہیں۔ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ۔

سندھ کے ساحلوں سے لے کر طورخم تک کئی ہزار کلو میٹر طویل شاہراہیں پاکستان نے صلیبیوں کے لیے وقف کر رکھی ہیں۔ انھی راستوں سے ان کفری افواج کو افغانستان میں رسد برابر پہنچ رہی ہے اور یہ رسد نہ صرف یہ کہ افغانستان کے مظلوم مسلمانوں پر طاری وحشت و بربریت کی طویل رات کو مزید طویل تر کرنے کا سبب ہے بلکہ یہ صلیبی افواج کے لیے سامانِ زندگی کی حیثیت رکھتی ہے' جو آئے دن آزاد قبائل میں ڈرون حملوں کے ذریعے عوام الناس و مجاہدین کو نشانہ بناتی ہیں۔ اگر صرف اسی روٹ کو ختم کر دیا جائے تو صلیبی افواج سرزمین خراسان میں بالکل محصور ہو کر رہ جائیں گی۔ لیکن سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ یہ اقدام کون کرے گا؟ پاکستانی عوام کے اذہان میں 'کلمہ گو' حکمرانوں کی 'تقدیس' کچھ اس طرح جم گئی ہے کہ امت مسلمہ کے ہزارہا مردوزن کے پاکیزہ لہو سے لتھڑے ہوئے ان حکمرانوں کے ہاتھ، عافیہ صدیقی و جامعہ حفصہؓ کی لاپتہ و شہید طالبات، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے بے شمار مجاہدین، پاکستانی طاغوتی ایجنسیوں کے ہاتھوں گرفتاری کے بعد امریکہ کے حوالے کیے جانے والے' گوانتا نامو کے پنجروں میں قید سینکڑوں باوفا ابطالِ امت بھی ان ''کلمہ گو' حکمرانوں کے تقدس کی چادر پر شکن نہیں ڈال سکے۔ میریٹ ہوٹل اسلام آباد بھی امریکی افواج کے لیے 'ریجنل ہیڈ کوارٹر' کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔ اِس تباہی کا سامنا کرنے کے بعد پی سی ہوٹل پشاور کا انتخاب کیا گیا' جسے اس خطہ میں صلیبی جنگ کو کنٹرول کرنے کے لیے امریکی فوج نے خفیہ اڈے کے طور پر استعمال کرنا شروع کیا۔ اس ہوٹل میں نا صرف یہ کہ بدنام زمانہ امریکی سیکیورٹی ایجنسی بلیک واٹر نے اپنا مضبوط گڑھ قائم کر رکھا تھا بلکہ افغانستان اور پاکستان میں جاری 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' کی ساری صورتحال کو یہیں سے مانیٹر کیا جاتا تھا اور یہ ہوٹل امریکہ کے خفیہ مرکز کے طور پر استعمال ہو رہا تھا۔ الحمدللہ! اللہ کے شیروں نے امریکہ کی یہ دونوں پناہ گاہیں نیست و نابود کر دیں اور ان شاء اللہ اُس کی توفیق سے پوری دنیا میں ان صلیبیوں اور صہیونیوں کی کوئی پناہ گاہ بھی محفوظ نہیں رہے گی اور مجاہدین ان سے یونہی ٹکراتے رہیں گے۔ حتی لا تکون فتنه و یکون الدین کله لله۔

امت مسلمہ کی حفاظت کے لیے محاذ پر کھڑا ہونے کی بجائے پاکستانی فوج، خفیہ اداروں، پولیس، میڈیا الغرض پورے نظامِ مملکت نے شعوری طور پر طے کر لیا کہ جہنم کے ایندھن کے طور پر کام آنے والے یہود و نصاریٰ کے لشکروں کے ہاتھ مضبوط کیے جائیں اور نتیجتاً خود اپنے لیے بھی انگاروں کے بستر، زقوم کی خوراک اور مَاءً حَمِيْمًا کی 'ضیافت' کا سامان فراہم کیا۔ مرتدین کا یہ گروہ اپنے ارتداد اور امت سے خیانت کے جرم میں' ان ضیافتوں کی ''خوشخبریاں'' تو آخرت میں کھلی آنکھوں سے دیکھیں گے بھی اور بھگتیں گے بھی' لیکن اس دنیا میں بھی ان کاسہ لیسوں اور یہود و نصاریٰ کو اپنا اِلٰہ بنا لینے والوں کے لیے ذلت و مسکنت اور بے چارگی و نکبت کا بھرپور سامان میسر آ رہا ہے اور تراز و قائم کر دیے جانے والے دن اِن سے جو معاملہ روا رکھا جائے گا اُس کی تصویر قرآن نے ان الفاظ میں کھینچی ہے۔

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ نَاراً أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِن يَسْتَغِيْثُوا يُغَاثُوا بِمَاء كَالْمُهْلِ يَشْوِيْ الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءتْ مُرْتَفَقًا

ماہ فروری 2009ء میں امریکی سینٹ کی انٹیلی جنس کمیٹی کے سربراہ سینیٹر ڈائین فائنسٹائن نے کھلے بندوں اعتراف کیا تھا کہ قبائلی علاقوں میں میزائل حملے کرنے والے ڈرون طیارے پاکستان کے اندر ہی سے اڑتے ہیں اور وہیں سے کنٹرول ہوتے ہیں۔ دالبندین، پسنی، جیکب آباد کے ہوائی اڈے مکمل طور پر امریکی و صلیبی اتحادی افواج کے زیر استعمال ہیں

مشہور شاعر نابغۃ الجعدی نے اپنی بیگم سے اس وقت تیار ہو کر کیا خوبصورت اشعار کہے ہیں جب وہ خاندان کی کفالت کا واسطہ دے کر اسے جہاد سے روک رہی تھی۔

ترجمہ: وہ میرے پاس بیٹھی کہہ رہی تھی' میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

سن اے ہمدم! اگر اللہ نکالے' تو کیا اللہ کو میں روک دوں گا

کتابی آیتیں شکوہ کریں گی، تو پھر میں اپنے رب سے کیا کہوں گا

اگر میں لوٹ آیا فضل حق سے' تو اللہ ہی مجھے لوٹا کے لایا

اگر میں رب سے اپنے ہوں ملاقی، تو پھر تم ڈھونڈ لینا اور سایہ

میں لنگڑا اور اندھا تو نہیں ہوں کہ میرا عذر مجھے روک پائے

جسے کوئی بھی بیماری نہ ہو تو' وہ میدان وغا میں کیوں نہ جائے

(میدان پکارتے ہیں از شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ)

طالبان کی کامیابی، سیکولر عناصر کی نظر میں

آج طالبان کا لفظ حکومت، میڈیا اور امریکہ کی ''عنایت'' سے ایک گالی بنا دیا گیا ہے اور ان کے لیے کلمۂ خیر کہنے والے کو ''نکّو'' بنایا جا رہا ہے۔ اس اعتراف کی ضرورت ہے کہ طالبان کی اس علاقے میں مداخلت سے سماجی، اخلاقی اور معاشی اعتبار سے جو نیا ایجنڈا لوگوں کے سامنے آیا ہے اس کا ادراک کیے بغیر حالات کی اصلاح اور امن استحکام کا حصول ناممکن ہے......

ہم چاہتے ہیں کہ اس نکتے کی وضاحت کے لیے طالبان کے مخالفین کی تحریروں سے کچھ حقائق پیش کریں تا کہ مسئلے کو اس کے اصل تناظر میں سمجھا جا سکے۔ طالبان کو گردن زدنی قرار دینے کی جو مہم واشنگٹن سے کراچی اور اسلام آباد سے لندن تک چلائی جا رہی ہے اس کے تباہ کن ہونے اور پورے مسئلے کو قطعی طور پر ایک غیر حقیقی انداز میں پیش کرنے کی بھیانک غلطی کی اصلاح ہو سکے۔

مرتضٰی بھٹو کی بیٹی فاطمہ بھٹو پر تو طالبان پسندی کا شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا، وہ لبرلزم اور ''جدیدیت'' کی علَم برادار ہے۔ دیکھیے وہ مسئلے کے اس پہلو کے بارے میں کیا کہتی ہے:

''مسئلے کا حل زیادہ رقوم فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ یہ تسلیم کرنے میں ہے کہ طالبان سوات کے رہنے والوں کا انتخاب نہیں ہیں، طالبان وہاں اس لیے ہیں کہ انھوں نے وہ سڑکیں بنائیں جو کئی عشروں سے نہیں بنائی گئی تھیں۔ انھوں نے کم سے کم لڑکوں کے لیے تعلیم فراہم کی جب کہ سرکاری سکولوں میں لاکھوں مقامی طلبہ ناکام ہوئے۔ انھوں نے میڈیکل سنٹر کھولے جبکہ سرکاری ہسپتال وسائل نہ ہونے کی وجہ سے بند تھے۔ انھوں نے انصاف فراہم کیا جبکہ عدالتوں نے بجائے عوام کے حکومت کا تحفظ کرنا شروع کر دیا''۔

(Obama is a Part of the Problem)

(نیوسٹیٹس مین، لندن ۱۴ مئی ۲۰۰۹ء)

شیریں رحمٰن، پیپلز پارٹی کی رکن قومی اسمبلی اور سابق وزیرِ اطلاعات ہے۔ اس پر بھی ''طالبان نوازی'' کا الزام نہیں لگ سکتا۔ لیکن دیکھیے وہ بھی کیا کہہ رہی ہے:

''کسی کو یہ امید نہیں کرنا چاہیے کہ جو خاندان یا پیادہ یا کرائے کی ٹرانسپورٹ میں بونیر، سوات اور دیر سے صدمے کی کیفیت میں آ رہے ہیں وہ طالبان کی، جنھوں نے انھیں ''قید'' میں رکھا کھل کر مذمت کریں گے۔ بہت سے نجی طور پر اس خوف کی کیفیت کا ذکر کرتے ہیں جس میں وہ رہے ہیں لیکن ساتھ ہی بہت سے طالبان کے ماتحت سماجی انصاف کے امکان کی بات بھی کرتے ہیں''۔

(دی نیوز ۲۱ مئی، ۲۰۰۹ء، Why the IDPS Matter ?)

دی نیوز ہی کی ایک اور لبرل مضمون نگار کاملہ حیات اپنے مضمون میں لکھتی ہے:

''ملکی سلامتی کی صورتِ حال نے عسکریت اور جہادی گروپوں اور سرکاری طاقتوں کے روابط میں اضافہ کیا ہے۔ اس کا مطلب ریاست کے لیے کچھ مخصوص ترجیحات کا تعین بھی تھا۔ عوام کی ضروری سہولتیں فراہم نہ کرنے میں ناکامی طالبان کے بڑھنے کا کلیدی سبب ہے۔ مہاجر کیمپوں میں جو سکول قائم کیے گئے ہیں ان میں ۴۰ سے ۵۰ فی صد بچوں نے کہا ہے کہ ''ان کے خاندان طالبان کے حامی ہیں''۔ خاص طور پر اس وجہ سے کہ انھوں نے انفراسٹرکچر اور سہولتوں کو بہتر بنایا ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ محرومیاں اور مایوسیاں دوسری جگہوں پر بھی پائی جاتی ہیں، اگر ہمیں اپنی بقا مطلوب ہے تو ان احساسات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ ضرورت ہے کہ ریاست نئے کردار میں سامنے آئے اور عوام کی ضروریات کو اوّلیت دے''۔

(The Whole Picture، کاملہ حیات، دی نیوز، ۲۱ مئی ۲۰۰۹ء)

پاکستان کا سابق سفیر آصف ایزدی اپنے مضمون Drawing The Right Lesson from Swat میں مسئلے کے اُن پہلوؤں پر بڑی ''جرأت'' سے اظہارِ خیال کرتا ہے جن پر مفاد پرست اور تعصب کے پجاری پردہ ڈالتے ہیں اور سارے معاملے کو صرف ''انتہا پسندی اور دہشت گردی'' کے عنوان سے پیش کرتے ہیں:

''زرداری حکومت کے زیادہ تر فیصلوں کی طرح سوات میں فوجی آپریشن کا فیصلہ بھی دباؤ کے تحت کیا گیا۔ خارجی دباؤ اوباما انتظامیہ کی طرف سے آیا، جسے پریشانی تھی کہ سوات دوسرے قبائلی علاقوں کی طرح القاعدہ کے لیے جنت نہ بن جائے، لیکن داخلی دباؤ بھی تھا! یہ دباؤ ''روشن خیال اعتدال پسندوں'' کا اتنا نہیں تھا جو ایک لڑکی کے کوڑے لگانے پر نالاں تھے اور نہ اُن کا تھا جو فوری اور کڑے انصاف کے نظام کو من مانا سمجھتے تھے۔ فوجی ایکشن کے لیے حقیقی دباؤ دراصل ان زمینداروں اور ان لوگوں کی طرف سے آیا تھا جن کو خطرہ ہوا کہ اُن کی ''جائدادیں'' طالبان کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہیں گی۔ اُن کی نگاہ میں ''جنگجوؤں'' کا اصل ''جرم'' یہ نہیں تھا کہ وہ شریعت کی تبلیغ کر رہے تھے بلکہ اسلامی مساوات کی بھی بات کر رہے تھے جو کچھ لوگوں کو طبقاتی جنگ سے مختلف نہیں لگ رہا تھا۔ طالبان نے اپنے نئے نظام کا پیشگی اندازہ اس وقت کروایا جب اُنھوں نے چند بڑے زمین داروں کو سوات چھوڑنے اور اپنی زمین، بے زمین لوگوں کو دینے کے لیے مجبور کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ زمرد کی کانوں پر قبضہ کیا گیا اور آمدنی کا بڑا حصہ مزدوروں کو دیا گیا۔ جنگلات کا منافع جو اس سے پہلے لکڑی مافیا اپنی جیبوں میں بھرتے تھے، تقسیم کیا گیا۔ پولیس اور حکومت کے وہ اہلکار جو جاگیرداری نظام کا سہارا تھے، اُن کو نشانہ بنایا گیا۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

تحریکِ طالبان سوات کے مرکزی مسئولِ عسکری

استاد فاتح حفظہ اللہ کی السّحاب سے گفتگو

استاد فاتح حفظه الله ...... حالاتِ زندگی

وادیٔ سوات سے تعلق رکھنے والے استاد فاتح گزشتہ تیرہ سال سے افغانستان، کشمیر اور اب پاکستان میں شاملِ جہاد ہیں۔ ابتدائی عسکری تربیت ۱۹۹۶ء میں افغانستان سے حاصل کرنے کے بعد مجاہدینِ طالبان کے ہمراہ چہار آسیاب کے محاذ پر جہاد میں شریک ہوئے۔ مجاہدینِ طالبان کے ساتھ فتحِ کابل کے بعد بامیان، چاریکار، باگرام سمیت کئی محاذوں پر شریکِ جہاد رہے۔ جب امریکہ نے اکتوبر ۲۰۰۱ء میں افغانستان پر یلغار کی تو امارتِ اسلامیہ کی طرف سے باگرام کے محاذ پر تمام مجموعات کی مسئولیت آپ کو سونپی گئی۔ اسی دوران جہادِ کشمیر سے بھی وابستہ رہے۔ جہاد و مجاہدین سے تعلق کے جرم میں پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی نے ۲۹ اگست ۲۰۰۴ء کو گھر پر چھاپہ مار کر گرفتار کیا اور راولپنڈی کے خفیہ جیل خانوں میں دو سال تین ماہ قید کی تکلیف جھیلی۔ رہائی کے بعد آپ نے آئی ایس آئی کے تحت کام کرنے والی تنظیموں سے علیحدگی اختیار کر لی۔ لال مسجد کے سانحۂ خونچکاں کے بعد سے سوات میں نفاذ شریعت کے لئے برسرِ جہاد ہیں۔ آج کل تحریکِ طالبان (سوات) کے مرکزی قائدِ عسکری ہیں۔

السّحاب : آج ادارہ السّحاب کو وادی سوات میں تحریکِ طالبان سوات کے عسکری قائد استاد فاتح سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا۔ ہم ملاقات کے آغاز میں استاد فاتح سے ان کا تعارف چاہیں گے۔

استاد فاتح: میرا نام فاتح ہے اور میرا تعلق سوات سے ہے۔ جہاد و مجاہدین کے ساتھ ۱۹۹۶ء سے وابستہ ہوں اور اس وقت سے الحمد للہ جہاد کے میدان میں کام کر رہا ہوں۔ تقریباً دو سال سے سوات کے جہاد میں...... الحمد للہ میں اور ہمارے سارے ساتھی برسرِ پیکار ہیں۔

جہاد کے دوران میرے اکثر اوقات افغانستان میں گزرے ہیں۔ ابتدائی تربیت ۱۹۹۶ء میں حاصل کی اور اس کے بعد سے شاملِ جہاد ہوں۔ فتحِ کابل سے پہلے ۱۹۹۶ء میں چہار آسیاب کے محاذ پر اور فتحِ کابل کے بعد بامیاں، چاریکار، بگرام سمیت دیگر کئی محاذوں پر رہا۔ پھر پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی نے ۲۹ اگست ۲۰۰۴ء کو مجھے گھر سے گرفتار کیا اور پھر میں نے راولپنڈی میں دو سال تین مہینے آئی ایس آئی کی جیل میں گزارے۔ گرفتاری کی وجہ جہاد کے سوا کچھ نہیں تھی کیونکہ یہ تو ایسا ملک ہے جس میں ہر بری چیز کی آزادی ہے۔ فحاشی و عریانی کے لیے، اور ایسے دوسرے معاملات کے لیے۔ لیکن اگر پابندی ہے تو صرف دین اور جہاد پر۔

جیل میں الحمد للہ ہمیں بہت کچھ معلوم ہوا کہ حکومت مجاہدین کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔ جو پاکستانی مجاہدین ایجنسی کے تحت جہاد کر رہے ہیں، ان کے آپس میں کیا معاملات ہیں۔ کیونکہ وہ افغانستان اور کشمیر میں جہاد تو کر رہے ہیں لیکن ایجنسی کے ماتحت کام کرنے کی وجہ سے اس کے احکامات سے ایک قدم بھی اِدھر اُدھر نہیں ہٹتے۔ تو الحمد للہ جب ہم اور ہمارے ساتھی جیل سے نکل آئے تو اس کے بعد ہم نے ایجنسی کے ماتحت جہاد چھوڑ کر فقط اللہ کی رضا کے لیے جہاد شروع کیا۔

السّحاب : سوات میں جہاد کی تحریک کا آغاز کب ہوا؟...... کس طرح آغاز ہوا اور آپ اس میں کب شامل ہوئے؟

استاد فاتح: ویسے تو سوات میں الحمد للہ جب سے نفاذِ شریعت کی تحریک شروع ہوئی تھی...... تقریباً ۱۹۹۲ء میں...... تو اس وقت سے یہاں جہاد کی ایک لہر شروع ہو گئی تھی۔ لیکن، دو سال پہلے جب پاکستانی فوج نے لال مسجد پر حملہ کیا اور وہاں بے گناہ بچیوں اور بچوں کو شہید کیا تو مسلح جہاد کے آغاز کا اصل سبب وہی بنا۔ الحمد للہ فوج کے خلاف ردِ عمل کے طور سب سے پہلے کارروائی سوات میں ہوئی۔ ہمارے ساتھیوں نے ردِ عمل کے طور پر تھانوں پر اور مختلف سرکاری جگہوں پر حملے کئے اور اس میں حکومت کو کافی بھاری نقصان ہوا۔ تو اس وقت سے ہم یہاں جہاد میں مصروف ہیں۔

السّحاب : سوات میں تحریکِ طالبان کس مقصد کی خاطر جہاد کر رہی ہے؟

استاد فاتح: جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہاں جہاد کی لہر تحریکِ نفاذِ شریعت کی ابتداء سے تھی۔ اُس وقت بھی ہمارا ایک ہی نعرہ تھا...... شریعت یا شہادت...... اِسی مقصد کو لے کر ہم افغانستان بھی گئے، یہاں بھی جہاد کیا، کشمیر میں بھی ساتھی بھیجے اور ابھی بھی صرف اسی کی خاطر ہم لڑ رہے ہیں۔ نہ صرف اس علاقے پر بلکہ پورے ملک پر اور پھر پوری دنیا پر یا شریعت ہو گی یا شہادت ہمارا مقدّر ہو گی۔ بس یہی ہمارا مقصد ہے۔

السّحاب : بہت سی جماعتیں یہ کہتی ہیں کہ پاکستان کے اندر یہی ہدف حاصل کرنے کے لئے پر امن راستے موجود ہیں، جمہوریت کا رستہ موجود ہے۔ تو آپ نے یہ راستے کیوں نہیں اختیار کئے؟

استاد فاتح: الحمد للہ یہاں جتنے علماء ہیں، انہوں نے ہمیں یہ راستہ سکھایا ہے۔ اور تاریخ بھی گواہ ہے کہ کبھی بھی شریعت جمہوریت کے راستے سے نہیں آئی۔ کیونکہ جمہوریت تو خود کفر ہے۔ جب ایک چیز کفر ہو تو اس کے ذریعے اسلام کیسے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ جب سے تحریکِ نفاذِ شریعت شروع ہوئی تھی، تب سے ہی، الحمد للہ ہم جمہوریت کے خلاف تھے۔ اور ابھی، ان سالوں میں بھی معلوم ہو گیا کہ جتنی بھی اسلامی جماعتیں ہیں، وہ بھی اقتدار میں آئیں...... لیکن انہوں نے بھی وہی کچھ کیا جو دیگر جماعتوں نے کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ کبھی بھی جمہوریت کے راستے سے اسلام کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن بات ہے۔ جب بھی اسلام کا نفاذ...... شریعت کا نفاذ ہوا ہے...... وہ صرف اور صرف جہاد سے ہوا ہے۔

السّحاب : سوات میں جب جہاد کا آغاز ہوا، تو کن اہداف کو سامنے رکھ کر یہاں عسکری کارروائیاں کی گئیں؟

استاد فاتح: ہمارا سامنے مقصد تو نفاذِ شریعت ہی ہے...... تو اس راستے میں جو بھی رکاوٹ بنا، وہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا، مالدار ہو یا غریب، حکومتی ہو یا غیر حکومتی...... تو اس کو ہٹانے کی ہم نے کوشش کی۔ ہم نے کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کی۔ اب رکاوٹیں کیا کیا تھیں: حکومتی ادارے اور

سیکیورٹی اہلکار جیسا کہ پولیس، ایف سی (فرنٹیئر کور)، آرمی، استخبارات (خفیہ ایجنسیاں)، جاسوس اور اس کے ساتھ ساتھ سیاسی شخصیات۔ اس کے علاوہ خان اور ملک وغیرہ بھی رکاوٹ بنے۔ الحمدللہ...... یہاں علماء میں سے کوئی ایسا نہیں جو شریعت کے خلاف کھڑا ہو۔ بلکہ زیادہ تر سیاسی لوگ ہی مخالفت میں کھڑے ہوئے۔ تو الحمدللہ ہم نے ان سب رکاوٹوں کو رستے سے ہٹایا۔

السّحاب : سوات کی تحریکِ جہاد کے آغاز میں کیا نمایاں عسکری کامیابیاں حاصل ہوئی۔ کیا بڑے اہداف تھے جہاں دشمن کو زیادہ نقصان پہنچا؟ کچھ ایسے معرکوں کا تذکرہ اگر آپ کر سکیں؟

استاد فاتح: ہم نے اپنی طرف سے پہلے تو لال مسجد آپریشن کے ردِعمل کے طور پر چند کارروائیاں کیں۔ لیکن بعد میں حکومت اقدامی طور پر سوات میں آرمی لے آئی۔ ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، طیّارے اور ہیلی کاپٹر وغیرہ۔ تو ابتداءً انہوں نے کی۔ ہم دفاعی حالت میں تھے۔ لیکن الحمدللہ، جب بھی انہوں نے کوئی حرکت کی تو ہم نے انہیں بھرپور جواب دیا جو میڈیا پر آپ دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہاں کے لوگ بھی حکومت کے نقصانات پر گواہ ہیں۔ الحمدللہ جہاں بھی ہم نے معرکہ لڑا وہاں پاکستانی فوج نے منہ کی کھائی۔

جیسا کہ امام ڈھیری کے قریب ابتدائی معرکے میں...... جب انہوں نے چڑھائی کی...... تو ہم نے بھی الحمدللہ ان کو منہ توڑ جواب دیا۔ ہمارا ایک ساتھی شہید ہوا لیکن ان کے بہت سارے فوجی مردار ہو گئے۔ اس کے بعد چار باغ کی طرف انہوں نے چڑھائی کی کوشش کی تو وہاں بھی الحمدللہ وہ اپنی لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے بعد خوازہ خیلہ میں لڑائی ہوئی تو اس میں ہمارے بھی کچھ ساتھی شہید ہوئے لیکن ہم نے ان کے بہت سے فوجی مردار کئے۔ ساتھ ہی ساتھ ان سے بہت سامالِ غنیمت بھی ہمارے ہاتھ لگ گیا۔ جس میں ۱۲۰ ملی میٹر مارٹر توپیں تھی۔ اور بھی بہت سا سامان یعنی اسلحے سے بھری بیس پچیس گاڑیاں ہمارے ہاتھ لگیں۔ اور اسی طرح...... اور بہت سے محاذوں پر جتنی بھی لڑائیاں ہوئی ہیں، الحمدللہ...... ان میں اللہ پاک نے ہمیں بہت کامیابیاں دی ہیں۔

السّحاب : آپ نے فدائی حملوں کا تذکرہ کیا...... کچھ تعداد ذہن میں ہے کہ کتنے حملے ہوئے اور دشمن کو کیا کیا نقصانات ہوئے؟

استاد فاتح: اِن دو سال میں...... وادئ سوات میں پچیس (۲۵) فدائی حملے ہوئے۔ یہ تاریخ کا ایسا باب ہے کہ شاید ہی مجاہدین کی کسی جماعت نے اتنے چھوٹے علاقے اور اتنے کم وقت میں اتنی تعداد میں فدائی حملے کئے ہوں۔ اور ہر حملے میں الحمدللہ دشمن کو بہت نقصان پہنچا۔ ایک ایک فدائی حملے میں دو سو...... ڈھائی سو...... اور بعض اوقات تین تین سو تک مرتدین مُردار ہو گئے۔ بعض میں دو ٹینک...... تین ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

السّحاب: ایک مرحلہ ایسا آتا ہے کہ جہاں تحریک اپنی پوزیشنوں سے پسپائی اختیار کرتی ہے۔ اس کا کیا سبب تھا؟

استاد فاتح: حالات کو دیکھ کر بعض اوقات ایسی حکمتِ عملی بنانی چاہیے کہ دشمن کو اپنے نرغے میں لا کر اس کو خوب نقصان پہنچایا جائے۔ تو اس کے لئے ہم نے بھی کچھ وقت پہلے ایسا کیا تھا۔ انہوں نے جتنی بھی بھرپور جنگ مسلّط کی...... جتنے بھی ہیلی کاپٹر، توپیں، ٹینک استعمال کیے...... الحمدللہ ہمارے ساتھیوں کو ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹا سکے۔ لیکن پھر ہماری شوریٰ نے ایک حکمتِ عملی اپنائی کہ ہم دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکیں۔ تو الحمدللہ ہم نے جب مورچے چھوڑے تو اس کے بعد ہم نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا، جو فدائیوں کی شکل میں تھا...... بارودی سرنگوں کی شکل میں تھا...... کمین (فوجی قافلوں پر گھات لگا کر حملہ کرنا) کی شکل میں تھا۔ یہ جنگ کا ایک طریقہ کار ہے...... یعنی کبھی آگے بڑھنا اور کبھی پیچھے ہٹنا۔

السّحاب : آپ نے اپنی گفتگو کے درمیان کہا کہ یہ پاکستانی افواج مرتد افواج ہیں۔ مگر پاکستان میں تو بہت سے طبقے ایسے ہیں...... حتیٰ کہ اہلِ دین میں سے بھی...... جو یہ کہتے ہیں کہ یہ فوج تو اس ملک کا دفاع کرتی ہے۔ اور پاکستان اسلام کا قلعہ ہے۔ لہٰذا اس فوج سے محبت ہونی چاہئے اور اس کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھانے چاہئیں؟

استاد فاتح: اصل میں بات یہ ہے کہ جو علماء کرام اور جو لوگ حکومت کے ماتحت علاقوں میں رہتے ہیں تو حکومت کے خوف کی وجہ سے...... اپنی گرفتاریوں کے خوف سے اور حکومت کے دباؤ کے تحت حق بات کہنے سے عاجز ہیں۔ اس وجہ سے وہ مختلف قسم کے بہانے ڈھونڈ کر فتوے کی شکل میں لکھ دیتے ہیں کہ یہ مسلم افواج ہے۔

لیکن جو بھی فوج یا فرد جو اسلام کے مقابلے پر اتر آئے...... وہ خواہ کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتا ہو...... کسی بھی ملک کا رہنے والا ہو...... نام کا مسلمان ہی کیوں نہ ہو...... وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ میرا نہیں، علماء کرام کا فتویٰ ہے۔ کیونکہ میں تو عالم نہیں ہوں لیکن علماء سے سنا ہے کہ جو بھی حق کے مقابلے میں...... اسلام کے مقابلے میں آ جائے...... وہ خواہ کوئی بھی ہو...... ان کفار کے ساتھ شامل سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جو شخص کسی بھی قوم سے تعلق رکھنے والا ہو وہ جس سے محبت رکھے گا تو قیامت میں بھی اسی کے ساتھ ہو گا۔ یہ افواج بھی عیسائیوں اور یہودیوں کی ماتحت ہیں۔ امریکہ جو بھی کہتا ہے اس پر عمل کرتی ہیں۔ تو جس طرح یہ دنیا میں ان کے ساتھ ہیں آخرت میں بھی انہی کے ساتھ ہوں گی۔ پاکستان کی حکومت اور فوج نے اسلام کی بربادی میں اور مسلمانوں کے قتلِ عام میں جیسا کردار ادا کیا ہے شاید کہ پوری دنیا میں ایسی فوج ہو...... یا ملک ہو...... یا قوم ہو...... جس نے اس طرح اسلام کو اتنا نقصان پہنچایا ہو۔ افغانستان میں جتنا بھی مسلمانوں کا قتلِ عام ہوا...... انہی کے ہاتھوں سے ہوا کیونکہ انہوں نے امریکیوں کو لاجسٹک امداد (سامانِ رسد) فراہم کی اور اُن کو افغانستان پر حملے کے لئے راستے دیئے۔ پاکستانی افواج نے ان کے ٹینک اور دیگر جنگی سامان کو افغانستان پہنچایا۔ ان کے طیّارے یہاں سے اڑ کر وہاں بمباری کرتے۔ اس طرح یہاں پاکستانی قبائل پر امریکہ کے جو جاسوسی طیارے بمباری کرتے ہیں وہ بھی پاکستانی علاقوں سے پرواز کرتے ہیں۔ اس بات کا اعتراف امریکیوں نے بھی کیا ہے کہ یہ طیّارے راولپنڈی سے اڑ کر حملے کرتے ہیں۔ دراصل کفر کی مضبوطی کا باعث یہی لوگ بنتے ہیں......

السّحاب : امن معاہدے کے بعد جو جنگ شروع ہوئی ہے اس میں ابھی تک مجاہدین کی کیا صورت حال ہے؟ دشمن مجاہدین کو نقصان پہنچانے کے بہت بڑے بڑے دعوے کر رہا ہے۔

حقیقت کیا ہے؟ مجاہدین کہاں کھڑے ہیں؟ فوج نے ابھی تک کیا کامیابیاں حاصل کی ہیں؟

استاد فاتح: حکومت نے بار بار معاہدے کی خلاف ورزی بھی کی اور اب جنگ بھی شروع کر دی ہے مگر الحمدللہ ابھی تک ابھی بھی سوات کے اکثر حصوں پر ہم مجاہدین کا ہی کنٹرول ہے۔ جیسا کہ حکومت میڈیا پر مینگورہ شہر پر قبضے کے دعوے بار بار کرتی ہے۔ لیکن مینگورہ کے خصوصی مقامات، جن میں قابلِ ذکر سرکٹ ہاؤس، اے ایس پی اور ایس ایس پی کے دفاتر ہیں، سارے کے سارے ہمارے قبضے میں ہیں۔ سرکٹ ہاؤس کے ارد گرد ۱۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہمارے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ کوئی فوجی وہاں سے باہر نکل سکتا ہے، نہ ہل سکتا ہے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان کے لئے کچھ سامان لایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر سڑکیں ہمارے ہی قبضے میں ہیں۔ جب تک ہم نہ چاہیں تو یہ فوج اپنا قافلہ، اپنے ٹینک اور اپنے لوگ ان سڑکوں سے نہیں گزار سکتے۔ ان کا کچھ بھی نہیں گزر سکتا۔ ان کے دعوؤں کی حقیقت کیا ہے؟ ان کا کام جیٹ طیاروں سے بمباری کرنا ہے...... ہیلی کاپٹر سے شیلنگ کرنا ہے...... توپوں اور ٹینکوں سے گولہ باری کرنا ہے...... معصوم بچوں کو...... معصوم عوام کو یہ لوگ شہید کرتے ہیں اور روزانہ بہت سے شہید ہوتے ہیں۔

مگر الحمدللہ...... ابھی دوبارہ شروع ہونے والی جنگ میں ہمارے تیس سے پینتیس ساتھی شہید تو ہوئے ہیں لیکن ہم نے ان کے تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں فوجی قتل کیے ہیں۔ ان فوجیوں کے حال پر ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ ان کا یہاں پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ ان کے والدین تو ہیں پنجاب میں...... اور نہ ان کے کوئی رشتہ دار یہاں ہیں کہ ان کی حالت کا پوچھیں۔ اِن کے خبیث افسر تو اِن کی لاشوں کو ان کے والدین کے پاس گھروں میں بھیجتے بھی نہیں ہیں۔ شاید کیمپوں ہی میں دفن کرتے رہتے ہیں۔ اِن کے والدین کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ان کے بچے کہاں ہیں اور ان کا کیا حشر ہو رہا ہے۔ ان کے افسران شاید فوجیوں کو کوئی نشہ دے کر آگے بھیجتے ہیں کہ ہمارے ساتھی ایک ایک کمین (گھات لگا کر حملہ کرنا) میں...... ایک ایک جھڑپ میں...... ان کے تیس، چالیس، پچاس، اسّی اور بعض اوقات سو، ایک سو پچاس تک فوجی مردار کرتے ہیں۔ میڈیا ان کی خبر تو نشر کرتا ہے مگر ہماری خبریں نشر نہیں کرتا۔ کیونکہ میڈیا بھی یہودیوں کے پاس ہے جو جن کو چاہتا ہے، ان کی بات نشر کرتا ہے اور جن کو نہیں چاہتا ان کی بات نہیں نشر کرتا۔ بی بی سی، ڈیوا ریڈیو وغیرہ ہماری خبر نہیں بیان کرتے اور حکومت کی خبر کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ نہیں ہے۔ آپ لوگوں نے خود آ کر یہ علاقہ دیکھ لیا ہے اور آپ کو خوب اندازہ ہو چکا ہے کہ یہاں کیا فوج کو برتری حاصل یا ہم مجاہدین کو؟ آپ لوگ جہاں بیٹھے ہیں...... یا جتنے بھی علاقے آس پاس ہیں...... تو الحمدللہ...... یہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔ سوات کے اکثر علاقوں میں فوج اپنے اپنے قلعوں تک...... اپنی اپنی بیرکوں تک محدود ہے۔ یہ ان سے باہر نہیں نکل سکتے کیونکہ جب بھی باہر نکلتے ہیں تو الحمدللہ ہمارے ساتھی ان کو مار دیتے ہیں۔ ان کے بہت سے ٹینک تباہ ہو گئے...... تقریباً انہی دنوں میں تین، چار ٹینک تباہ ہوئے ہیں...... ساتھ ساتھ ان کا ایک ہیلی کاپٹر گرایا بھی گیا اور تین ناکارہ بنا دیئے گئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی فوج کو سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں مارا گیا ہے۔ اس جنگ کو شروع ہوئے ابھی چند ہفتے ہی ہوئے ہیں...... مہینہ ہونے والا ہے مگر اس دوران اِن کے ایک ہزار سے زائد فوجی مردار ہوئے ہیں۔ اس تعداد کی تصدیق ہمیں وائرلیس سیٹ پر ان کی باتیں سن کر ہوتی ہے۔ وہ خود بار بار کہتے ہیں کہ ہمارے اتنے اور اتنے ''جنّتی'' ہو گئے...... وہ تو اپنے مرنے والوں کو ''جنّتی'' کہتے ہیں...... اس سے ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ کتنے فوجی مردار ہو گئے ہیں...... تو الحمدللہ برتری مجاہدین ہی کو حاصل ہے۔

السّحاب: سوات کے اندر داخلے کے راستوں پر کن کا قبضہ ہے؟ کیا فوج کی رسد بحال ہے؟ انہیں کہاں سے مدد آ رہی ہے؟

استاد فاتح: سوات میں داخلے کے لئے چار بڑی شاہراہیں استعمال ہوتی ہیں۔ ایک تحصیل کبل کے راستے سے چکدرہ تک، ایک بری کوٹ سے بٹ خیلہ تک...... جو ملاکنڈ ایجنسی تک پہنچتی ہے۔ تیسرا راستہ بری کوٹ سے بونیر کی طرف جاتا ہے۔ چوتھا راستہ خوازہ خیلہ کے راستے سے شانگلہ کی طرف نکلتا ہے۔ تو ان میں سے الحمدللہ تین راستے...... یعنی بونیر سے نکل کر سوات میں داخل ہونا، ملاکنڈ ایجنسی سے نکل کر سوات میں داخل ہونا یا چکدرہ اور دیر کی طرف سے نکل کر سوات میں داخل ہونا...... تو یہ تینوں راستے الحمدللہ مکمل طور پر مجاہدین کے قبضے میں ہیں۔ باقی جو ایک راستہ بچتا ہے یعنی خوازہ خیلہ سے...... تو یہ حکومت کے ہاتھ میں تو ہے...... لیکن الحمدللہ ہمارے ساتھی وہاں بھی کارروائیاں کرتے ہیں۔ اور اب ہم نے ایک ایسی حکمتِ عملی اپنائی ہے...... جس کے مطابق تشکیلات بھی کی گئی ہیں...... کہ ان شاءاللہ عن قریب وہاں ان کو ایسے ایسے نقصانات پہنچیں گے کہ ان کی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔

السّحاب: یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ فوج نے بعض علاقوں میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنے افراد اتارے ہیں۔ یہ کن علاقوں میں ہوا اور اس وقت وہاں کیا صورتحال ہے؟

استاد فاتح: ان کے پاس صرف یہی چارہ کار رہ گیا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر، جیٹ طیارے، ایف سولہ وغیرہ استعمال کریں۔ باقی ان کے جتنے بھی ذرائع ہیں وہ سب کے سب ناکام ہو گئے ہیں۔ وہ خواہ ان کے ٹینک ہوں یا پیدل فوج یا دیگر ذرائع۔ اب یہ کوئی اونچا پہاڑ دیکھ کر وہاں فوج اتار دیتے ہیں مگر الحمدللہ جب بھی ہمارے ساتھی پہنچ جاتے ہیں تو ان کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ اور ابھی کچھ ہی دنوں پہلے انہوں نے پیوچار کے قریب ایک پہاڑی پر اپنے ایس ایس جی کمانڈوز اتارے...... لیکن الحمدللہ وہاں بھی ساتھیوں نے ان کے بہت زیادہ کمانڈوز مردار بھی کئے اور ان سے غنیمت بھی حاصل کیا۔ اس سامان میں قابلِ ذکر آر پی جی سیون لانچر اور اس کے تقریباً ۲۵-۳۰ گولے، دو یا تین نائٹ ویژن (اندھیرے میں دیکھنے والی دوربین) اور اس کے علاوہ بھی بہت سارا سامان مجاہدین کے ہاتھ لگ گیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک دو جگہ پر اور بھی ایسے ہی اپنے فوجی اتارے جیسے بونیر کی طرف۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ ان کی فوج جہاں بھی محصور ہے تو وہاں ان کے لئے رسد بھی ہیلی کاپٹر سے آتی ہے۔ سڑک کے راستے یا زمینی راستے سے ان کے لوگ نہیں جا سکتے ہیں۔

السّحاب: آپ نے تذکرہ کیا کہ فوج جیٹ طیارے، ہیلی کاپٹر اور توپ استعمال کر رہی ہے۔ اس سے گولہ باری ہوتی ہے تو کون نشانہ بنتا ہے؟ یہ جو ایک ہزار سے زائد طالبان کی شہادت کا تذکرہ ہو رہا ہے، کیا یہ جیٹ کی بمباری کی وجہ سے شہید ہوئے ہیں؟ حقیقی صورتِ حال کیا ہے؟

استاد فاتح: حقیقت یہ ہے...... جیسا کہ میں نے آپ سے پہلے بھی ذکر کیا...... کہ اس جنگ میں تقریباً تیس سے پینتیس تک ہمارے مجاہدین ساتھی شہید ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جتنی بھی

بمباری کرتے ہیں اس میں بہت تعداد میں عوام، معصوم بچے اور عورتیں ہی شہید ہوئے ہیں۔ ان کے اعضاء بکھر جاتے ہیں...... پورے پورے محلّے تباہ ہوجاتے ہیں...... ایک ایک پہاڑ پر انہوں نے دو دو سو مرتبہ بمباری کی...... یہ تاریخ میں ظلم کی ایک بدترین کہانی ہے۔ ہم نے ایک دفعہ بھی نہیں سنا کہ ان کے کسی جیٹ طیارے نے اڑ کر انڈیا پر بمباری کی...... یا ان کے طیارے نے اڑ کر اسلام دشمن ممالک پر بمباری کی ہو...... بلکہ ان کے طیارے جب اڑتے ہیں تو وہ سیدھا سیدھا مسلمانوں پر بمباری کرتے ہیں۔ وہ خواہ عرب مجاہدین ہوں یا قبائل کے ساتھی ہوں یا دوسرے اضلاع میں......

تو اسی جنگ میں انہوں نے جن ہلاکتوں کے دعوے کئے وہ سب کے سب مسلمان عوام ہی شہید کئے۔ میرے خیال میں ایف سولہ اور جیٹ کی بمباری میں جو مجاہدین شہید ہوئے ہیں...... اس پوری جنگ میں...... ان کی تعداد تین یا چار ہے۔ الحمدللہ اس تمام بمباری میں اللہ ہی نے ہمارے مجاہد ساتھیوں کو بچایا ہے۔ حالانکہ جہاں جہاں یہ بمباری کرتے ہیں وہاں اکثر ہمارے ساتھی موجود بھی ہوتے ہیں۔ پھر یہ خبیث فضائیہ عوام پر بمباری کر کے بہت لوگوں کو شہید کرتی ہے۔ مینگورہ میں دو تین دن پہلے انہوں نے بمباری کی...... ایک محلے پر بم گرائے...... تو پورا محلّہ تباہ ہوگیا۔ اس میں تقریباً ۴۵ بچے...... اور معصوم عورتیں اور مرد بھی شہید ہو گئے...... ان کے گھر تباہ ہو گئے۔ پاکستانی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کو جہاں بھی مسجد نظر آتی ہے...... تو پہلا نشانہ اسی کو بناتے ہیں۔ ان کو پتہ ہے کہ مسجد مسلمانوں کی نشانی ہے...... یہ اسلام کی نشانی ہے...... تو سب سے پہلے یہ اسلام کی نشانی کو مٹاتے ہیں۔

السّحاب: کوئی مثال آپ دے سکتے ہیں کہ کہاں مساجد تباہ ہوئی ہیں؟

استاد فاتح: یہاں سوات اس جنگ کے دوران ۴۰، ۵۰ مساجد شہید ہو چکی ہیں۔ آپ جس بھی درّے میں جائیں...... جس علاقے جائیں...... آپ کو مسجد شہید ہی نظر آئے گی۔ جیسا کہ پرسوں انہوں نے تحصیل مٹہ میں وئینئی گاؤں میں بمباری کی...... وہاں تقریباً چودہ (۱۴) معصوم عورتیں اور بچے شہید ہوگئے...... اور اس کے ساتھ مسجد کو بھی شہید کر دیا۔ اس کے علاوہ علاقہ شور میں گٹ کی مسجد پر دو مرتبہ بمباری کی گئی۔ ایک مرتبہ معاہدے سے دو تین مہینے پہلے اور ایک مرتبہ اب اس پر دوبارہ بمباری کر کے اس کو مکمل شہید کر دیا۔ اس کے علاوہ کبل، مٹہ، چار باغ کے علاقوں میں بھی اور دوسری بہت سی جگہوں پر آپ جا کر دیکھ سکتے ہیں۔ آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کو ان خبیثوں کے ہاتھوں مسجد شہید ہی نظر آئے گی۔

السّحاب: زمینی فوج کا عام لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ رہا ہے؟

استاد فاتح: جہاں بھی یہ فوجی گئے ہیں وہاں انہوں نے ظلم کی انتہا کی ہے۔ ان کو بچے نظر آئے...... تو ان کو شہید کیا...... ان کو کوئی عورت نظر آئی...... تو اس کو شہید کیا...... کوئی بوڑھا نظر آیا...... تو اس کو شہید کیا...... حالانکہ ان سب کا طالبان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کے اموال لوٹ لئے ہیں۔ ان کو گھروں میں جو اچھی چیز ملی...... جیسے سونا، نقد رقم اور دیگر قیمتی اشیاء...... سب چوری کر کے لے گئے۔ اور بہت زیادہ تعداد میں گھروں کو خواہ مخواہ جلایا اور تباہ کیا۔

السّحاب: یہ عجیب سی بات لگتی ہے کہ فوج نے سامان چوری بھی کیا ہے۔ ایسا کس علاقہ میں ہوا ہے؟

استاد فاتح: معاہدے سے پہلے جب جنگ ہو رہی تھی...... اس دوران بانڈی کے علاقے میں جہاں تک یہ لوگ داخل ہو سکے...... وہاں جا کر آپ کسی سے بھی حالات پوچھیں۔ تمام گھروں سے ان کو جو بھی چیز نظر آئی...... اٹھا کر لے گئے۔ قیمتی چیزیں مثلاً سونا، چاندی اور نقد رقم تو جس کے ہاتھ لگا وہ لے ہی گیا...... اِنہوں نے تو ٹارچ، ٹیپ ریکارڈر تک نہیں چھوڑا۔ کئی علاقوں میں آپ جا کر عوام سے اِن واقعات کی تفصیل پوچھ سکتے ہیں۔

السّحاب: مجاہدین کا عوام کے ساتھ کیسا تعلق ہے؟

استاد فاتح: الحمدللہ...... اس بارے میں تو مجھ سے نہیں...... عوام سے پوچھنا چاہیے تھا...... وہ خود ہی آپ کو بتا دیتے کہ طالبان کیسے ہیں...... ہم بھی انہی عوام کے بچوں میں سے ہیں اور یہ عوام ہماری ہی قوم ہے۔ الحمدللہ ہم بھائیوں کی طرح رہتے ہیں اور ہم سے جتنا ہوسکتا ہے ہم ان کی خدمت کرتے ہیں۔ وہ بھی ہم سے بہت تعاون کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کام میں...... روٹی دینا، راستہ پر کسی مجاہد کی رہبری کرنا...... کوئی بھی کام ہو...... الحمدللہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور ہم سے بہت خوش ہیں۔ ہم بھی عوام سے بہت مطمئن ہیں۔

السّحاب: آپ لوگوں نے عوام کی خدمت کے لئے اور ان کو راحت پہنچانے کے لئے کیا کام کئے؟

استاد فاتح: حکومت نے ساٹھ سال میں یہاں جہاں جہاں راستے نہیں بنائے تھے ہم نے وہاں راستے بنا دیئے۔ اس پر عوام الحمدللہ بے حد خوش ہیں۔ یہاں عوام پر حکومت کی طرف سے جتنے ٹیکس تھے سب ختم ہوگئے۔ اب عوام کو کوئی ٹیکس نہیں دینا پڑتا۔ بہت سے علاقوں میں عوام کو پانی کی ضرورت تھی...... ہم نے پانی کی پائپ لائن لگا کر ان کی پانی کی ضرورت کو پورا کیا۔ الحمدللہ طالبان نے جو علماء مقرر کئے وہ شرعی طور پر فیصلے کرتے ہیں...... صلح کرواتے ہیں۔ عوام کے جتنے بھی فیصلہ طلب مقدّمے تھے...... آپس میں جتنی بھی لڑائیاں تھی...... جن میں چالیس چالیس سال گزرنے کے باوجود اس کفری حکومت میں فیصلہ نہیں ہو پایا تھا...... الحمدللہ دو تین دنوں میں ہم نے شرعی فیصلے کر کے سب جھگڑے ختم کرائے۔ ان کو آرام کا سانس لینے کا موقع ملا۔ ان کے آپس میں اختلافات ختم ہوگئے۔ کئی قوموں کے آپس کے جھگڑے الحمدللہ طالبان نے ختم کرائے۔

السّحاب: پچھلے ایک ڈیڑھ مہینے کے اندر یہ خبریں سننے میں آئیں کہ مجاہدین نے بونیر اور دیر کے علاقوں کا رخ بھی کیا اور جواباً فوج نے وہاں بھی کارروائی کی اور وہاں تو فوج یہ دعوے کر رہی ہے کہ آپریشن ختم ہوگیا ہے اور مجاہدین کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ تو وہاں کی صورتحال کے بارے میں ہمیں بتایئے کہ مجاہدین وہاں کب گئے اور کیا نتائج حاصل ہوئے؟

استاد فاتح: معاہدے کے دوران ہمارے ساتھی دعوتی وفد کی شکل میں بونیر گئے۔ معاہدے میں حکومت کے ساتھ شرائط یہ رکھی گئی تھیں کہ مجاہدین اسلحے سمیت ملاکنڈ ڈویژن میں جہاں بھی جانا چاہیں جا سکتے ہیں۔ اس تحریر پر حکومت نے دستخط بھی کئے تھے۔ اسی کی تحت ہمارے کچھ ساتھی وہاں گئے...... دعوت کے لئے...... اور ساتھیوں سے ملنے کے لئے...... کیونکہ وہاں پہلے سے ہمارے مجاہدین ساتھی موجود تھے۔ لیکن وہاں حکومت نے ہمارے خلاف ایک لشکر بنایا اور پھر اس سے لڑائی میں اُن کے تقریباً چھ (۶) آدمی مردار ہوگئے۔ اس کے بعد انہوں نے آرمی منگوالی

جس سے ہماری جھڑپیں ہوئیں۔ ہمارا مقصد وہاں جنگ لڑنا نہیں تھا ہم تو دعوتِ جہاد کے لئے گئے تھے لیکن مجبوراً وہاں جنگ لڑنی پڑی۔ الحمدللہ بونیر میں بھی ان کے تقریباً آٹھ ٹینک تباہ ہوئے اور سینکڑوں فوجی بھی مردار ہوگئے۔ اب بھی الحمدللہ وہاں مختلف علاقوں میں ہمارے ساتھی موجود ہیں۔ لیکن وہاں ہم نظامی (روایتی) جنگ نہیں لڑتے بلکہ ہم غیر نظامی جنگ (چھاپہ مار/ گوریلا جنگ) لڑتے ہیں۔ ہم وہاں مائنز (بارودی سرنگ) اور کمین (گھات لگا کر فوجی قافلوں پر حملہ کرنا) سے کام لیتے ہیں۔ تو الحمدللہ وہاں ہمارے ساتھی موجود ہیں اور ابھی بھی بہت مضبوطی سے اپنے کام میں ڈٹے ہوئے ہیں۔

اور اس کے ساتھ ساتھ...... جیسا کہ آپ نے دیر کا تزکرہ کیا...... تو دیر میں ان خبیث فوجیوں نے معاہدے کے دوران ہی فوج داخل کر دی تھی۔ حالانکہ معاہدہ کی ایک شرط کے تحت فوج اپنی جگہوں سے حرکت نہیں کر سکتی تھی۔ البتہ جس نے واپس جانا ہو اس کو راستہ دیا جا سکتا تھا۔ لیکن انہوں نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیر میں ٹینک، بکتر بند گاڑیاں اور طیارے وغیرہ داخل کئے تو ہم نے بھی دفاعی طور پر وہاں جنگ لڑی۔ ابھی بھی ہمارے ساتھی وہاں موجود ہیں۔ دیر کے مقامی ساتھی بھی اور یہاں کے کچھ ساتھی بھی۔ تو الحمدللہ وہاں حکومت کو بہت نقصان پہنچا اور ان کے بہت فوجی مردار ہوئے۔ ان کے حوصلے پست ہوگئے۔ ابھی بھی ہمارے ساتھی وہاں موجود ہیں اور کام میں مصروف ہیں۔

السّحاب: دیر میں حکومت کو نقصان پہنچانے والی کسی بڑی کاروائی کا تذکرہ کیجئے......؟

استاد فاتح: دیر کے علاقے میدان میں...... ایک جھڑپ میں ان کے تین ٹینک اور ایک ٹرک تباہ ہوگیا۔ اور الحمدللہ اس کے بعد بھی ایک پورے کا پورا قافلہ اللہ پاک کی مدد سے تباہ ہوگیا کہ جس میں ایک گاڑی بھی نہیں بچی۔ اور ابھی دو تین دن پہلے یہ خبر بھی آئی ہے کہ غنیمت میں ایک گاڑی میں گریس بند (بالکل نئی) اڑسٹھ (۶۸) جی تھری بندوقیں، ایک ویگو گاڑی اور ایک آر پی جی سیون (RPG-7) لانچر اور...... اور بھی بہت سامالِ غنیمت وہاں ساتھیوں کو حاصل ہوا ہے۔

السّحاب: تحریکِ طالبان سوات کے بارے میں ایک سوال میڈیا میں بار بار اٹھایا جاتا ہے کہ ان کو وسائل کہاں سے آتے ہیں کہ یہ اتنے عرصے سے جنگ لڑ رہے ہیں۔ ان کے پیچھے ضرور کوئی بیرونی ہاتھ ہے۔

استاد فاتح: ہمارے وسائل تو آپ لوگوں کے سامنے ہیں۔ عوام بھی بہت تعاون کر رہے ہیں۔ یہ بات تو حکومت کو بھی پتہ ہے امیرِ محترم مولانا فضل اللہ جب بھی ایف ایم ریڈیو پر چندے کا اعلان کرتے ہیں تو سوات میں ایک ایک وقت میں ایک کروڑ...... دو کروڑ تک چندہ جمع ہو جاتا۔ تو الحمدللہ ابھی بھی عام لوگ تعاون کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارا کام اِسی حکومت کے سامان سے چل رہا ہے جو اِنہی کے خلاف جنگ میں...... اِنہی خبیثوں سے چھین کر بطورِ غنیمت استعمال کرتے ہیں۔ اس میں اسلحہ، نقدی اور دیگر اشیاء بھی ہوتی ہیں۔

السّحاب: کیا غنیمت اتنی بڑی مقدار میں بھی حاصل ہوئی ہے کہ جس سے کہ اتنے عرصے تک جہاد چلتا رہے؟

استاد فاتح: جی الحمدللہ...... ابھی بھی ہمارے پاس بہت زیادہ مالِ غنیمت ہے...... جو نقد رقم بھی ہے اور اسلحہ کی شکل میں بھی موجود ہے۔ امریکہ ان کو اسلحہ دیتا ہے...... تو الحمدللہ...... ہم ان سے چھین لیتے ہیں۔ انہوں نے ایک مرتبہ میڈیا پر یہ بات کہی کہ آپ لوگ اسلحہ رکھ دیں...... تو ہمارے ترجمان نے...... الحمدللہ...... ان کو خوب جواب دیا...... کہ ہمیں اسلحہ رکھنا نہیں آتا...... بلکہ ہمیں چھیننا آتا ہے۔ یہ آپ کو جو بندوق سامنے نظر آرہی ہے یہ بھی انہی سے چھینی گئی ہے۔ یہ بندوق ہے جو غنیمت کے طور پر ہم نے بہت بڑی تعداد میں حاصل کی ہیں۔ اس ایک گن کی قیمت پانچ لاکھ روپے ہے۔

السّحاب: کچھ ایسے معرکے آپ مثال کے طور پر بتا سکتے ہیں جہاں غنیمت بڑی تعداد میں حاصل ہوئی ہو؟

استاد فاتح: سوات میں تو غنیمت کا حصول اب تقریباً روز کا معمول بن گیا ہے۔ الحمدللہ ہم ان پر جہاں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے غنیمت میں گاڑیاں اور اسلحہ وغیرہ ہاتھ آ جاتا ہے۔ بڑی تعداد میں ہم نے فوجی گاڑیاں چھینی ہیں۔ ایک بکتر بند گاڑی بھی بونیر میں ہم نے ان سے غنیمت کے طور پر لی۔ ان کی چار، پانچ فوجی گاڑیاں ابھی بھی ہمارے پاس ہیں اور دیگر بہت سی ہم نے جلا ڈالی ہیں۔ اور ساتھ ساتھ اسلحہ تو اتنا ہے کہ اس کی تعداد کا بھی ہمیں اندازہ نہیں ہے۔ اُن کو خوب پتہ ہوگا کہ ہم سے کتنی گنیں اور کتنا اسلحہ چھینا گیا ہے۔

السّحاب: ایک الزام میڈیا میں یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ یہاں جو تحریک اٹھی ہے اس کے پیچھے را (RAW) کے لوگ ہیں جو یہ سارا کام کر رہے ہیں؟

استاد فاتح: الحمدللہ...... دنیا میں جتنی بھی تحریکیں چل رہی ہیں...... جہاد کے لئے...... اور اسلام کے لئے...... تو ان سب میں ہمارا مؤقف جتنا واضح ہے...... اتنا شاید ہی کسی کا ہو۔ ہمارا مؤقف ہے...... شریعت۔ را (RAW) والے شریعت تو نہیں چاہتے۔ را (RAW) والے تو کافر ہیں۔ موساد (MOSAD) والے اور اس قبیل کے دوسرے تو کافر ہیں۔ کافر کو کیا تکلیف ہے کہ پاکستان میں آ کر یہاں شریعت کا نفاذ چاہے۔ بلکہ اس پاکستان کی جتنی سپورٹ ہے اِنہی کافر ممالک سے ہوتی ہے۔ ابھی انہی دنوں میں بھارت کے را (RAW) والوں نے ان کو اطمینان دلایا ہے کہ آپ یہاں کشمیر کی سرحد سے فوج کم کر دیں اور ہماری طرف سے مطمئن رہیں۔ طالبان سے جا کر لڑیں۔ جس کے بعد پاکستان پانچ، چھ ڈویژن فوج وہاں سے نکال کر ادھر لے آیا۔ ان باتوں سے اس دعوے کی حقیقت کا آپ کو خوب اندازہ ہو چکا ہوگا۔

السّحاب: دیگر علاقوں میں اور قبائلی پٹی میں موجود مجاہدین کے ساتھ آپ کا کیسا تعلق ہے؟

استاد فاتح: الحمدللہ...... ہم تحریکِ طالبان پاکستان کا ایک حصہ ہیں۔ یہ کوئی علیحدہ تحریک نہیں ہے بلکہ قبائل کی اس پوری پٹی میں جتنے بھی علاقے شامل ہیں اور سوات، دیر، بونیر میں یہ ساری ایک ہی تحریک ہے۔ ہمارے امیرِ محترم بیت اللہ محسود صاحب ہیں جو پاکستانی طالبان کے امیر ہیں۔ اور الحمدللہ...... امیر المؤمنین ملا محمد عمر کے ہاتھ پر ہماری بیعت ہے۔ انہی کے ماتحت ہم لڑ رہے ہیں۔ پھر دنیا میں جہاں بھی جہاد جاری ہے...... عراق، افغانستان، پاکستان، فلسطین اور دنیا کے جس بھی کونے میں جتنے بھی مجاہد ہیں...... یہ سب ایک ہی ہیں...... ایک ہی جسم کی مانند ہیں...... جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ کسی ایک عضو کو کوئی ٹھیس یا درد ہوتا ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو الحمدللہ ہمارا ابھی یہی حال ہے کہ دنیا میں جہاں

بھی کہیں مسلمان تکلیف میں ہوں تو وہ تکلیف ہم اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔اور سمجھتے ہیں کہ یہ تکلیف صرف اُنہیں پر نہیں ہے...... بلکہ ہمارے اوپر بھی ہے۔کسی مسلمان کو فتح حاصل ہو تو الحمد للہ ہم اس پر اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح یہ فتح ہم نے یہاں حاصل کی ہو۔تو مسلمان اور خاص کر مجاہدین ایک ہی جسم کی مانند ہیں۔ہمارا خون، ہمارا گوشت، ہماری ہڈیاں ایک ہی ہیں۔اگر درد پہنچتا ہے تو بھی پورے جسم کو ایک ہی جیسا درد پہنچتا ہے۔اور اگر خوشی پہنچ جائے تو پورے جسم کو ایک ہی جیسی خوشی پہنچتی ہے۔تو الحمد للہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم دنیا میں ہر جگہ جا کر جہاد کریں...... جہاں بھی امیر کی تشکیل ہو...... تو وہیں رہیں گے۔ وہ اگر اِدھر تشکیل کرتے ہیں تو یہیں رہیں گے......اگر افغانستان میں اجازت اور حکم دیتے ہیں......تو وہاں جائیں گے......عراق میں جانے کو کہتے ہیں......تو ان شاء اللہ وہاں بھی جائیں گے......اگر فلسطین کا کہتے ہیں......تو وہاں بھی جائیں گے......ان شاء اللہ۔ہمارا ایک ہی نظریہ ہے اور ایک ہی جہاد ہے جو تمام مجاہدین کا مشترکہ کام ہے۔

السّحاب: جو تنظیمیں پاکستانی ایجنسیوں کے تحت کام کر رہی ہیں......کشمیر کی سمت میں یا اور کسی سمت میں......ان کے مجاہدین کو آپ کیا پیغام دیں گے؟

استاد فاتح: ہمارا تو ان کو ہمدردانہ پیغام یہی ہے کہ آپ لوگ خدارا...... اِن لوگوں کے ماتحت جہاد چھوڑ دیں۔ہمارے جو عام مجاہد جوان ان کے تنظیموں کے تحت جاتے ہیں وہ تو مخلص ہوتے ہیں۔لیکن جو بڑے ذمہ دار ہیں اصل کام کا ان کو پتہ ہوتا ہے۔ایجنسی جو حکم دیتی ہے وہ بجالاتے ہیں۔باقی نچلی سطح پر جتنے مجاہدین ہیں ان کو تو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ آیا ہم بھی ایجنسی کے ماتحت لڑ رہے ہیں یا آزاد ہیں۔حقیقت اُن لوگوں کو پتہ ہوتی ہے جو تنظیموں کے بڑے ہوں۔جو ایک ایک مہینے میں تیس، چالیس لاکھ اور کروڑوں کے حساب سے ان سے پیسے لیتے ہوں۔جن کو اسلحہ بارود وہی ایجنسیاں دیتی ہوں۔اور اس بات پر شواہد بھی موجود ہیں کہ یہ سارا کام ایجنسیاں ہی کرتی ہیں۔تو ہم ان کو یہ ہمدردانہ پیغام پہنچانا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ آکر تحریکِ طالبان میں شامل ہو جائیں۔ایجنسیوں کے لئے نہیں...... بلکہ اللہ کی رضا کے لئے جہاد کریں اور جنت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔اللہ کو راضی کریں...... ہمارا یہی پیغام ہے۔

السّحاب: پاکستان میں علماء کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

استاد فاتح: علماء کو میں یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ سننے اور دیکھنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔کچھ ایجنسیاں بعض لوگوں کے کانوں میں یہ پروپیگنڈہ ڈال دیتی ہیں کہ ان طالبان کے کچھ اور اغراض ومقاصد ہیں۔تو میں علماء کو یہی پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ براہِ راست یا کسی واسطے سے یعنی کسی کو بھیج کر، زمینی حقائق معلوم کریں اور جہاد اور دین کا ساتھ دیں۔خواہ کسی مدرسہ میں پڑھانے والے علماء ہوں یا کسی مسجد اور دینی کاموں میں مشغول علماء......ان کو چاہیے کہ وہ اس اہم ترین وقت میں، مجاہدین کا ساتھ دیں۔یہ لڑائی جو ابھی لڑی جا رہی ہے یہ صرف سوات کے طالبان اور حکومت کے درمیان نہیں ہے بلکہ یہ وہی جنگ ہے جس کا چند سال پہلے بش نے اعلان کیا تھا کہ یہ صلیب اور ہلال کی جنگ ہے۔یہ اسلام اور کفر کی جنگ ہے۔اسلام اور صلیب کی جنگ ہے۔تو میں علماء سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ یہاں آکر حالات دیکھیں اور ساتھ ساتھ اپنے علاقوں میں لوگوں کو اس بات پر تیار کریں کہ وہ جہاد پر نکلیں اور کفر، یہودیت اور عیسائیت کے خلاف اس جنگ میں حصہ لیں تو اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ ہمیں کامیابی دے گا۔

السّحاب: پاکستان کے دیگر صوبوں میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

استاد فاتح: ان کے لئے میرا یہ پیغام یہ ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں اسلام کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اس کفر کی حکومت کے خلاف لڑیں۔اور ساتھ ساتھ جن لوگوں کے رشتے دار، بچے، بھائی اس مرتد اور خبیث فوج میں شامل ہوں یا ان کی ایجنسیوں یا ان کے دیگر سکیورٹی معاملات میں شامل ہوں......تو خدارا اُن کو اِن اداروں سے نکالیں۔کیونکہ وہ خواہ مخواہ ہی مردار ہو رہے اور جہنم جا رہے ہیں۔اس لئے سب سے پہلے تو میری یہی اپیل ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو اس فوج، پولیس وغیرہ سے نکالیں اور ان کو کوئی اور مزدوری کا طریقہ سکھائیں اور ساتھ ساتھ جہاد میں حصہ لیں اور مجاہدین کا ساتھ دیں۔

السّحاب: پاکستانی فوج کو آپ کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

استاد فاتح: میں فوج میں سے ان لوگوں کو پہلے پیغام دوں گا جو مسلمان ہیں کہ وہ اس کفر کو چھوڑ کر اور دوبارہ کلمہ پڑھ کر اسلام کی خدمت کریں۔کیونکہ یہ جیسے کفر کی خدمت کر سکتے ہیں تو اس سے بڑھ کر اسلام کی خدمت بھی کر سکتے ہیں۔تو ان کو چاہیے کہ وہ اسلام کی خدمت کریں اور چار، پانچ، آٹھ، دس ہزار روپے کے لئے اپنے آپ کو جہنم میں نہ ڈالیں......اپنے بچوں کو ہلاک نہ کرائیں......اور اپنے خاندانوں کو جہنم کے راستے پر نہ دھکیلیں۔ان کو خود بھی پتہ ہے کہ جو بھی فنڈ اور اسلحہ ان کو ملتا ہے وہ سارے کا سارا امریکہ سے آرہا ہے۔تو امریکہ کی ان کے ساتھ کیا ہمدردی ہے کہ وہ اتنا اسلحہ ان کو دیتا ہے......اتنے طیارے ان کو دے رہا ہے......اتنے ہیلی کاپٹر ان کو دیتا ہے......نقد رقم کا روزانہ اعلان کرتا ہے......کبھی گیارہ کروڑ ڈالر دینے کا اعلان کرتا ہے اور کبھی کتنے......تو ان کو خوب سمجھنا چاہیے کہ یہ ان کو کیوں دیتا ہے۔چھوٹی سطح پر فوجیوں کو میڈیا سے بے خبر رکھا جاتا ہے......عام حالات سے بے خبر رکھا جاتا ہے......ان کو یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ ہم مجاہدین کون ہیں اور وہ کس کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ان کو یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ قرآن کے خلاف لڑ رہے ہیں۔اور جن کو پتہ ہے وہ یا تو شیعہ ہیں مرزائی ہیں یا کسی اور عقیدے سے ان کا تعلق ہے۔ایسوں سے تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ان کا کام ہی یہ ہے کہ کفر کے لئے لڑیں۔لیکن جو اسلام کا نام لیتے ہیں تو ان کو چاہیے کہ وہ اس کفر کی مزدوری کو چھوڑ کر اسلام کی خدمت کریں۔

السّحاب: آخری سوال بس یہ ہے کہ یہ جہاد کب تک جاری رہے گا؟

استاد فاتح: اس میں پوچھنے کی تو کوئی بات نہیں ہے کیونکہ پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے: ''الجهاد ماضٍ إلىٰ يوم القيامة'' کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔تو ان شاء اللہ جب تک ہمارے جسم میں جان ہو اور ہمارے جسم میں خون ہو تو ہم لڑتے رہیں گے...... یہاں تک کہ ہمارے خون کا آخری قطرہ تک بہہ جائے۔

السّحاب: جزاكم الله خيراً كثيرا۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ آج کی نشست کو بابرکت بنائے۔اس کو اور ہماری تمام مساعی کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔ہمیں وہ دن دکھائے جب اس سر زمین پر اللہ کا کلمہ سر بلند ہو۔اور ہمیں جنت الفردوس میں اکٹھا فرمائے۔آمین۔وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين۔
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

❁---❁---❁

آپریشن خنجر اور صلیبیوں کی دھلائی

سید عمیر سلمان

''جنگ جیتنے یا ہارنے کا فیصلہ آئندہ 18 ماہ میں ہو جائے گا''۔ امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس کے اس بیان سے ایک طرف تو افغانستان سے فرار کی بو آرہی ہے اور دوسری طرف افغان جنگ کی صورتحال کا اندازہ ہوتا ہے۔ امریکی وزیر دفاع کے اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ آئندہ چند ماہ میں فیصلہ کن جنگ لڑنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ افغان جنگ میں اس وقت بہت شدت آچکی ہے اور حزب الرحمٰن اور حزب الشیطٰن دونوں اپنی بھرپور قوت صرف کر رہی ہیں۔ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ نے یکم جولائی سے آپریشن 'نصرت' شروع کرنے کا اعلان کیا تھا جس میں پورے افغانستان میں امریکی واتحادی مفادات کو نشانہ بنایا جانا تھا۔ مجاہدین نے یکم جولائی سے اپنی کارروائیاں تیز کر دی ہیں اور ملک کے ان علاقوں میں بھی کامیاب کارروائیاں کر رہے ہیں جن کو امریکی واتحادی اپنے لیے محفوظ سمجھتے تھے۔

دوسری طرف امریکہ نے بھی 2 جولائی سے ایک آپریشن 'خنجر' یا 'تلوار کا وار' کے نام سے شروع کیا ہوا ہے۔ اس آپریشن میں 4000 امریکی میرین اور 650 افغان فوجی حصہ لے رہے ہیں جبکہ ان کے ساتھ 800 برطانوی فوجی بھی ملحقہ علاقوں میں موجود ہیں۔ یہ آپریشن ہلمند میں شروع کیا گیا ہے اور اس میں ٹینکوں، طیاروں، ہیلی کاپٹروں اور بکتر بند گاڑیوں کی مدد بھی لی گئی ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ 2004 میں فلوجہ میں ہونے والے آپریشن کے بعد سب سے بڑا امریکی فوجی آپریشن ہے جس میں اتنی تعداد میں امریکی فوجی حصہ لے رہے ہیں۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ہلمند میں طالبان بہت مضبوط ہیں اور الیکشن کو محفوظ بنانے کے لیے اس آپریشن کی ضرورت پڑی۔ دوسری طرف فرنٹ لائن اتحادی پاکستان نے بھی امریکہ کا حق نمک ادا کرتے ہوئے اپنی فوج کا ایک بڑا حصہ ہلمند سے ملحقہ علاقے چمن میں منتقل کر دیا ہے تاکہ مجاہدین ہلمند سے پاکستان داخل نہ ہو سکیں۔

ہلمند شروع سے ہی امریکی اور اتحادی افواج کے لیے مقتل بنا رہا۔ ہلمند میں اس سے پہلے بھی 3 آپریشن Herrick, Silicone اور Mountain thrust ہو چکے ہیں لیکن تینوں میں صلیبیوں کو ناکامی ہوئی۔ قندھار اور ہلمند میں مجاہدین ابتدا سے ہی کافی مضبوط تھے اور یہاں صلیبی و مرتد افواج کے جہنم واصل ہونے کی شرح باقی تمام صوبوں سے زیادہ ہے۔ امریکہ نے یہاں بھی مکاری کا ثبوت دیتے ہوئے قندھار میں کینیڈا جبکہ ہلمند میں برطانوی فوج کو تعینات کر دیا اور خود محفوظ صوبوں میں اپنی فوج اتاری۔

ہلمند کی عوام بھی مکمل طور پر مجاہدین کے ساتھ ہے۔ مجاہدین کے مطابق امریکہ کے حالیہ آپریشن 'خنجر' کے جواب میں عام مسلمانوں نے بھی کمر کس لی ہے اور دیہاتیوں اور کسانوں نے بھی ہتھیار اٹھا لیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے بھی اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ ہلمند میں اللہ کی مدد و نصرت سے دشمنانِ اسلام کو تگنی کا ناچ نچا دیں گے۔ اسی سلسلے میں مجاہدین نے ہلمند میں فولادی جال کے نام سے آپریشن شروع کر دیا ہے جس کا مقصد آپریشن خنجر کا جواب دینا ہے۔ اس آپریشن میں متعدد صلیبی وافغان فوجی مردار ہو چکے ہیں جن میں ایک برطانوی بریگیڈیئر بھی شامل ہے جسے 1982 کے بعد جنگ میں مارا جانے والا سب سے بڑا فوجی افسر بتایا جاتا ہے۔

2 جولائی کو شروع ہونے والے آپریشن 'خنجر' کا منہ توڑ جواب مجاہدین نے 4 جولائی کو صوبہ پکتیکا میں دیا' جب حافظ عمر نامی ایک مجاہد نے بارود سے بھرا آئل ٹینکر امریکی وافغان فوجی مرکز کے صدر دروازے کے ساتھ ٹکرا دیا۔ زوردار دھماکے کے بعد بڑی تعداد میں مجاہدین فوجی مرکز میں داخل ہو گئے اور امریکی وافغان فوج پر حملہ کر دیا۔ 3 گھنٹے کی لڑائی کے بعد مجاہدین نے مرکز پر قبضہ کر لیا۔ اس حملے میں 40 امریکی اور 49 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔ 6 مجاہدین نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ قبضہ کے بعد مجاہدین اسلحہ اور گولہ بارود غنیمت کر کے چلے گئے۔

> طالبان کا ریڈیو 'صدائے شریعت' پھر سے فعال ہو چکا ہے اور اس کی نشریات کنڑ، خوست، ننگرہار، پکتیا، پکتیکا، لوگر، وردگ، میدان، غزنی، زابل، ہلمند اور کابل میں سنی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ طالبان، حزبِ اسلامی اور خالص گروپ کا اتحاد بھی عمل میں آچکا ہے

ہلمند کے علاوہ بھی پورے ملک میں جنگ زوروں پر ہے۔ امریکہ آئے دن اپنی فوج میں اضافہ کر رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق اس سال کے آخر میں افغانستان میں امریکی فوج کی تعداد 68 ہزار ہو جائے گی جو 2008 کے مقابلے میں دوگنا ہے۔ نیٹو کے بھی اس وقت 61,130 فوجی افغانستان میں تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ نے 1000 کمانڈوز مجاہدین کے رہنماؤں کی گرفتاری یا شہادت کے لیے افغانستان بھجوائے ہیں۔

Striker Brigade کے 3800 فوجیوں کو بھی عراق سے افغانستان بھیجا جا رہا ہے جن کے پاس جدید ہتھیار اور رابطے کا ساز وسامان ہوتا ہے۔ اسے ٹیکنالوجی کے اعتبار سے امریکہ کی بہترین زمینی فوج سمجھا جاتا ہے۔ یہ بریگیڈ بھی خفیہ جاسوسی آپریشن کرے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ 'پاکستان وافغانستان کوآرڈینیشنل سیل' بھی قائم کیا گیا ہے۔ یہ سیل جنرل میک کرسٹل کے حکم پر بنایا گیا ہے۔ یہ چار سو حکام پر مشتمل ہوگا اور اس کا کام پاکستان کے ساتھ مل کر افغان جنگ کی نئی پالیسیاں وضع کرنا ہوگا۔

بھارت جو پہلے افغان جنگ میں خفیہ طور پر حصہ لے رہا تھا اب کھل کر اس جنگ میں شامل ہو گیا ہے اور 20 ہزار بھارتی فوجی افغانستان بھیجنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بھارت نے پاکستان کو اپنی طرف سے مطمئن کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اپنی فوج بھارتی بارڈر سے ہٹا کر افغان بارڈر پر تعینات کرے۔ امریکہ اور بھارت مل کر پاکستان پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ پاکستان افغان بارڈر پر اپنی فوج کی تعداد میں اضافہ کرے۔

روس جسے میڈیا امریکہ دشمن اور افغان مجاہدین کا خفیہ مددگار بنا کر پیش کر رہا تھا، نے

'الکفر ملة واحدة' کا ثبوت دیتے ہوئے امریکہ کو اپنی فضائی حدود سے پروازوں کی اجازت دے دی ہے۔ معاہدے کے مطابق امریکہ کو سالانہ 4500 یعنی روزانہ 12 پروازوں کی اجازت ہوگی۔ پاکستان میں امریکی سپلائی روٹ کو خطرات کی وجہ سے یہ معاہدہ امریکہ کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

مجاہدین بھی افغانستان میں مکمل طور پر منظم ہو چکے ہیں۔ امیر المومنین کی قیادت میں مجاہدین صلیبی و مرتد افواج کا قتلِ عام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اب تو مغربی ذرائع ابلاغ بھی یہ ماننے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ امریکی جریدے 'وال سٹریٹ جرنل' کے مطابق ملا عمر مجاہدین کی براہِ راست قیادت کر رہے ہیں۔ مجاہدین کی منظم قیادت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ طالبان کا ریڈیو 'صدائے شریعت' پھر سے فعال ہو چکا ہے اور اس کی نشریات کنڑ، خوست، ننگرہار، پکتیا، پکتیکا، لوگر، وردگ، میدان، غزنی، زابل، ہلمند اور کابل میں سنی جاسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ طالبان، حزبِ اسلامی اور خالص گروپ کا اتحاد بھی عمل میں آ چکا ہے۔ یہ اتحاد مولانا جلال الدین حقانی کی کوششوں سے عمل میں آیا۔ اس اتحاد کے نتیجے میں یہ تینوں گروپ مل کر صلیبی و مرتد افواج کے خلاف کارروائیاں کریں گے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ نے یکم جولائی سے آپریشن 'نصرت' شروع کرنے کا اعلان کیا تھا جس میں پورے افغانستان میں امریکی و اتحادی مفادات کو نشانہ بنایا جانا تھا۔ مجاہدین نے یکم جولائی سے اپنی کارروائیاں تیز کردی ہیں اور ملک کے ان علاقوں میں بھی کامیاب کارروائیاں کر رہے ہیں جن کو امریکی و اتحادی اپنے لیے محفوظ سمجھتے تھے۔

دوسری طرف امریکی معیشت بھی روز بروز تنزلی کی طرف جارہی ہے۔ صرف جون میں امریکہ کو 94.6 بلین ڈالر کا خسارہ ہوا جس کے نتیجے میں امریکی خزانے کا کل خسارہ 1 ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ امریکہ کو اس جنگ میں' جواب فیصلہ کن مراحل میں داخل ہوچکی ہے، اپنی شکست صاف نظر آرہی ہے۔ اسی لیے وہ افغانستان سے نکلنے کی بھی ساتھ ساتھ تیاری کر رہا ہے۔ سابق برطانوی نائب وزیر میتھیو پیرس نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ 'افغانستان میں فتح ناممکن اور حملہ بہت بڑی غلطی تھی'۔ اوبامہ نے بھی اپنے فرار کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ 'ہم پرامن واپسی چاہتے ہیں لیکن اس سے افغان آرمی، افغان عدالتوں اور افغان حکومت پر اپنی حفاظت کا بوجھ بڑھ جائے گا'۔

یعنی امریکہ نے فیصلہ کن معرکے کا آغاز تو کر دیا ہے لیکن اتنا اسے بھی پتہ ہے کہ شکست اس کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔ صلیبیوں کی شکست خوردہ سوچ کا اندازہ صرف ایک بیان سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اوبامہ کے سیکورٹی ایڈوائزر جیمز جونز نے ایک بیان میں کہا:

''پوری دنیا کی فوج بھی افغانستان پر فتح حاصل نہیں کرسکتی۔''

بقیہ: طالبان کی کامیابی' سیکولر عناصر کی نظر میں

اِن اقدامات سے خطرے کی گھنٹیاں نہ صرف صوبہ سرحد بلکہ پورے پاکستان میں بجنے لگیں۔ چند اصحابِ دولت کی زمینوں کی ملکیت پر حملہ کر کے جو ہمارے موجودہ سیاسی، سماجی اور معاشی نظام کا کلیدی پتھر ہے، خطرے کی سرخ لکیر عبور کر لی گئی۔ پورے نظام کو خطرے میں ڈالے بغیر اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی تھی، اس لیے تعجب کی بات نہیں کہ ''ریاست'' نے پلٹ کر اس طرح حملہ کیا جس طرح اس نے کیا ہے۔

فوجی اقدام ان خرابیوں کا جن کی جڑیں سماجی، معاشی ناانصافی میں ہیں، کوئی حل فراہم نہیں کرتا۔ موجودہ بے چینی و اضطراب کی بنیادی وجہ وہ جاگیرداری نظام ہے جو عام آدمی کو اس کی حالتِ زار سے نجات کی کوئی امید نہیں دلاتا جبکہ چند مراعات یافتہ لوگ ہی ساری دولت سمیٹ لیتے ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا، وہ غلطی پر ہیں کیوں کہ وقت بدل چکا ہے، چاہے انھیں معلوم نہ ہو!

اگر فوجی آپریشن طالبان کو ختم کرنے کا اپنا مقصد حاصل کر بھی لے تب بھی یہ بے چینی اور اضطراب ختم نہیں ہوگا جب تک کہ ریاست سنجیدگی سے سماجی انصاف کے مسائل کو حل نہیں کرتی، سیاسی استحکام حاصل نہیں ہوگا۔ (دی نیوز، ۲۱مئی ۲۰۰۹ء)۔

ان حقائق کا ذکر امریکہ اور پاکستان کی سیاسی و فوجی مقتدر قوتوں اور اُن کے ہمنوا میڈیا کے واویلا میں نہیں ملے گا، وہاں تو صرف ''دہشت گردوں'' کو مارنے اور ان کو تباہ و برباد کرنے کی گھن گرج کی تکرار ہوتی ہے۔ لیکن اب چند مغربی صحافی بھی اِن حقائق کا تذکرہ کرنے پر مجبور ہیں۔

واشنگٹن پوسٹ کی نامہ نگار پامیلا کانسٹیبل ۱۰مئی ۲۰۰۹ء کی اشاعت میں لکھتی ہے:

''سوات میں شرعی عدالتوں کا مطالبہ طالبان کا فسانہ نہیں تھا بلکہ یہ سیکولر ریاست کے عدالتی نظام سے عوام کی شدید بے اطمینانی کا نتیجہ تھا۔ پورے ملک میں اس پر سُست رو اور بدعنوان ہونے کی بنیاد پر تنقید کی جاتی ہے۔ جہاں مقدمے کئی عشروں تک چلتے ہیں اور بااثر لوگ اکثر پولیس کو خرید لیتے ہیں اور غریب فریقوں کے مقابلے میں مقدمات جیت لیتے ہیں۔ اسلامی عدالتیں عمومی طور پر چھوٹی، تیز رفتار اور کم خرچ ہیں۔ ہم نے ان افراد کی زبان میں حقائق کے اس پہلو پر توجہ مرکوز کی ہے جو حقیقی ہیں لیکن طالبان دُشمنی اور اسلام بے زاری کے جذبات سے مغلوب ہوکر، ہمارا 'لبرل' اور ''روشن خیال'' طبقہ اور امریکی و یورپی دانش ور اور سیاسی رہنما تو ذکر نہیں کرتے یا پھر اظہارِ حق کو اپنے مفاد سے متصادم پاتے ہیں، لیکن کم از کم پاکستانی قوم اور اس کی پارلیمنٹ کو تو تعصّبات سے بالا ہوکر تمام عوامل کا گہری نظر سے مطالعہ کر کے ایسی حکمتِ عملی بنانی چاہیے جو پاکستان اور اس کے عوام کے مفاد میں ہو۔''

(ماخذ۔ خورشید احمد، ترجمان القرآن)

عراق اور افغانستان سے واپسی پر بدلے ہوئے امریکی فوجی

ایک امریکی ویب سائٹ پر شائع شدہ یہ تجزیہ صلیبی لشکروں کے نہ صرف اخلاقی دیوالیہ پن کی عکاسی کرتا ہے بلکہ مغرب کی برتری کا ڈھنڈورا پیٹنے والے دیسی انگریزوں کو بھی آئینہ دکھا رہا ہے

امریکہ جاگ جاؤ! لڑکے واپس آرہے ہیں اور یہ اب وہ نہیں رہے جیسے کہ ہم انہیں جانتے تھے!!! نئے سال کا خیر مقدم کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ عراق جنگ سے واپس آنے والی پر فورٹ کارسن کولوراڈو فورتھ بریگیڈ ٹیم میں سے 9 افسران قتل عمد میں ملوث پائے گئے ہیں۔ان میں سے پانچ قتل 2008ء میں اس وقت ہوئے جب فوجی اڈوں میں تشدد، زنا بالجبر اور جنسی جرائم کی شرح تیزی سے بڑھ رہی تھی۔مقتولین میں سے چار فوجی ساتھی، تین بیویاں اور گرل فرینڈز تھیں۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔عراق اور افغانستان میں لڑنے والے فوجی جب واپس آئے تو ان کی بیویوں نے انہیں بہت بدلا ہوا محسوس کیا۔ہزاروں فوجی وطن واپسی پر تشدد جسمانی زخموں اور تکلیف دہ تجربے کی وجہ سے ذہنی انتشار کے ساتھ مفلسی کی زندگی گزارنے پر مجبور تھے۔''کوئی اچھا فوجی مدد نہیں مانگ سکتا'' یہ مفروضہ تھا Department of defence & veterans affairs کا جو فوجیوں کی اس بے بسی کی حالت میں بھی ان کی مدد سے قاصر تھا۔حال ہی میں سینیٹر John Cony نے Texas کی ریاست جس میں پندرہ اہم فوجی بیس قائم ہیں' سے بتایا ''کم از کم پانچ میں سے ایک فوجی جو لڑائی کے بعد واپس آیا ہو وہ ان دیکھے زخموں میں مبتلا ہوتا ہے جیسے کہ ڈپریشن، صدمے سے ذہنی انتشار میں مبتلا ہونا وغیرہ۔اگر یہ زخم ایسے ہی چھوڑ دیے جائیں تو پھر یہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں جیسا کہ حال ہی میں فوج میں خودکشیوں میں اضافے سے ظاہر ہے جو کہ 2008ء میں تقریباً 128 اور صرف جنوری 2009ء میں 24 کے قریب ہیں۔

یہ کوئی حادثہ نہیں۔امریکی فوج مردوں کا ایسا کلب ہے جو کہ misgony (عورتوں سے نفرت) کی روایت پر بڑا فخر محسوس کرتا ہے اور اس پر کاربند ہے۔پہلی خلیجی جنگ کے ایک آزمودہ سپاہی کا اپنی تربیت کے بارے میں کہنا تھا:''اس کی تربیت لمبی تھکا دینے والی پریڈ، دشمن کو مارنے اور چیر پھاڑ پر اکسانے والی تقاریر عورتوں پر جنسی تشدد کی تلقین پر مبنی تھی۔''یہ فوجی Timothy Mcveigh تھا، جس نے Oklahoma شہر میں بم پھاڑا تھا جو کہ یہ ضرور جانتا ہوگا کہ سرکاری دفتر کی عمارت کو دفتری اوقات میں اُڑا دینے سے کتنی عورتیں ماری جائیں گی۔

پچھلی جنگوں کے مطالعے سے یہ بات واضح ہے کہ لڑائی سے واپس آنے والے فوجی اپنا زیادہ وقت شراب نوشی اور منشیات کے استعمال میں گزارتے ہیں۔بہت سے فوجی منشیات اور دوسرے جرائم کی وجہ سے اپنی زندگی جیل میں ضائع کر دیتے ہیں اور ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو یہ تشدد کی روایت صرف جنگ کے میدان کی بجائے اپنے گھر اپنے بیوی بچوں کے لیے لے جاتے ہیں۔

بہت پر سکون وقت میں بھی عورتوں پر تشدد کے واقعات عوام سے کہیں زیادہ فوج میں واقع ہوتے ہیں اور جنگ کے بعد تو یہ فطری طور پر عروج پر ہوتے ہیں۔جیسا کہ فورٹ کارنس (Fort Carson) کے فوجیوں کے ساتھ ہوا۔ان میں سے ایک Stephen Sherwood عراق سے واپس آیا اور اپنی بیوی کو مارنے کے بعد خود کو گولی مار لی۔ایسے واقعات تو تعداد میں بہت ہی زیادہ ہیں جیسے کہ:

> گھریلو تشدد کی شکار خواتین میں کسی انگریز مفکر کا دیا ہوا نعرہ بہت مقبول ہے کہ ''دنیا کا امن گھر سے جنم لیتا ہے''۔کوئی بھی معاشرہ جو اپنی فوج کو تشدد کے لیے باہر بھیجے، اسے یہ توقع نہیں کرنی چاہیے کہ اس کے اپنے گھر میں امن رہے گا۔بس ہم جو کچھ دوسروں کے لیے اُن کے ممالک میں بو رہے ہیں، وہی سب کچھ اپنے گھروں میں کاٹ رہے ہیں

ستمبر 2008 میں John Nadham نے جو کہ خودکشی کی کوشش کے بعد ہسپتال سے فارغ ہوا تھا، اپنی گرل فرینڈ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اکتوبر 2008 میں Spc Robert H. Marko نے Judilianna Lawrance (جسے وہ online ملا تھا اور جو کہ معذور دوشیزہ تھی) کو زنا بالجبر کے بعد قتل کر دیا۔

قتل کے یہ ابتدائی کیسز ہیں جو کہ Bureau of Justice کے مطابق درج کیے گئے ہیں لیکن درحقیقت یہ ابتدائی نہیں ہیں، George Bush کی افغان جنگ سے ''فورٹ بریگ'' میں فوجیوں کی واپسی 2002ء سے ہی شروع ہو چکی تھی۔

11 جون 2002ء میں فرسٹ کلاس سارجنٹ Rigoberto Nieves نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا اور پھر خودکشی کر لی۔

29 جون 2002ء کو سارجنٹ William Wright نے اپنی بیوی کو انوکھے انداز سے مار ڈالنے کے بعد اس کی لاش دفن کر دی۔

9 جولائی، سارجنٹ Ramon Griffin نے اپنی بیوی کو 50 مرتبہ کے قریب زخمی کر کے اس کے گھر میں آگ لگا دی۔

19 جولائی کو سپیشل فورس کے Anti Terrorism یونٹ کے سارجنٹ Brandon Floyd نے اپنی بیوی Andrea کو قتل کرنے کے بعد خودکشی کر لی۔ان میں سے اکثر کی بیویاں ان سے جدائی کا مطالبہ کر رہی تھیں۔

جب نیویارک ٹائم کے رپورٹر نے سپیشل فورس کے ماسٹر سارجنٹ سے اس بارے میں رائے پوچھی تو اس کا کہنا تھا کہ ''سپیشل فورس کے ممبران اس طرح کی Emotional باتوں کو زیر بحث لانا پسند نہیں کرتے۔ہم لوگ چیزوں کو اسی طرح اُڑا دینے کے قائل ہیں۔''

''فورٹ بریگ'' کے قتل یہیں ختم ہوئے۔فروری 2005ء کے آرمی سپیشل فورس کے RIchard Cocoran Trainee نے اپنی بیوی اور ایک سپاہی کو زخمی کرنے کے

بعد قتل کر دیا اور خود کو بھی مار ڈالا۔

ٹائم اخبار کے مطابق فروری 2008ء میں 150 سے زائد گھریلو خودکشی اور تشدد کے کیسز امریکہ میں رپورٹ کیے گئے جس میں سروس ممبرز اور نئے واپس آنے والے فوجی ملوث تھے۔ یہ کام افغان جنگ کے بعد یعنی اکتوبر 2001 سے شروع ہو کر ابھی تک جاری ہے۔

اپریل 2000 میں تین فوجیوں نے جو کہ فورٹ Campbell میں قیام پذیر تھے، اپنی بیویوں کو قتل کر دیا۔ CBS TV کے پروگرام 60 منٹ نے ان اموات پر روشنی ڈالی۔ پینٹا گون نے ٹاسک فورس تشکیل دی جو کہ گھریلو تشدد کے واقعات پر کام کرے۔ تین سال کے کام کے بعد ٹاسک فورس نے اپنی رپورٹ 20 مارچ 2003ء میں اُس وقت کانگرس کو پیش کی، جب امریکہ نے عراق پر حملہ کیا۔

ٹاسک فورس کے انکشافات کے مطابق فوجیوں کی اپنی بیویوں پر تشدد کے باوجود گرفت نہیں کی گئی (گرل فرینڈ کو تو شمار بھی نہیں کیا گیا)۔ فوجیوں کو Criminal arrest warrants کے باوجود ملٹری بیس پر تحفظ دیا گیا۔ خلاصہ یہ کہ ملٹری فوجیوں کی بیویوں کو تشدد سے بچانے کی بجائے اپنے فوجیوں کے تحفظ کے لیے زیادہ کام کیا۔

انہی وجوہات کی بنا پر ملٹری نے Anger Management کی کلاسز کروائیں لیکن یہ ان لوگوں کے لیے بے کار ثابت ہوتیں جو اپنی بیویوں پر تشدد کے عادی تھے۔ وہ تو پہلے ہی اپنے غصے کو بہت خوبی سے Manage کر لیتے تھے۔ وہ اپنا غصہ سینیئر افسر کے سامنے نکالنے کی بجائے اپنی بیویوں کو دھمکانے اور تشدد کرنے سے نکال لیتے تھے۔ ایسے ہی جیسے پرانی کہاوت ہے ''غصہ میں آدمی گھر جاتا ہے، اپنے کتے یا اپنی بیوی کو پیٹنے کے لیے! ! !''

غصہ میں انسان گولی تو چلا سکتا ہے لیکن اس گولی کی سمت عورتوں سے نفرت والا جذبہ متعین کرتا ہے۔ مرد کے اعلیٰ درجہ ہونے کا احساس اور عورتوں کی روایتی تذلیل مردوں کو یہ باور کروانی ہے کہ وہ عورتوں کی زندگی پر حاکم بن سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہالی وڈ کی فلموں میں بھی اسی معیار کی عکاسی ہوتی ہے۔

فورٹ کارسن میں فروری 2008ء میں پتہ لگانے کی کوشش کی گئی کہ آخر یہ تشدد کہاں سے آرہا ہے، کہیں اس کی وجہ عراق تو نہیں؟ ہم کس لیے لڑ رہے ہیں؟

امریکی ڈیپارٹمنٹ آف ڈیفنس کا کہنا ہے کہ فوج میں عورتیں صرف ملٹری آپریشن میں سپورٹ کے لیے رکھی جاتی ہیں لیکن عراق اور افغانستان کی جنگ میں سپورٹ اور لڑائی تقریباً ایک ہی چیز نظر آتے ہیں۔ 11 ستمبر 2001ء سے وسط 2008ء تک 193,400 عورتوں کو آرمی میں داخل کیا گیا۔ جن میں سے صرف عراق میں 97 ماری گئیں جبکہ تقریباً 585 زخمی ہوئیں۔

اپنے مرد ساتھیوں کی طرح عورتیں بھی عراق اور افغانستان کی فوج سے واپسی پر ذہنی کرب اور انتشار کا شکار ہوتی ہیں۔ ان کے نہ نظر آنے والے زخم ان کے کام کے ماحول کی وجہ سے مزید ابتر ہو جاتے ہیں۔ انہیں Training تو دوسری عورتوں کے ساتھ ہی دی جاتی ہے لیکن اکثر انہیں مَردوں کے ساتھ کام پر لگا دیا جاتا ہے، جس کا فطری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کام کے دوران انہیں ذہنی اور جنسی تشدد کا نشانہ بناتے ہیں۔ یہ واقعات اکثر ایسے افسران کے ہاتھوں ہوتے ہیں جن کے آگے احتجاج کرنے سے وہ ان خواتین فوجیوں کے کیریئر تباہ کر سکتے ہیں۔

17 مارچ 2009ء میں پینٹا گون کی رپورٹ کے مطابق پچھلے ایک سال میں جنسی تشدد کے 2923 کیسز ریکارڈ کیے گئے۔ جس کے مطابق عراق اور افغانستان میں فوجی عورتوں کے کیسز میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پینٹا گون کے مطابق اب بھی 80 فیصد کیسز درج ہی نہیں ہوتے۔

گھریلو تشدد کے مختلف طریقے اس طرح سے پلان کیے جاتے ہیں جیسے کوئی جنگی حملہ پلان کیا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر Pregnant lover یا ناپسندیدہ آنے والے بچے کو مارنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ اور اکثر اپنے فوجی دوستوں کی مدد سے کیے جاتے ہیں۔ ملٹری کی websites پر آپ ان ظالمانہ کارروائیوں کے لیے بہت سے تحسین آمیز تبصرے پڑھ سکتے ہیں۔

گھریلو تشدد کی شکار خواتین میں کسی انگریز مفکر کا دیا ہوا نعرہ بہت مقبول ہے کہ ''دنیا کا امن گھر سے جنم لیتا ہے''۔ کوئی بھی معاشرہ جو اپنی فوج کو تشدد کے لیے باہر بھیجے، اسے یہ توقع نہیں کرنی چاہیے کہ اس کے اپنے گھر میں امن رہے گا۔ بس ہم جو کچھ دوسروں کے لیے اُن کے ممالک میں بو رہے ہیں، وہی سب کچھ اپنے گھروں میں کاٹ رہے ہیں۔

> کم از کم پانچ میں سے ایک فوجی جو لڑائی کے بعد واپس آیا ہو وہ ان دیکھے زخموں میں مبتلا ہوتا ہے جیسے کہ ڈپریشن، صدمے سے ذہنی انتشار میں مبتلا ہونا وغیرہ۔ اگر یہ زخم ایسے ہی چھوڑ دیے جائیں تو پھر یہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں جیسا کہ حال ہی میں فوج میں خودکشیوں میں اضافے سے ظاہر ہے جو کہ 2008ء میں تقریباً 128 اور صرف جنوری 2009ء میں 24 کے قریب ہیں۔

❁---❁---❁

سلف وخلف، چاروں مذاہب کے علما، محدثین اور مفسرین، تاریخ اسلام کے تمام ادوار میں اس بات پر غیر مشروط طور پر متفق رہے ہیں کہ اگر کفار مسلمانوں کے کسی بھی علاقے میں گھس آئیں تو وہاں بسنے والوں اور ان کے قرب وجوار میں رہنے والوں پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اولاد والدین کی، بیوی شوہر کی اور مقروض قرض خواہ کی اجازت کے بغیر نکلیں گے۔

اگر دشمن کو بچھاڑنے کے لیے یہ سب ناکافی ثابت ہوں' یا یہ لوگ کوتاہی کریں' یا سستی سے کام لیں' یا بلا عذر بیٹھے رہیں تو یہ فرضیتِ عین دائرے کی شکل میں اگلے علاقوں تک پھیلتی چلی جائے گی، پہلے سب سے قریب والوں کو اپنی لپیٹ میں لے گی] پھر ان سے قریب والوں کو۔ پھر اگر وہ لوگ بھی ناکافی ہوں یا کوتاہی کریں (اور مزید مجاہدین کی ضرورت برقرار رہے) تو فرضیت کا یہ دائرہ بتدریج آگے پھیلتا چلا جائے گا یہاں تک کہ (ضرورت پڑنے پر) پوری زمین کے مسلمانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

ماخوذ از: ایمان کے بعد اہم ترین فرض عین از عبداللہ عزام شہیدؒ

مقدس گائے اور فتویٰ مشینیں

(پاکستان میں فوج ایک مقدس گائے کی حیثیت سے سمجھی جاتی ہے۔ درباری علما بھی اسی کے اشارے پر'اسلام کی خدمت' کے لیے حرکت میں آجاتے ہیں۔ان کرداروں کا جائزہ پیش نظر ہے)

جاوید انور

پاکستان کی مقدس گائے جس کی ۶۲ سالوں سے پوجا ہورہی ہے۔وہ اب اژدہا بن کر اپنے ہی پجاریوں کو ہلاک اور ان کا خانہ برباد کررہی ہے۔یہ مقدس گائے بہت ہی سستی قیمت پر فروخت ہوئی ہے۔اس سے زیادہ قیمت افغانستان کے کسی ایک صوبے کے گورنر اور کمانڈر کی ہے۔کابل میں کرزئی کی امریکی حکومت کے قیام اور امریکی اور نیٹو افواج کی موجودگی کے باوجود افغانستان کے آزاد اور غیور مسلمانوں کو قابو میں کرنے کے لیے بیلنس آف ڈالر اور مزید فوجی نفری چاہئے۔جب کہ پاکستان کی ''مقدس گائے'' کو پاکستان میں بیٹھ کر امریکی صدر کا ایک ایلچی رچرڈ ہالبروک ہانک سکتا ہے اور خوب ہانک رہا ہے۔

یہ ''مقدس گائے'' کس سطح تک گرسکتی ہے اس کا اندازہ ''دائیں بازو'' والوں کو بھی نہ ہوگا۔جو یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ہماری ''مقدس گائے'' ترکی اور الجزائر کی گایوں سے، بہت زیادہ مقدس ہے اور یہ وہ کام نہیں کرسکتی جو ان کی گائیں کررہی ہیں۔تعجب یہ ہے کہ جو لوگ دھوکے اور فریب میں رکھے گئے ہیں اور رکھے جا رہے ہیں وہ اسی موقف پر اصرار کرتے ہیں۔مقدس گائے نے ابھی ابھی کئی ہزار مسلمانوں کو شہید کیا ہے اور تیس لاکھ لوگوں کو بے گھر کرکے انھیں کھلے آسمان کے نیچے پہنچا دیا ہے۔اس سے پہلے بھی کتنے ہی مواقع پر وہ اپنے ہی پجاریوں کو نگلتی رہی ہے۔مقدس گائے کا تازہ شکار تحریک نفاذ شریعت محمدی کے نائب امیر مولانا محمد عالم اور تحریک کے ترجمان امیر عزت بھی ہیں۔ان کو شہید کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مقدس گائے یہ نہیں چاہتی کہ اس کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے کا کوئی ثبوت بھی باقی رہ جائے۔یہ مقدس گائے امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی مدد سے شریعت اسلامیہ کا مطالبہ کرنے والوں کا قتل عام کرکے یہ اعلان کر رہی ہے کہ وہ پاکستان کے دشمن عناصر کے خلاف کارروائی کررہی ہے اور اس مقدس گائے کے گماشتے اور اسی کے چارہ پر پلنے والے صحافی، دانشور، میڈیا اینکرز اور علماء سو ہمیں بتا رہے ہیں کہ یہ کارروائی امریکی اور بھارتی ''طالبان'' کے خلاف ہورہی ہے۔خلافت سلطنت امیہ اور عباسیہ کی بعض ظالمانہ مثالوں سے ''اسلامی کالم نگار'' اس کارروائی کا جواز تو پیش کرسکتا ہے لیکن اس ظلم کا کوئی تعلق اسلام کے نظام عدل سے نہیں ہے۔

یہ اسی ظلم کا تسلسل ہے جو 9/11 سے شروع ہوکر افغانستان اور عراق پر فضائی بمباری، ان کی حکومتوں کا خاتمہ، ایک ملین سے زیادہ انسانوں کا قتل، ان ممالک اور ان کے ذرائع و وسائل پر قبضہ، مسلمانوں کے رہائشی علاقوں میں زہریلے کیمیائی اسلحہ اور گیسوں کے استعمال سے انہیں اپاہج بنا دینے سے شروع ہوا ہے اور اس کے تازہ ترین شکار پاکستان کے شمال مغرب کے غیور، نہ جھکنے والے اور غلامی سے انکاری مسلمان ہیں۔ویسے تو اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں کی زندگی کی قیمت کیڑے مکوڑوں سے زیادہ نہیں ہے۔لیکن افغانستان اور پاکستان سے ملے ان خطوں کے مسلمانوں کی زندگی کی قیمت کیڑے مکوڑوں سے بھی کم ہے۔ان کے لیے تو کوئی رونے والا بھی نہیں ہے۔

کراچی، سندھ اور پنجاب کے جو مسلمان آج اپنی عیش وعشرت، علاقائی تعصب، بے حسی اور اپنی لاتعلقی کے باعث مسلمانوں کے لیے کوئی درد اور کوئی کسک محسوس نہیں کررہے ہیں اور ان کے وہ ظالم ساتھی بھی جو ان انسانی مصائب پر تالیاں بجا رہے ہیں، ان کا وقت بھی اب زیادہ دور نہیں۔وہ نہایت سرعت سے ایک بھڑکتی ہوئی آگ کی جانب ہانکے چلے جارہے ہیں۔ان پر غلامی اور آزادی کا مفہوم عنقریب واضح ہوجائے گا۔افغانستان اور شمالی علاقے پاکستان کے فرنٹ لائن تھے اور پاکستان کی فرنٹ لائن اب ٹوٹ چکی ہے۔پاکستان کے ہر'بازو' کے سیاست دان اور دانشوروں کو یہ بات معلوم ہوجانی چاہیے کہ ان کی ''مقدس گائے'' نئے آقا کی خدمت میں لگ چکی ہے۔پاکستان کی ''مقدس گائے'' کی مدد سے دنیا کے خوبصورت ترین مالاکنڈ ڈویژن کے علاقے سے عام انسانوں اور محنت کشوں کو نکالا گیا ہے، اور پاکستان کے دوسرے خطوں میں بزور ہجرت پر مجبور کیا گیا ہے۔

علماء ہند اور پاکستان کی جن فتویٰ مشینوں سے ''دہشت گردی'' کے خلاف فتووں کے مسلسل گولے داغے جارہے ہیں اور جس سے حریت پسندوں کے سینے چھلنی کیے جارہے ہیں، ان فتویٰ مشینوں کی ''دہشت گردی'' کے نئے امریکی اور مغربی مفہوم کی کوڈنگ نہیں کی گئی۔یہ اگر واقعی علمائے حق ہیں تو یہ آؤٹ ڈیٹیڈ علماء ہیں اور علما کے درجہ سے فروتر ہیں اور اگر یہ علما سوء ہیں تو یہ تاریخ انسانی کی وہی بدترین نسل ہے جس کی افزائش وقت کی جابر اور خدائی کا دعویٰ کرنے والی قوتوں نے ہمیشہ کی ہے۔کیا اس بات میں کوئی تعجب ہے کہ فتویٰ کی ان بڑی بڑی مشینوں سے ابھی تک امریکی، اسرائیلی اور بھارتی ریاستی دہشت گردی کے خلاف کوئی فتویٰ نہیں نکلا ہے۔امریکی صدر اوباما کا سعودی عرب اور مصر میں مسلمانانِ عالم سے خطاب دراصل انہیں ذبح کیے جانے سے پہلے دیے جانے والا چارہ ہے۔اوباما کو پاکستان وافغانستان کے حریت پسندوں کے خلاف ''عالم اسلام'' (ملوکی، جمہوری ڈکٹیٹر اور فاشسٹ حکمرانوں) کی حمایت چاہیے اور خصوصا پاکستان کی ''مقدس گائے'' کی بھرپور حمایت اور پشت پناہی کے لیے سعودی عرب کی قیادت میں مسلم حکمرانوں اور ان کی امداد پر چلنے والے پاکستان کے تمام اداروں کی حمایت چاہیے۔

کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر نہیں دی کہ دور آخر میں اسلام اجنبی بن جائے گا اور حق کے ساتھ بہت کم لوگ کھڑے ہوں گے۔اس امر میں بھی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ علماء کرام جو حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی کے ظہور اور دجال کے نکلنے کی خبر، آثار قیامت کی حدیثوں پر بہت زور دے رہے ہیں اور بار بار دے رہے ہیں، جب وہ حقیقتاً آجائیں گے تو یہی لوگ سب سے پہلے انہیں ماننے سے انکار کردیں گے۔حضور ﷺ کی بعثت کی خبر سب سے زیادہ یہودی علماء دے رہے تھے اور سب سے پہلے انہوں نے ہی انکار کیا۔اور انکار کی وجہ یہ بنی کہ وہ ان کی نسل میں سے نہیں آئے تھے۔یہ عین ممکن ہے کہ علمائے یہود کے ہی نقش قدم پر چل کر یہ علما بھی امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ کو اس لیے ماننے سے انکار کردیں کہ وہ ان کی زبان نہیں بولتا، یا ان کے مکتبہ فکر کے کسی مدرسہ سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ نہیں ہے۔بعید نہیں کہ وہ دجال کو مسیحا ثابت کرنے کے لیے بھی اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں۔جو علما ''جمہوری اسلام'' اور نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین حنیف میں بھی فرق نہ کرسکیں ان سے یہی توقع کی جانی چاہیے۔امید ہے کہ عنقریب اس خطہ سے کوئی موسیٰ نکلے گا جو ''مقدس گائے'' کو ذبح کرائے گا اور جس کا عصا' میڈیا اور فتویٰ کے جادوگروں کے سحر کو نگل لے گا۔

❁---❁---❁

درویش امراء غربت اور گداگری کا علاج

نوید صدیقی

امیر المؤمنین ملّا محمد عمر نصرہ اللہ کی سادگی اور اُن کا عجز وانکسار

جون 98ء کی ایک جمعرات کا ذکر ہے کہ افغانستان کے نائب وزیر خارجہ اور امیر المؤمنین کے معاونِ خصوصی عبدالجلیل کے ذریعے امیر المؤمنین سے ملاقات کے لیے ساڑھے چار بجے کا وقت طے ہوا، اس وقت اُن کا قیام احمد شاہ ابدالی کے مزار کے سامنے ایوانِ امارت میں تھا، باہر کے گیٹ کے سے اندر داخل ہوئے تو اس احاطے کے بعد ایک دوسرا احاطہ تھا، دوسرے احاطے میں گیٹ کے ساتھ اندر کی طرف دائیں ہاتھ سیڑھیاں تھیں اور اُن کے اوپر امیر المؤمنین کا کمرہ تھا۔ یہی ان کا دفتر بھی تھا اور ان کی ''فرشی'' خواب گاہ بھی (امیر المؤمنین کا گھر یہاں سے تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر گورنر ہاؤس کے عقب میں تھا، مگر وہ ہفتے میں صرف دو راتوں کے لیے گھر جاتے تھے اور باقی دنوں میں شب وروز ان کا قیام یہیں رہتا تھا)۔

سیڑھیوں کے پاس ایک درویش صورت، دراز قامت شخص کھڑے تھے جن کے سر پر سیاہ پگڑی، کندھے پر چادر، جسم پر سادہ لباس، پاؤں میں عام سی چپل تھی، ہم انہیں یہاں کا خادم سمجھ کر امیر المؤمنین سے ملنے اوپر جانے لگے تو مُلّا عبدالجلیل نے فرمایا کہ امیر المؤمنین یہی ہیں جو آپ کے اکرام کے لیے خود نیچے آگئے ہیں۔ یہ سُن کر ہم دم بخود رہ گئے، آنکھوں سے خوشی اور حیرت سے آنسو ٹپک پڑے، زبان پر اللہ کی حمد وشکر کے کلمات جاری ہوگئے، جس نے دورِ حاضر میں خلفاء راشدینؓ کے عہد کی جھلک دکھادی، نگاہ چہرے پر ٹک گئی، دائیں آنکھ جو روس کے خلاف جہاد میں شہید ہو چکی تھی تصنع اور بناوٹ سے محفوظ اپنی حالت پر قائم تھی اور اُن کی ایمانی استقامت اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی غمازی کر رہی تھی۔ کشادہ پیشانی سے مومنانہ فراست وبصیرت کی عکاسی ہو رہی تھی، متوّر چہرے پر گہری سنجیدگی دل ودماغ کے ایمانی وفکری طوفان کی نشاندہی کر رہی تھی، کم گوئی، باتونی کی بجائے عملی انسان ہونے کی خبر دے رہی تھی، عجز وانکسار اور تواضع کی کیفیت رسول اللہ ﷺ کی عبدیت سے نسبت ظاہر کر رہی تھی۔

درویش صفت گورنر، وزیر اور سیکرٹری

ہم رات گیارہ بجے قندھار کے گورنر ہاؤس میں پہنچے جہاں ہماری رہائش کا انتظام تھا، گورنر مُلّا محمد حسن رحمانی اس وقت موجود نہ تھے، گشت پر تشریف لے گئے تھے، معلوم ہوا کہ رات کا گشت صرف اُن کا معمول نہیں بلکہ حکومت کا ہر ذمہ دار رات کے کسی نہ کسی حصے میں کسی نہ کسی علاقے کا گشت کرتا ہے تاکہ عوام امن وامان سے سوسکیں۔ رات ایک بجے گاڑی کی آواز سے آنکھ کھلی تو دیکھا کہ گورنر صاحب تشریف لائے ہیں۔ ہم تو سو گئے، نہ جانے وہ کس وقت سوئے ہوں گے مگر ہم نے ان کو نمازِ فجر میں صفِ اول میں موجود پایا، نماز کے بعد وہ قبلہ رُخ قرآن مجید کی تلاوت میں منہمک ہو گئے اور اشراق کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے باہر آئے اور اپنے فرائض منصبی میں مشغول ہو گئے۔

دوپہر کا وقت تھا، غزنی کے گورنر ہاؤس میں گورنر مُلّا دوست محمد ہمارے ساتھ بیٹھے کھانا نوش فرمارہے تھے، کھانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ نمازِ ظہر کی جماعت کا وقت ہونے والا ہے! یہ کہہ کر تیزی کے ساتھ پیدل ہی مسجد کی طرف چل پڑے جو وہاں سے تقریباً سو میٹر کے فاصلے پر تھی۔ کیا عجیب منظر تھا کہ گورنر پیدل جارہا ہے اور گاڑی میں سوار اپنے ایک شہری کے ہارن پر ماتھے پر شکن ڈالے بغیر فوراً ہی ایک طرف ہو کر راستہ دے دیا ہے جب کہ چند گھنٹے پہلے ہمارے بعض ساتھیوں نے دیکھا کہ یہی گورنر مہمانوں کے لیے بیت الخلاء میں صفائی اور پانی کی سہولت کا بذاتِ خود جائزہ لے رہے تھے۔

ان سے پہلے غزنی کے گورنر مُلّا یار محمد صاحب تھے۔ تین سال پہلے کی بات ہے ہم قندھار کے گورنر ہاؤس کی مسجد میں نمازِ عصر سے فارغ ہوئے، ایک جیپ مسجد کے قریب آکر رُکی اور اُس سے کچھ افراد نکل کر مسجد میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک امامت کرنے لگا اور باقی اس کے مقتدی بن گئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ امامت کرنے والے غزنی کے گورنر مُلّا یار محمد صاحب ہیں۔ روس کے خلاف جہاد میں جب امیر المؤمنین مُلّا محمد عمر مجاہد قندھار کے ایک حصے کے کمانڈر تھے تو دوسرے حصے کے کمانڈر مُلّا یار محمد تھے، انہیں اس جہاد میں دو جیٹ طیارے، دو ہیلی کاپٹر اور ایک چارٹر طیارہ گرانے کا اعزاز حاصل ہے۔ جہاد میں دوبار زخمی اور دوبار قید ہوئے۔ پہلے ہرات کے گورنر تھے، پھر غزنی کے گورنر بھی رہے۔ اسی منصب پر فائز تھے کہ مزار شریف کے محاذ پر جہاد کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے، شہادت سے کچھ عرصہ پہلے جب ان سے ایک انٹرویو میں یہ سوال کیا گیا کہ آپ کو ہرات کی گورنری سے ہٹا کر غزنی کا گورنر کیوں مقرر کیا گیا؟ تو انھوں نے فرمایا: ''اگرچہ ہم ان عہدوں کے اہل نہیں ہیں، لیکن امیر کا حکم واجب ہے، ہم نے صرف اطاعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے امتحانات ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان امتحانات میں ناکام نہ کرے۔ سرکاری عہدے تو دور کی بات ہے، اگر ہمیں جنگ کا حکم ملے تو جنگ کرتے ہیں، اگر باورچی کی ڈیوٹی دی جائے تو باورچی کا کام کریں گے...... ہمارے لیے اعزاز ہے کہ اسلامی امارت کے دست وبازو ہیں اور اللہ تعالیٰ ہم سے دین کا کام لے رہا ہے۔

صبح کا وقت تھا غزنی میں ناشتے کے دسترخوان پر بیٹھے ہمارے ساتھی غزنی کے نائب گورنر مولانا عزیز اللہ جو افغانستان کے کے مایہ ناز عالمِ دین ہی نہیں متعدد گورنروں اور وزراء کے استاد بھی ہیں، نہایت مزے سے قہوے کے ساتھ خشک روٹی کھا رہے تھے اور علمی ومعلوماتی گفتگو بھی فرما رہے تھے۔ یہ کسی ایک شخص کی بات نہیں یہاں تو ہم نے متعدد گورنروں، وزیروں اور اعلیٰ انتظامی عہدہ داروں کو صبح سوکھی روٹی، قہوہ میں اور شام کو شوربے میں بھگو کر کھاتے دیکھا۔ نہ ان کا لباس قیمتی ہے اور نہ ان کا انداز امتیازی ہے۔ نماز پڑھ کر فارغ ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب فلاں صوبے کے گورنر تھے، آپ کے دائیں کھڑے ہوئے فلاں وزیر تھے اور وہ اپنی جوتی خود اُٹھا کر لے جانے والے فلاں صوبے کے چیف سیکرٹری ہیں۔

کابل میں ہم سابقہ تعارف کی بنیاد پر سیکرٹری وزارتِ داخلہ مولانا امیر اللہ شیرانی صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے دفتر گئے، موصوف نے نہایت تپاک سے ہمارا خیر مقدم کیا اور فرمایا کہ اس وقت نائب وزیرِ داخلہ نور جلال جلالی اپنے دفتر میں موجود ہیں آئیے آپ کی ان سے

ملاقات کراؤں، ان کے کمرے میں پہنچے تو ایک طرف شاہانہ میز اور آرام دہ کرسی موجود تھی مگر وزیر صاحب اس کی بجائے ایک عام صوفے پر تشریف فرما تھے، سائلین کمرے سے باہر انتظار کرنے کی بجائے اندر ان کے سامنے صوفوں پر بیٹھے تھے۔ ان میں سے ایک سائل اپنی باری پر اپنی جگہ سے اُٹھ کر ان کے صوفے پر ان کے ساتھ آ کر بیٹھتا، وہ اس کی بات سنتے اور حسبِ ضرورت اس کے لیے قریب پڑا فون استعمال کرتے یا رقعہ لکھ کر دیتے تھے، ہماری آمد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور جب ہم نے بتایا کہ ہم آگے مزار شریف جانا چاہتے ہیں تو انہوں نے سیکرٹری سے فرمایا کہ ان کے لیے مزار شریف کے گورنر کے نام ایک تعارفی رقعہ لکھ دیں اور یہ رقعہ وزیر صاحب نے دستخط فرما کر ہمیں عنایت کیا۔ جب سیکرٹری رقعہ لکھنے لگے تو ان کے لیے بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی، ہم نے جگہ چھوڑنا چاہی مگر انھوں نے مہمان کہہ کر اصراراً بٹھا دیا، سائلین میں سے کسی کو اُٹھانا مناسب نہ سمجھا۔ ایک دو نے خود اُٹھنا چاہا تو انہیں یہ بھی گوارا نہ ہوا، انھوں نے یہ رقعہ میز کے پاس نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر تحریر فرمایا۔

غربت اور گداگری

بازاروں میں بھیک مانگنے والے بکثرت دکھائی دیتے، البتہ کابل کے مقابلے میں دوسرے شہروں اور صوبوں میں یہ تعداد کافی کم تھی بلکہ بعض شہروں میں تو بالکل نہ ہونے کے برابر تھی۔ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جاتے ہوئے راستے میں سڑک کے کنارے دونوں طرف کچھ بوڑھے، جوان اور بچے بیلچہ ہاتھ میں لیے سڑک کے گہرے کھڈوں کو مٹی سے پُر کرتے نظر آتے۔ جب کوئی گاڑی ان کے قریب سے گزرتی تو یہ زبان اور اشارے سے تعاون کی طرف متوجہ کرتے۔ ان محنت کش ''بھکاریوں'' کے سبب کھنڈر بنی سڑکوں کا اکثر حصہ ہموار ہو چکا ہے جس کی وجہ سے راستے طے کرنے کا وقت اگر نصف نہیں تو ایک تہائی ضرور کم ہو گیا۔

کابل میں بھکاریوں کی اکثریت کی وجہ اس کا مرکزی تجارتی شہر اور دارالحکومت ہونا ہے۔ پھر یہ کہ تباہی و بربادی بھی اس شہر میں زیادہ ہوئی ہے اور یہ اغیار کی بجائے اپنوں کا زخم خوردہ ہے۔ روس کے جانے کے بعد اقتدار پرستوں کی باہمی لڑائی میں تباہ ہوا ہے، کوئی عمارت ایسی نہیں جو گولیوں سے چھلنی نہ ہو، شہر کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں فلک پیما عمارتیں گولوں سے زمین بوس نہ ہوں، کوئی گھر ایسا نہیں جہاں موت کے مضبوط ہاتھ نے اپنی قوت کا مظاہرہ نہ کیا ہو۔

بھیک مانگنے والوں میں مَردوں کی تعداد بہت کم ہے، جتنے ہیں سب معذور ہیں یا بوڑھے، بچوں اور عورتوں کی تعداد زیادہ ہے مگر چھ سات سال سے زیادہ عمر کی لڑکی بھیک مانگتی نظر نہیں آئی۔ ملک کی تباہ حالی اور اس کے موجودہ معاشی حالات اور وسائل کے فقدان کی وجہ سے یہ کثرت قطعاً حیران کُن نہیں البتہ تعجب کی بات یہ ہے کہ بھوک اور افلاس کے شدید تقاضوں کے باوجود دستِ مجبور بھیک کے لیے دامن تو پکڑ سکتا ہے مگر کسی چیز کو بغیر اجازت نہیں چھو سکتا۔ مغرب کا وقت تھا، صدائے اذان بلند ہوئی، ہم اپنا سامان ایک بے رونق جگہ پر کسی کے سپرد کیے بغیر ایک طرف رکھ کر نماز کے لیے چلے گئے۔ واپس آئے، بغیر تالے کے بیگوں کے اندر کا سامان تو درکنار خود بیگ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلے ہوئے تھے۔ ہمیں بازاروں میں کئی بار جسم سے جسم ملے ہجوم میں چلنے کا اتفاق ہوا مگر کسی ایک فرد کی بھی جیب نہ کٹی، نہ جیب سے کوئی چیز نکلی اور نہ ہی کسی کو کوئی دھکا لگا۔

امیر المومنین کو اسلامی خودداری کے گوہر آبدار کے دستِ سوال سے داغ دار ہونے کا شدید احساس تھا۔ خودی اور خودداری اپنی جگہ پر، حالات کی سنگینی اور وسائل کے فقدان کی وجہ سے فوری طور پر اس بحران پر قابو بھی تو نہیں پایا جا سکتا تھا۔ البتہ کوشش جاری تھی، جگہ جگہ مدارس قائم کیے جا رہے ہیں، فیکٹریوں اور کارخانوں کو بحال کرنے کا کام شروع ہو چکا تھا۔ زراعت میں نئے تجربات ہو رہے تھے، زیر کاشت رقبہ بڑھتا چلا جا رہا تھا، اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے تک ہر مستحق کنبے کی ماہانہ امداد کا سلسلہ جاری تھا، بھیک مانگنے والے بچوں کو قریبی مساجد میں رجسٹرڈ کیا گیا تھا جہاں دوپہر کے وقت اُن کو کھانا کھلایا جاتا تھا اور دو گھنٹے قرآنِ مجید، دینی مسائل، رزقِ حلال اور لکھنے پڑھنے کی تربیت دی جاتی تھی، جس کے نتیجے میں کافی بچے گداگری چھوڑ کر جوتی پالش، خوانچہ فروشی یا مختلف دکانوں پر ملازمت اختیار کر چکے تھے۔ یہاں تک کہ بعض جوتی پالش کرنے والے بچوں کو بطور امداد کچھ دینے کی کوشش کی گئی تو انھوں نے جوتی پالش کیے بغیر کچھ لینے سے انکار کر دیا۔

دردِ دل رکھنے والے مخلص وفکر مند حکمرانوں کی کوششوں اور قوم کی جفاکشی کی وجہ سے تعمیر وترقی اور معاشی استحکام کے امکانات روشن ہو رہے تھے کہ امریکہ کے وحشیانہ حملوں سے تباہی و بربادی کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو گیا، معلوم ہوتا ہے کہ شاید اللہ تبارک وتعالیٰ روس کے خلاف جہاد کے لاکھوں شہدا کے مقدس خون کے نتیجے میں افغانستان میں خلفاءِ راشدینؓ کے طرز پر اسلامی نظام قائم کرنے والی طالبان کی مقبول ومحبوب جماعت کو امریکہ سے ٹکرا کر خوابِ غفلت میں مدہوش عالم اسلام کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔

ڈاکے کی شرعی حد کا منظر

کابل کی تاریخی مسجد پل خشتی میں نمازِ جمعہ ادا کی، معلوم ہوا کہ آج چار بجے اسٹیڈیم میں ایک ڈاکو پر حد جاری ہو گی۔ اسٹیڈیم پہنچے تو دیکھا کہ سیڑھیاں لوگوں سے پُر ہیں، ایک طرف نیچے گھاس پر اپنی چادریں ڈالے بڑی بڑی پگڑیوں والے کچھ حضرات بیٹھے ہیں، جاننے والوں نے بتایا کہ ان میں سے فلاں وزیر ہے، فلاں انتظامی سربراہ ہے، فلاں سپریم کورٹ کا اور فلاں ہائی کورٹ کا جج ہے۔ اتنے میں کارروائی شروع ہو گئی، پہلے ایک صاحب نے لاؤڈ سپیکر پر قرآن وحدیث کے حوالے سے شرعی حدود کا تعارف کرایا اور پھر ڈاکے سے فیصلے تک تمام مراحل کی تفصیل بیان کی۔ اس کے بعد ایک بند گاڑی اسٹیڈیم کے کنارے سے درمیان میں آئی، اس سے دست بستہ مجرم باہر نکالا گیا۔ ایک دوسری گاڑی آئی جس میں نقاب پوش ڈاکٹروں کی جماعت تھی، مجرم کو انجکشن لگایا گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اُس کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کمال مہارت کے ساتھ جوڑ سے علیحدہ کر دیا گیا اور اسے کے بعد بے ہوش مجرم کو ہسپتال لے جانے کے لیے گاڑی میں لٹا دیا گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں کو بھی اُچھال کر گاڑی میں ڈال دیا گیا۔

آئندہ سال کے وفد نے نمازِ جمعہ کے بعد استفسار کیا کہ آج کہیں حد یا قصاص کا اجراء ہے؟ بتایا گیا کہ پورے سال میں کابل میں نہ کوئی ڈاکہ پڑا ہے اور نہ کوئی قتل ہوا ہے......!

قسط اوّل

تب وتاب جاودانہ

محترمہ ام مصعب رحمہ اللہ

سترہ سالہ مصعب رحمہ اللہ، مجاہدین کی صفوں میں ایک ایسا جوہر تھا جس کی چمک ہر مجاہد محسوس کرتا تھا، چھوٹوں بڑوں سب کے لیے یہ قابل رشک ستارہ تھا۔ دین کی محبت، کفر سے نفرت، طاغوت کی بیخ کنی کے لیے اضطراب اور شریعت کی تنفیذ کے لیے بے قراری مصعب رحمہ اللہ کے ہر قول اور عمل سے چھلکتی تھی۔ مصعب رحمہ اللہ کی خوش نصیب والدہ محترمہ نے اللہ کے اس مخلص بندے کی یادوں کی خوشبو مہکائی ہے۔ آیئے! خوشبوؤں کے ان جھونکوں نے اپنے دل ودماغ معطر کریں۔

بہن کے منتظر بھائیوں کو ایک اور بھائی کی آمد کا مژدہ سنایا گیا تو وقتی طور پر اداسی کی ایک لہر آئی اور گزر گئی۔ پھول سے خوبصورت معصوم بھائی کو دیکھ کر سب ہی لٹو ہو گئے۔ یہ منے میاں ایسے وقت تشریف لائے جب باقی بھائی بڑے ہو چکے تھے۔ لہٰذا یہ سب کا کھلونا، سب ہی کی آنکھوں کا تارا تھے۔ کوئی ہاتھ چوم رہا ہوتا تو کوئی پیر۔ ایسا والہانہ استقبال اور ایسی بے پناہ محبتوں کی بوچھاڑ کم ہی کسی کے حصے میں آئی ہوگی۔

مصعب کی آمد ملک میں بے پناہ سیاسی شور شرابے کے دور میں ہوئی تھی۔ زنانہ حکمرانی اور جیالی سیاست اہل دین کے گلے کا پھانس بنی ہوئی تھی۔ تحریک آزادیٔ کشمیر ایک نئے ولولے کے ساتھ از سر نو زور پکڑ چکی تھی، جہاد، شہادت، چندے اکٹھے کرنے کی گرما گرمی تھی۔ اس فضا میں یہ بچہ پروان چڑھ رہا تھا۔ قبل ازیں جنگِ خلیج کے تکلیف دہ مناظر، اس پر کڑھتا دل، بہتے آنسو، مصعب دنیا میں آنے سے پہلے جذب کر چکا تھا۔ عالم اسلام پر ٹوٹ پڑنے والی بلائیں، امریکی فوجوں کا مقدس سرزمین پر فوجی اڈے قائم کرنا، جزیرۃ العرب پر عراق کویت جنگ کے بہانے یلغار، امریکی بحری بیڑوں کے ذریعے کراچی کے ساحل سے لے کر صومالیہ تک بحری گزرگاہوں پر آج مکمل ہونے والے قبضہ کے ابتدائی مراحل کا غم گھونٹ گھونٹ اندر اتر رہا تھا۔ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کے تحت مکہ، مدینہ کی ناکہ بندی اور گھیراؤ قدم بہ قدم آگے بڑھ رہا تھا۔ مومن روحیں ایک کربِ مسلسل کا شکار تھیں اور امت کے افق پر امڈتی تاریک راتوں سے دھواں دھواں ہو رہی تھیں۔ اس کے اثرات آنے والی روح پر مرتب ہونا کوئی انہونی بات نہ تھی۔ شاید یہی وجہ تھی کہ چھوٹی سی عمر میں سیاسی فکر، امت کا درد، جذبۂ جہاد کی ننھی منی باتیں سامنے آتیں تو سب حیران ہو جاتے۔ مثلاً ایک بار چار پانچ برس کی عمر میں منے مصعب نے 'ایک خاتون سیاست دان' جو ملک فروشی اور بدعنوانی کی بنا پر مشہور تھی، کے حوالے سے پوچھا: ''امی! یہ ان صاحبہ کو کس نے بنایا ہے؟''

سوال کچھ عجیب تھا لہٰذا حیران ہو کر یہی جواب دیا کہ بیٹا سب ہی کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اور اُن کو بھی، تو منے میاں بے حد حیرانی سے بولے ''اچھا!!''

کارگل کی جنگ میں شہادتوں کے تانتے بندھے ہوئے تھے، دھڑا دھڑ خبریں آ رہی تھی۔ یہ حضرت اس وقت بمشکل سات سال کے ہوں گے، ماں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ پیچھے پلٹ کر دیکھا تو منے میاں تو روشن، چمک دار چہرہ لیے، باچھیں کھلائے شہادت کی خبریں وصول کر رہے تھے۔ ماں کے بہتے آنسو دیکھ کر حیران ہو کر کہنے لگے:

''یہ کیا؟ ایک طرف شہادت کا درس دیتی ہیں کہ بہت اچھی واپسی ہے، دوسری طرف آپ رو رہی ہیں؟ آپ کو تو خوش ہونا چاہیے ناں!!''

بچے کا ذہن شفاف شیشے کی مانند ہوتا ہے۔ جو کچھ اسے بتایا جاتا ہے وہ بلاکم وکاست پوری سچائی کے ساتھ اس کا مکمل عکس قبول کر لیتا ہے۔ اس آئینہ کے سامنے جس شخصیت کو چاہیں کھڑا کر دیں، آئینہ میں وہ عکس پوری طرح منعکس ہو جائے گا۔ چاہیں تو خالد بن ولید، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کی شخصیتیں کھڑی کر دیں، شخصیت کے خدوخال اسی کے مطابق ابھریں گے۔ آج کل بچوں کی تربیت کے حوالے سے جو احتیاط برتی جانی چاہیے وہ عنقا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی عطا ہے کہ وہ چھپر پھاڑ کر اپنی رحمتِ خاص سے کوئی اعلیٰ کردار جھولی میں ڈال دے ورنہ سچی بات ہے کہ ہم تربیت کا حق ادا نہیں کر پا رہے۔ ظاہر سازی، ملمع سازی بہت بڑھ چکی ہے اندر تک اتر جانے والی تربیت کے لیے والدین کے پاس فرصت نہیں۔ زندگی کے فالتو جھمیلے، سیریں، دعوتیں، شادیاں، کھیل تماشے اتنے ہیں کہ اس افراتفری میں بچے کی کردار سازی جیسا توجہ طلب کام ممکن نہیں رہا۔

> چھوٹا ہونے کی بنا پر گھر کے چھوٹے بڑے مسئلوں میں ماں کی عادت تھی کہ اسے اللہ کے دربار میں بھیجا جاتا۔ ''مصعب! دیکھو ایک صلوٰۃ الحاجت تو پڑھ دو، اللہ تمہاری زیادہ سنتا ہے، ابھی چھوٹے ہو، اللہ کے لاڈلے ہو، گناہوں کا بوجھ کم ہے.... ''اور وہ بڑے ناز اور مان سے اللہ کے دربار میں جا کھڑا ہوتا۔ اللہ تو یوں بھی نامراد کسی کو نہیں لوٹاتا، اور اُس پر تو وہ زیادہ ہی مہربان تھا۔ اللہ سے اس کی محبت اور چاہت چپکے چپکے پروان چڑھتی رہی

یہ اللہ ہی کی عطا تھی کہ مصعب نے گردوپیش سے مثبت زیادہ اور منفی اثرات بہت کم قبول کیے، وہ بچپن ہی سے حق وباطل کے واضح تصورات رکھتا تھا۔ حق کی تلاش اور اس سے محبت کا اظہار، باطل کی پہچان اور اس کے لیے واشگاف اظہارِ نفرت اس کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ حتیٰ کہ عالمی فٹ بال میچ دیکھنے میں بھی پہلا سوال یہ ہوتا تھا کہ دونوں ٹیموں میں سے بہتر کون ہے؟ یعنی مسلمانوں کے حق میں کم ضرر رساں کون سا ملک ہے؟ کس کا ساتھ دوں، کس کی فتح بہتر ہے۔

ہنستا کھلکھلاتا گلاب کا پھول سب ہی کی آنکھوں کا تارا تھا۔ خوش مزاجی، دین کے لیے وارفتگی، سیاست کا رسیا..... عجیب امتزاج تھا۔ اسکول جانے کے لیے اٹھانا گہری نیند سے کارے دارد ہوتا لیکن جہاں اسے یہ کہا اٹھو اخبار آ گیا ہے، فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آنکھیں ملتا، چھینا جھپٹی کر کے اخبار پر قبضہ جما بیٹھتا۔ امت کی خبریں، ملکی سیاست اور امریکہ کی بربادی کا خواب

آنکھوں میں لیے وہ اخبار پڑھتا۔ اس کی عمر نو، دس سال ہوگی' جب بش پہلی ٹرم کا انتخاب لڑ رہا تھا۔ امریکہ میں انتخاب کے نتائج آنے تھے اور ہم دونوں پورا دن کہیں قریب ہی کے سفر میں گھر سے باہر تھے۔ منے میاں بار بار مجھ سے پوچھتے: ''نتیجہ آگیا یا نہیں، کس سے پتہ کریں؟'' اس کی بے قراری ساتھیوں کے لیے حیران کن تھی کہ امریکہ کے انتخابات میں اسے اتنی گہری دل چسپی کیوں ہے؟ شاید انہیں یہ احساس نہ تھا کہ اللہ کا خلیفہ دنیا کی امامت کے لیے بھیجا گیا ہے، وہ دنیا کے حالات سے لاتعلق، بے خبر کیوں کر رہ سکتا ہے؟ یہی کچھ مصعب کے خمیر میں تھا، اسلام کے لیے حد درجہ غیور۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کس گردوں کا ٹوٹا ہوا تارا ہے اور اسے کھوئی ہوئی عظمت واپس لینے کے لیے اپنا حصہ ڈالنا ہے۔

شرارت اور خوش دلی اس کے رگ و پے میں سمائی ہوئی تھی۔ گھر میں جہاں کسی کا موڈ بگڑا، یہ خاموشی سے اس کے پیچھے لگا دیا گیا۔ نہایت چابکدستی سے دھیان بٹا کر اپنی کھٹی میٹھی باتوں سے موڈ کی کڑواہٹ کا مداوا کر دیا کرتا۔ چھوٹا ہونے کی بنا پر گھر کے چھوٹے بڑے مسئلوں میں ماں کی عادت تھی کہ اسے اللہ کے دربار میں بھیجا جاتا: ''مصعب! دیکھو ایک صلوٰۃ الحاجت تو پڑھ دو، اللہ تمہاری زیادہ سنتا ہے، ابھی چھوٹے ہو، اللہ کے لاڈلے ہو، گناہوں کا بوجھ کم ہے....'' اور وہ بڑے ناز اور مان سے اللہ کے دربار میں جا کھڑا ہوتا۔ اللہ تو یوں بھی نامراد کسی کو نہیں لوٹاتا، اور اُس پر تو وہ زیادہ ہی مہربان تھا۔ اللہ سے اس کی محبت اور چاہت چپکے چپکے پروان چڑھتی رہی۔ اس کی اس نے کسی کو خبر نہ ہونے دی، بظاہر وہ چلبلا، نچلا نہ بیٹھنے والا، حد درجہ محفل آرائی اور دوستیوں کا شوقین..... جب اسے اور دوستوں کے گھر جانے کی کھلی چھٹی نہ ملتی تو چیں بچیں ہو جاتا۔ ماں کو پہروں اسے توجہ دینی پڑتی تا کہ وہ غیر ضروری دوستیوں میں نہ پڑے۔

''نہیں بیٹا! یونہی ادھر ادھر کی دوستیاں نہیں کرتے، بے جانے بوجھے جگہ بہ جگہ تمہیں کھیلنے نہیں جانا چاہیے۔ ماحول بہت خراب ہے، تمہاری حفاظت اور نگہداشت ہمارا فرض ہے بیٹا! تمہیں روکتے ہیں تو برا نہ مانو، تمہارے ہی بھلے کے لیے ہے۔'' وہ جز بز ہوتا تو اسے کسی نہ کسی مشغولیت کے حوالے کر کے توجہ ہٹا دی جاتی۔ بڑے بھائیوں کا تو وہ من بھاتا کھلونا تھا۔ کشتیوں کے داؤ پیچ اسے سکھائے جاتے اور کبھی کبھی اس پر آزمائے بھی جاتے۔ دستر خوان پر ہمیشہ دو پارٹیاں بنی رہتیں۔ ایک خوش مزاج پارٹی، دوسری سنجیدہ پارٹی۔ دو بھائی اور ماں ایک طرف، والد اور باقی گھر والے دوسری طرف۔ ایسے میں کن انکھیوں سے شرارت، بوٹی' روٹی کا اچکنا، آہستگی سے ساتھ ساتھ چل رہا ہوتا۔ کبھی ابو سے ڈپٹ لگ جاتی۔ ''کبھی تو تم لوگ سنجیدہ ہو جایا کرو۔'' مسکراہٹیں سمیٹ کر سنجیدگی کی کوشش میں یہ جملہ اکثر پھسل جاتا: ''آپ لوگ تو کریلے کے کھیت میں اگے تھے اور ہم گنے کے کھیت میں پیدا ہوئے تھے، سو یہ مسئلہ تو رہے گا!''

نائن الیون کے وقت وہ دس سال کا تھا۔ باہر کھیل رہا تھا تو کسی نے خبر دی۔ لپکا دوڑا گھر چلا آیا۔ حیرت بھری خوشی اس پر طاری تھی۔ کفر کے لیے غیض وغضب یوں کوٹ کوٹ کر اس کے اندر بھرا ہوا تھا کہ نتائج وعواقب سے بے نیاز کفر کو لگنے والی ہر ضرب اسے محبوب تھی۔ شاید اس لیے کہ اس نے دنیا میں ہوش سنبھالتے ہی چہار جانب عراق کویت جنگِ خلیج، بوسنیا، فلسطین، کشمیر.... ہر جگہ کفر کو چیرہ دست دیکھا تھا۔ عقل عیار والی دانشوری تو اس ننھے سے دل ودماغ میں پنپ نہ سکی تھی، بس مسلمانوں کا دشمن اس کا دشمن تھا' اس کی خوشیاں مسلمانوں کی فتوحات سے اور اس کے غم مسلمانوں کے دکھوں سے منسلک تھے۔

اسی دوران خاموشی سے اس نے حفظ بھی ڈیڑھ پونے دو سال میں مکمل کرلیا۔ یہ مرحلہ توقع کے برعکس آسانی سے سر ہوگیا۔ لب ولہجہ اس نے خود قرآن پاک کے ٹیپ سن سن کر بنا لیا۔ اس کی نقالی کی صلاحیت بہت زبردست تھی۔ جہاں گھر میں اس کی شرارت بھری نقالی سے سب لطف اندوز تھے، وہیں یہ عادت زبان اور لہجہ اپنانے میں اس کی مدد ومعاون بھی بنی۔ عربی، انگریزی دونوں کے لہجے اور تلفظ میں یہ صلاحیت اس کے بہت کام آئی۔ وہ عام حالات میں صاف ستھری اردو بولتا جب کہ انگریزی میں زبردست accent بنا کر اسے شرارت اور ہتھیار دونوں طرح استعمال کرتا۔

رات رات بھر اسے کمپیوٹر پر بیٹھا دیکھ کر فکر کی ایک لہر سی ماں کے دل میں اٹھتی تھی۔ ماحول کا بگاڑ دیکھ کر طرح طرح کے وہم اس کے دل میں سر اٹھاتے۔ اسی فکر میں ایک دن جو چھان بین کی تو کمپیوٹر پر جہاد کے موضوع پر اردو وانگریزی میں دنیا بھر کے علماء اور اسکالرز کی تقاریر، قرآن پاک کی تلاوت اور جہادی ترانے داؤن لوڈ کیے ہوئے تھے۔ اللہ سے چپکے چپکے جو لو لگا رکھی تھی، اُس کا راز کھل گیا تھا

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں اس کی فراخ دستی زبردست تھی۔ عیدی ملے یا بھائیوں سے تحفے میں پیسے، وہ سب سے پہلے کبھی ستر اور کبھی اسی فیصد ماں کے ہاتھ پر رکھ دیتا اور کہتا یہ اللہ میاں کے پیسے ہیں، انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیجیے اور اللہ کے وعدوں کے مطابق اس کا ہاتھ کبھی تنگ نہ ہوتا۔ ادھر مال خرچ کرتا اور اُدھر سے اور مل جاتا۔

مصعب میاں کی دوستیوں کا انداز بھی نرالا تھا۔ کھیل کود اپنی جگہ، لیکن پندرہ سولہ سال کی عمر میں وہ والد صاحب کی عمر کے لوگوں کو دوست بناتا یا پھر بڑے بھائیوں کے دوستوں کی صحبت پسند کرتا۔ یہ حیرت انگیز بات تھی کہ یہ بڑے بھی اسے شرفِ دوستی بخشنے میں حد درجہ فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے۔ حفظ مکمل کرنے پر واپس اسکول گیا تو ''اولیول'' کا پہلا سال تھا۔ لیکن اس کے غیور مزاج سے یہ پڑھائی میل نہ کھاتی تھی۔ جب اسکول کے نصاب میں مغل فرماں رواں اورنگ زیب عالمگیرؒ کے بارے میں پڑھایا گیا اور مغرب کی متعصب آنکھ سے جب اس کے سامنے اُن کے بارے میں منفی تذکرے ہوئے تو وہ سراپا احتجاج بن کر کھڑا ہوگیا۔ ٹیچر نے کہا: ''جو کچھ تم کہہ رہے ہو، وہ پرچے میں لکھو گے تو نمبر نہیں ملیں

گے۔'' مگر اسے نمبر، گریڈ اور کیریئر سے بڑھ کر کچھ اور عزیز تھا۔ یہ نکتۂ آغاز تھا۔ جس منزل کی طرف قدم بقدم وہ بڑھ رہا تھا، یہ راستہ وہ نہ تھا، لہٰذا اس نے میٹرک کرنے کی ٹھانی۔ فیصلہ درست تھا لہٰذا اس کے حق میں یہی طے پایا۔

بڑے بھائیوں کے پڑھائی اور نوکری میں گھر سے چلے جانے کے بعد وہ ماں کا پروانہ وار طواف کیا کرتا تھا۔ اسے ہر لمحے کی کمپنی اور گپ شپ درکار تھی۔ اسکول کی ہر بات، عالمی حالات، چہلیں، اٹھکیلیاں سب ہی کچھ اسے کرنا ہوتیں۔ کچن میں کام کرتی ماں کو آہستگی سے آکر ایک دم ڈرا دینا اور پھر خوب ہنسنا۔ چٹور پن بھی طبیعت میں تھا، لہٰذا باہر سے کوئی چیز لاتا اور اماں کو ڈھونڈتا پھرتا۔ اس لیے کہ اس وقت تک کوئی چیز نہ کھاتا جب تک ماں کو حصہ دار نہ بناتا۔ ماں کی کتابوں، رسالوں اور اخبار کا دشمن...... ''نہیں یہ سب آپ چھوڑ دیں، مجھ سے باتیں کریں۔''

بعض اوقات ماں بھی الجھ جاتی: ''تم مجھے کچھ کرنے نہیں دیتے؟'' اتنی توجہ تو کسی بچے نے بھی ماں سے نہ مانگی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ توجہ وہ اپنے اندر سمیٹ کر کسی اور دنیا کی تیاری کر رہا تھا۔ رات رات بھر اسے کمپیوٹر پر بیٹھا دیکھ کر فکر کی ایک لہر سی ماں کے دل میں اٹھتی تھی۔ ماحول کا بگاڑ دیکھ کر طرح طرح کے وہم اس کے دل میں سر اٹھاتے۔ اسی فکر میں ایک دن جو چھان بین کی تو کمپیوٹر پر جہاد کے موضوع پر اردو و انگریزی میں دنیا بھر کے علماء اور اسکالرز کی تقاریر، قرآن پاک کی تلاوت اور جہادی ترانے داؤن لوڈ کیے ہوئے تھے۔ اللہ سے چپکے چپکے جو لو لگا رکھی تھی، اُس کا راز کھل گیا تھا۔

فرسٹ ائیر کا امتحان دے کر بالآخر وہ اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہوگیا۔ اجازت کا مرحلہ سر ہو چکا تھا۔ خوشی سے اس کے پاؤں زمین پر نہ ٹکتے تھے۔ چمکتے چاند چہرے کے ساتھ وہ تیاری میں مصروف تھا۔ بڑا ہو جانے کے بعد ماں سے حیا کا ایک فاصلہ حائل ہو چکا تھا لیکن اس دن وہ ماں کا ماتھا چومنے آگے بڑھا، جھجکتے جھجکتے...... ماں نے پیار کیا اور پیار لیا، دعائیں دیں اور ماں کی محبت سمیٹ کر نم آنکھوں کے ساتھ وہ باہر جانے کو نکلا۔ جب وہ رخصت ہونے لگا تو اس مبارک راستے کی مشکلات اور طوالت کا ذکر ہوا:

''بیٹا! شہادت جس کی تم تمنا رکھتے ہو، بہت اونچی چیز ہے۔ اس کے لیے سالہا سال لوگ تڑپتے ہیں، یہ نعمت آسانی سے نہیں ملتی، تمہیں بھی ابھی اس معیار تک پہنچنے کو بہت کچھ کرنا ہوگا۔ خدمت گزاری اور عاجزی سیکھو اور قرآن پاک کو پکا کرو۔ جاؤ اللہ تمہارا مددگار ہو۔'' وہ سب سے مل کر چہکتا ہوا خوش خوش روانہ ہوگیا۔

اس کے جانے پر گھر بھر پر سناٹا سا طاری ہوگیا۔ دروازہ کھلتا لیکن دہلیز پر کھڑے ہو کر کھنکھناتے لہجے میں سلام کی آواز نہ ہوتی۔ ماں باہر نکلتی تو اکثر و پیشتر ساتھ جانے والا یہ محرم موجود نہ ہوتا۔ ہر قدم پر ایک سرسراہٹ سی محسوس ہوتی۔

''یہ آپ سٹریپ والے جوتے نہ خریدا کریں، بند نہیں کرتیں، رکیں......'' اور ہر دفعہ قدموں میں بیٹھ کر جب وہ سٹریپ بند کرتا اور واپسی پر کھولتا تو اس کی عزت اور سربلندی کے لیے دعا دل سے اٹھتی۔

''مصعب! وہ میرا دشمن جاں......'' ماں اسے آواز دیتی اور وہ جھاڑو بردار آکھڑا ہوتا...... اور تکبیر بلند کر کے ماں کے دشمن پر پل پڑتا اور صفائی کر کے مجھے بلاتا۔ ''آجائیں میں نے صفایا پھیر دیا۔'' وہ ماں کو تکلیف دینے والی مخلوق پر اسی جذبے سے حملہ آور ہوتا گویا وہ کفر کی فوجوں سے نمٹنے کی مشق کر رہا ہے۔ ایسے میں ماں کے دل سے بے اختیار دعا نکلتی:

''اے اللہ! اس نے میری راہ سے ناگواری دور کی، تو اسے ناگواری سے بچانا۔''

کئی دعائیں اکٹھی ہوگئیں تھیں، آخر ان کی قبولیت کا لمحہ آن پہنچا۔ عزت، سربلندی، ہر ناگواری کے خلاف دائمی تحفظ.... ''لا خوف علیم و لا ھم یحزنون'' کے ابدی قافلے میں شمولیت . . . جس کے لیے اقبال جیسے فرزانے نے دیوانہ بن کر خواہش کی تھی۔

> **اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں اس کی فراخ دستی زبردست تھی۔ عیدی ملے یا بھائیوں سے تحفے میں پیسے، وہ سب سے پہلے کبھی ستر اور کبھی اسی فیصد ماں کے ہاتھ پر رکھ دیتا اور کہتا یہ اللہ میاں کے پیسے ہیں، انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیجیے اور اللہ کے وعدوں کے مطابق اس کا ہاتھ کبھی تنگ نہ ہوتا۔ ادھر مال خرچ کرتا اور اُدھر سے اور مل جاتا۔**

عطا اسلاف کا سوزِ دروں کر
شریکِ زمرۂ لا یحزنوں کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں
میرے مولا! مجھے صاحب جنوں کر

اور مصعب کی تڑپ رنگ لائی۔ اس کے ایک جگری دوست نے خواب میں اسے یوں دیکھا کہ وہ خوشی سے پکار پکار کر کہہ رہا تھا: ''بھائی! میں کامیاب ہوگیا، بھائی! میں کامیاب ہوگیا۔''

کامیابی کی نوید گھر پہنچی۔ پہلے مصعب کا ایک پرانا خط ملا، جس میں اس نے کفر کی فوج کے خلاف معرکوں میں شرکت اور کامیابیوں کا تذکرہ کیا تھا، تربیت کی سختی کا بھی ذکر تھا۔ وہ جو کھانے پینے کا دلدادہ تھا، سفرِ شوق میں آدھی روٹی دن بھر میں کھا کر سنگلاخ پہاڑوں، چٹانوں میں سعد بن ابی وقاص اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کے نقشِ پا ڈھونڈ رہا تھا۔ تربیت کی سختی میں پھٹ جانے والے جوڑے پر اپنے ہاتھوں سے ٹانکے بھرنے کا تذکرہ بھی تھا۔ وعدے کی مدت ختم ہو رہی تھی۔ اسے اب لوٹنا تھا، لیکن خط میں واپسی کب کے آگے سوالیہ نشان لگا کر اس نے چھوڑ دیا تھا۔

اس سوالیہ نشان کا جواب دینے والا خط بھی ساتھ ہی تھا۔ اسے کھولا تو چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے زلزلے کی نذر ہوگئی۔ ''آپ کو مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کا بیٹا قبول کر لیا۔ کفر کی فوجوں سے لڑتے ہوئے مصعب شہید ہوگیا ہے.....!''

(جاری ہے)

خراسان کے گرم محاذوں سے

جمع وترتیب:عمر فاروق

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
16 جون 2009ء				
ہلمند	سنگین	برطانوی گشتی پارٹی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	7 برطانوی فوجی ہلاک
"	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
"	نوزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	11 برطانوی فوجی ہلاک
"	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	4 مرتد فوجی ہلاک، 2 زخمی
"	گرشک	برطانوی کانوائے پر کمین	---	3 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
بلخ	چار بولدک	فوجی چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	4افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	شیرزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
قندھار	قندھار شہر	انٹیلی جنس چیف کی گاڑی پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
"	بولدک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5افغان فوجی ہلاک
"	ڈنڈ	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	6 پولیس اہلکار ہلاک
"	پنجوائی	پولیس چیف کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 گاڑی تباہ	پولیس چیف سمیت 4 ہلاک
"	میوند	جاسوس طیارے پر میزائل حملہ	1 جاسوس طیارہ تباہ	---
لوگر	چرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	7امریکی فوجی ہلاک
"	خارور	پولیس ہیڈکوارٹر پر مارٹر حملہ	---	متعدد پولیس اہلکار ہلاک
زابل	شاہری سپے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7افغان فوجی ہلاک
"	شاہ جوئے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8افغان فوجی ہلاک
"	سیوری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان پولیس گاڑی تباہ	6 پولیس اہلکار ہلاک
فراح	گلستان	امریکی بیس پر مارٹر حملہ	---	---
قندوز	قندوز شہر	جرمن فوجی کانوائے پر کمین	3 جرمن ٹینک تباہ	20 جرمن فوجی ہلاک
پکتیکا	یوسف خیل	پیدل افغان فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	6افغان فوجی ہلاک
"	خوشامند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
"	جانی خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
غزنی	انڈار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 پولش ٹینک تباہ	5 پولش فوجی ہلاک
"	غزنی شہر	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	3 سپلائی ٹرک تباہ	---
"	گیرو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	5 پولش فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	امریکی بیس پر مارٹر حملہ	---	---
"	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
خوست	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	13 افغان فوجی ہلاک
لغمان	قرغیو	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	3 سپلائی ٹرک، 3 فوجی گاڑیاں تباہ	7 پولیس اہلکار ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
〃	بلامرغاب	نیٹو ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ	1 نیٹو ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک
		17 جون 2009ء		
قندھار	میوند	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	نقصان معلوم نہیں ہوسکا	---
〃	پنجوائی	پیدل افغان فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 فوجی ہلاک، 7 زخمی
		21 جون 2009ء		
خوست	علی شیر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	صابری	امریکی بیس پر مارٹر حملہ	---	---
〃	نادر شاہ کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	خوست شہر	امریکی کانوائے پر راکٹ حملہ	3 امریکی ٹینک تباہ	8 امریکی فوجی ہلاک
دیکوندی	---	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ تباہ	کمانڈر سمیت 2 پولیس اہلکار ہلاک
ہلمند	زہاری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	9 افغان فوجی ہلاک، 5 زخمی
〃	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	7 برطانوی فوجی ہلاک
〃	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	12 برطانوی فوجی ہلاک
〃	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
〃	نوزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 برطانوی ٹینک تباہ	17 برطانوی فوجی ہلاک
〃	لشکرگاہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	4 فوجی گاڑیاں تباہ	9 افغان فوجی ہلاک، 4 زخمی
کنڑ	مناگی	امریکی بیس پر حملہ	---	6 امریکی فوجی ہلاک
زابل	شنکئی	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
〃	شاہ جوئے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
کپیسا	السی	پولیس کانوائے پر کمین	---	6 پولیس اہلکار ہلاک
ارزگان	دراوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	7 نیٹو فوجی ہلاک
〃	خاص ارزگان	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 فوجی گاڑی مالِ غنیمت	11 افغان فوجی ہلاک
قندھار	قندھار شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	7 نیٹو فوجی ہلاک
〃	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
قندھار	شوراوک	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	11 افغان فوجی ہلاک
کابل	ملک قلعہ	اطالوی فوجی کانوائے پر کمین	2 اطالوی ٹینک تباہ	8 اطالوی فوجی ہلاک
پکتیا	شاوک	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	شاوک	امریکی کانوائے پر کمین	3 امریکی ٹینک تباہ	18 امریکی فوجی ہلاک
〃	زرمت	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	8 سپلائی ٹرک، 1 فوجی گاڑی تباہ	12 افغان فوجی ہلاک
〃	زرمت	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
لغمان	علی شنک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
جوزجان	شبرغان	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 نیٹو ٹینک تباہ	13 نیٹو فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
〃	جغتو	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	9 پولیس اہلکار ہلاک
پکتیکا	سرحوزہ	امریکی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	4 امریکی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
〃	ابند	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	3 سپلائی ٹرک تباہ	4 افغان فوجی ہلاک
23 جون 2009ء				
غزنی	غزنی شہر	پولش فوجی مرکز پر شہیدی حملہ	3 پولش ٹینک تباہ	15 پولش فوجی ہلاک
〃	انڈار	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	1 سیکورٹی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
قندھار	قندھار شہر	پولیس کانوائے پر شہیدی حملہ	متعدد گاڑیاں تباہ	21 پولیس آفیسر ہلاک، 15 زخمی
〃	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
ہرات	شینڈنڈ	2 ریموٹ کنٹرول بم حملے	2 نیٹو ٹینک تباہ	13 نیٹو فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن کانوائے پر کمین	2 جرمن ٹینک تباہ	8 جرمن فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2 سپلائی ٹرک، 3 امریکی ٹینک تباہ	15 امریکی فوجی ہلاک
〃	التیمور	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
بغلان	جولگا	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ	1 فوجی گاڑی تباہ	2 پولیس اہلکار ہلاک
کنڑ	اسد آباد	صوبائی پولیس ہیڈ کوارٹر پر مارٹر حملہ	---	---
وردگ	سید آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	سید آباد	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	7 امریکی فوجی ہلاک
کابل	ماموئی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 اطالوی ٹینک تباہ	5 اطالوی فوجی ہلاک
پکتیا	تریکانڈو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
〃	شاوک	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	4 سپلائی ٹرک، 3 فوجی گاڑیاں تباہ	20 افغان فوجی ہلاک
ارزگان	چورہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
ہلمند	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	11 برطانوی فوجی ہلاک
فراح	دلارام	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
29 جون 2009ء				
ننگرہار	جلال آباد	افغان فوجی کانوائے پر شہیدی حملہ	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	14 افغان فوجی ہلاک
وردگ	جلریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	جلریز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	4 امریکی فوجی ہلاک
〃	سید آباد	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
〃	جغتو	ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ	---	4 پولیس اہلکار ہلاک
〃	سید آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	نرخ	امریکی کانوائے پر کمین	2 امریکی ٹینک تباہ	10 امریکی فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	ریمورٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	9 امریکی فوجی ہلاک
〃	محمد آغا	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 فوجی گاڑیاں تباہ	13 افغان فوجی ہلاک
پکتیکا	مٹہ خان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
〃	سرحوزہ	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	6 سپلائی ٹرک تباہ	7 مرتد فوجی ہلاک
〃	وازی خواہ	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
قندوز	امام صاحب	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	3 پولیس اہلکار ہلاک
ارزگان	دراوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
"	دراوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	5 نیٹو فوجی ہلاک
غزنی	ابند	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	7 سپلائی ٹرک، 1 فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
"	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	12 افغان فوجی ہلاک
"	گیرو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
"	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	9 افغان فوجی ہلاک
"	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	5 پولش فوجی ہلاک
قندھار	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	6 نیٹو فوجی ہلاک
"	پنجوائی	پیدل افغان فوجیوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3 افغان فوجی ہلاک
"	میوند	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	10 افغان فوجی ہلاک
"	پنجوائی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	4 نیٹو فوجی ہلاک
"	زہاری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
"	زہاری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	---
قندھار	میوند	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	1 سپلائی ٹرک تباہ	---
خوست	علی شیر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
"	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 امریکی ٹینک تباہ	9 امریکی فوجی ہلاک
"	صابری	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	8 امریکی فوجی ہلاک
تخار	تلکان	جرمن بیس پر مارٹر حملہ	---	---
ہلمند	گرمسر	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ، 1 مالِ غنیمت	6 امریکی فوجی ہلاک
"	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	4 برطانوی فوجی ہلاک
"	گرمسر	برطانوی کانوائے پر کمین	---	3 برطانوی فوجی ہلاک، 5 زخمی
بادغیس	بلامرغاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
پکتیا	گردیز	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
"	کوٹکی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی ٹینک تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
زابل	شاہ جوئے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
"	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
"	شاہ جوئے	امریکی مرکز پر مارٹر حملہ	---	---
کپیسا	تگاب	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 فرانسیسی ٹینک تباہ	5 فرانسیسی فوجی ہلاک
لغمان	علی شنگ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	کمانڈر سمیت 2 افغان فوجی ہلاک
01 جولائی 2009ء				
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	18 برطانوی فوجی ہلاک، 11 زخمی
"	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	10 برطانوی فوجی ہلاک
"	نوا	برطانوی کانوائے پر کمین	---	8 برطانوی فوجی ہلاک، 4 زخمی
"	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
"	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
خوست	اسماعیل خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
قندھار	میوند	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2 سپلائی ٹرک، 2 فوجی گاڑیاں تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
"	زہاری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 فوجی گاڑیاں تباہ	7 افغان فوجی ہلاک، 4 زخمی
"	شوراوک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
پکتیا	جانی خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
"	زرمت	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ	8 افغان فوجی ہلاک
قندوز	قلی زیل	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	---
قندوز	علی آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک، 2 زخمی
لوگر	پولی عالم	امریکی کانوائے پر کمین	3 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک، 3 زخمی
جوزجان	درزاب	جرمن و افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	4 جرمن، 5 افغان فوجی ہلاک
ننگرہار	مومن دری	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2 سپلائی ٹرک تباہ	---
ہرات	پوشت کہنہ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	5 فوجی گاڑیاں تباہ	15 افغان فوجی ہلاک
"	پشتون زرغون	پولیس کانوائے پر کمین	---	5 پولیس اہلکار ہلاک
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	7 نیٹو فوجی ہلاک
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 پولش ٹینک تباہ	5 پولش فوجی ہلاک
پکتیکا	یوسف خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
02 جولائی 2009ء				
ہلمند	نوا	امریکی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	11 امریکی فوجی ہلاک
"	نوا	امریکی کانوائے پر کمین	1 امریکی ٹینک تباہ	21 امریکی فوجی ہلاک
"	---	امریکی فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپیں	---	26 امریکی فوجی ہلاک
"	گرشک	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	9 افغان فوجی ہلاک
"	گرشک	برطانوی کانوائے پر کمین	3 برطانوی ٹینک تباہ	17 برطانوی فوجی ہلاک
"	نادعلی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2 برطانوی ٹینک تباہ	12 برطانوی فوجی ہلاک
لغمان	قرغائیو	امریکی و افغان فوجی کانوائے پر کمین	3 امریکی ٹینک، 1 افغان فوجی گاڑی تباہ	20 امریکی و افغان فوجی ہلاک
زابل	شنکئی	2 پولیس چیک پوسٹوں پر حملہ	5 فوجی گاڑیاں تباہ	27 پولیس اہلکار ہلاک
بامیان	کامرد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
غزنی	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
"	قرہ باغ	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	2 افغان فوجی ہلاک
بدخشاں	شاری بازار	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	6 افغان فوجی ہلاک
نورستان	شلپٹ	امریکی بیس پر مارٹر حملہ	---	3 امریکی فوجی ہلاک
کابل	کابل شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
ہرات	وابی	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	6 پولیس اہلکار ہلاک
03 جولائی 2009ء				
کپیسا	تگاب	امریکی ہیلی کاپٹر پر راکٹ حملہ	1 امریکی ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک
"	تگاب	افغان فوج کے ساتھ جھڑپ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
"	تگاب	فرانسیسی کانوائے پر کمین	1 فرانسیسی ٹینک تباہ	5 فرانسیسی فوجی ہلاک

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3برطانوی ٹینک تباہ	18برطانوی فوجی ہلاک
لوگر	پولی عالم	امریکی بیس پر راکٹ حملہ	---	---
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	10امریکی فوجی ہلاک
05جولائی2009ء				
کنڑ	منوگی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
〃	ناری	افغان فوجی کانوائے پر کمین	3فوجی گاڑیاں تباہ	15افغان فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	امریکی ہیلی کاپٹر پر اینٹی ائیر کرافٹ گن سے حملہ	1امریکی ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک
ہلمند	گرمسر	لڑائی کے دوران اینٹی ائیر کرافٹ گن کا استعمال	3امریکی ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹروں میں سوار تمام فوجی ہلاک
〃	گرشک	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین کا حملہ	1 گاڑی تباہ	3افغان فوجی ہلاک
پکتیکا	سرحوزہ	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2رینجر گاڑیاں،1ٹرک،1ٹینک تباہ	10پولیس اہلکار ہلاک
〃	خوشامند	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
〃	زیروک	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
〃	شاران	امریکی بیس پر میزائل حملہ	---	---
زابل	قلات	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
〃	زابل شہر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2پولیس گاڑیاں تباہ	6پولیس اہلکار ہلاک
〃	کابل قندھار ہائی وے	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1 رینجر گاڑی تباہ	2افغان فوجی ہلاک،2زخمی،1 گرفتار
〃	شنکئی	پیدل افغان فوجیوں پر حملہ	---	2افغان فوجی ہلاک
ہرات	شینڈنڈ	ائیر پورٹ پر میزائل حملہ	ائیر پورٹ کو نقصان پہنچا	---
وردگ	سیدآباد	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	2 پک اپ،5سپلائی گاڑیاں تباہ	6 گارڈ ہلاک
لوگر	شیخانو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی ٹینک تباہ	4افغان فوجی ہلاک
خوست	لاکانو	پرائیویٹ سیکورٹی کمپنی کے کمانڈر پر حملہ	---	کمانڈر ہلاک
کابل	دوشی	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر راکٹ حملہ	---	---
07جولائی2009ء				
زابل	شہر صفہ	امریکی ہیلی کاپٹر پر اینٹی ائیر کرافٹ گن سے حملہ	1اپاچی،1چوپر ہیلی کاپٹر تباہ	ہیلی کاپٹروں میں سوار تمام فوجی ہلاک
کپیسا	تگاب	فرانسیسی فوجی گاڑی پر کمین	1فرانسیسی فوجی گاڑی تباہ	9فرانسیسی فوجی ہلاک
قندوز	خان آباد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1جرمن ٹینک تباہ	5جرمن فوجی ہلاک
غزنی	---	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولش ٹینک تباہ	5پولش فوجی ہلاک
وردگ	سیدآباد	امریکی فوجی پر سنائپر حملہ	---	1امریکی افسر ہلاک
08جولائی2009ء				
پکتیا	احمد خیل	امریکی کانوائے پر کمین	4امریکی ٹینک بیاہ	10امریکی فوجی ہلاک
〃	زرمت	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	1 ٹینک،2فوجی گاڑیاں تباہ	7پولیس اہلکار ہلاک
〃	زرمت	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	4 سپلائی گاڑیاں،1 پک اپ تباہ	---
〃	زرمت	افغان فوجی گاڑی پر گرینیڈ حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	---

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
〃	احمد خیل	امریکی کانوائے پر کمین	4امریکی ٹینک تباہ	20امریکی فوجی ہلاک
ہلمند	سنگین	برطانوی کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3برطانوی فوجی ہلاک، 4زخمی
〃	گرشک	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	چیک پوسٹ پر مجاہدین کا قبضہ	---
〃	موسیٰ قلعہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	ضلعی ناظم کا بیٹا4 گارڈز سمیت ہلاک
〃	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5برطانوی فوجی ہلاک
〃	گرشک	پولیس اہلکاروں پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5پولیس اہلکار ہلاک
قندھار	قندھار شہر	پولیس چیک پوسٹ پر حملہ	---	---
〃	قندھار شہر	امریکی بیس پر میزائل حملہ	آئل ڈپو تباہ	---
〃	قندھار شہر	2پولیس چیک پوسٹوں پر حملہ	2پولیس چیک پوسٹیں تباہ	---
ہرات	شینڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
پکتیکا	سرحوزہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6افغان فوجی ہلاک
وردگ	چک	پولیس چیف کے بیٹے پر حملہ	1 کلاشنکوف غنیمت	چیف کا بیٹا ہلاک
کپیسا	تگاب	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1فوجی گاڑی تباہ	6افغان فوجی ہلاک
قندوز	اسقلان	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	6پولیس اہلکار ہلاک
خوست	خوست شہر	پولیس گاڑی پر کمین	1پولیس گاڑی تباہ	3پولیس اہلکار ہلاک
		10جولائی2009ء		
قندھار	---	ہیلی کاپٹر سے اترنے والے فوجیوں پر کمین	---	11امریکی فوجی ہلاک
〃	شوراوک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1پولیس گاڑی تباہ	6پولیس اہلکار ہلاک
خوست	شاہ ولی کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1افغان فوجی گاڑی تباہ	6 PRT آفیسر ہلاک
قندوز	---	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1رینجر پک اپ تباہ	8افغان فوجی ہلاک، 4زخمی
غزنی	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	1افغان فوجی ٹینک تباہ	5افغان فوجی ہلاک
〃	ماقر	امریکی کانوائے پر کمین	---	6امریکی فوجی ہلاک
لغمان	علی شنگ	امریکی کانوائے پر کمین	---	3امریکی فوجی ہلاک
نورستان	برگ مٹال	ضلع کی تمام سرکاری عمارتوں پر حملہ	2چیک پوسٹ اور ضلعی ہیڈکوارٹر پر قبضہ	10افغان فوجی ہلاک، 10 گرفتار
ہلمند	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
〃	گرشک	تباہ شدہ ٹینک اُٹھانے والے کانوائے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
وردگ	نرخ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
ننگرہار	خوجیانو	امریکی بیس پر حملہ	---	---
〃	---	2چیک پوسٹوں پر حملہ	2چیک پوسٹیں تباہ	3افغان فوجی ہلاک
فاریاب	ناموسی	امریکی کانوائے پر کمین	---	2امریکی فوجی ہلاک، 2زخمی
ہرات	شینڈنڈ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
لوگر	برکی برک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	3امریکی فوجی ہلاک
کنڑ	---	امریکی بیس پر حملہ	آئل ڈپو تباہ	---
بادغیس	بلامرغاب	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	افسر سمیت 4افغان فوجی ہلاک، 5زخمی
		12جولائی2009ء		

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
〃	نوزاد	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	3 برطانوی فوجی ہلاک، 2 زخمی
〃	لشکرگاہ	افغان فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ	---	80 چیک پوسٹوں کا کمانڈر ہلاک
〃	---	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
〃	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	سنگین	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	5 افغان فوجی ہلاک
〃	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	3 برطانوی ٹینک تباہ	15 برطانوی فوجی ہلاک
〃	سنگین	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی موٹرسائیکل تباہ	1 امریکی فوجی ہلاک
〃	گرمسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	لشکرگاہ	امریکی بیس پر میزائل حملہ	---	---
ارزگان	ترین کوٹ	امریکی کانوائے پر کمین	---	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	6 امریکی فوجی ہلاک
〃	کجاکی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	کجاکی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	7 امریکی فوجی ہلاک
قندھار	زیرے	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	---	7 کینیڈین فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی ٹینک تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
غزنی	---	گورنر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ	گورنر کی گاڑی تباہ	4 گارڈ ہلاک
〃	دہیک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
وردگ	کابل قندھار ہائی وے	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	3 سرف گاڑیاں، 4 سپلائی گاڑیاں تباہ	10 افغان فوجی ہلاک
بادغیس	غورمچ	پولیس گاڑی پر کمین	1 پولیس گاڑی غنیمت	10 پولیس اہلکار ہلاک
پکتیکا	یوسف خیل	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
کابل	---	بگرام ائیرپورٹ پر میزائل حملہ	---	---
قندوز	---	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	3 آئل ٹینکر تباہ	3 افغان فوجی ہلاک
		15 جولائی 2009ء		
ہلمند	سنگین	امریکی ہیلی کاپٹر پر میزائل حملہ	1 چینوک ہیلی کاپٹر تباہ	37 امریکی فوجی ہلاک
〃	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	مرجی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 برطانوی ٹینک تباہ	6 برطانوی فوجی ہلاک
〃	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	5 امریکی فوجی ہلاک
〃	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان فوجی گاڑی تباہ	5 افغان فوجی ہلاک
〃	گرشک	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 امریکی ٹینک تباہ	3 امریکی فوجی ہلاک، 3 زخمی
〃	نوا	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
〃	لشکرگاہ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 نیٹو ٹینک تباہ	6 نیٹو فوجی ہلاک
〃	گرمسر	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1 افغان رینجر پک اپ تباہ	7 افغان فوجی ہلاک
قندوز	چاردرہ	جرمن ٹینک پر کمین لگا کر حملہ	1 جرمن ٹینک تباہ	2 جرمن فوجی ہلاک
پکتیا	زرمت	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	4 سپلائی گاڑیاں تباہ، 1 غنیمت	---

صوبہ	ضلع	کارروائی کی نوعیت	دشمن کا نقصان	ہلاکتیں
"	واز داران	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	8پولیس اہلکار ہلاک
"	گردیز	امریکی بیس پر میزائل حملہ	---	---
ارزگان	ترین کوٹ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	6امریکی فوجی ہلاک
"	چھاؤنی	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1نیٹو ٹینک تباہ	6نیٹو فوجی ہلاک
ہرات	پسابند	افغان فوجی کانوائے پر کمین	---	2افغان فوجی ہلاک
"	درۂ تخت	فوجی مرکز پر حملہ	فوجی مرکز تباہ	---
"	گزاری	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	5سپلائی گاڑیاں تباہ	---
"	شاہ دوراہی	فوجی مرکز پر میزائل حملہ	---	---
قندھار	ڈنڈ	امریکی مرکز پر فدائی حملہ	3فوجی گاڑیاں تباہ	17امریکی و مرتد فوجی ہلاک
قندھار	---	قندھار ائیرپورٹ پر میزائل حملہ	---	---
"	شاہ برج	پولیس پارٹی پر کمین	---	1 آفیسر سمیت 5پولیس اہلکار ہلاک، 2زخمی
زابل	قلات	PRT آفس پر میزائل حملہ	---	3امریکی، 2افغان فوجی ہلاک
وردگ	شیخ آباد بازار	امریکی سپلائی کانوائے پر کمین	30 سرف گاڑیاں تباہ	---
"	سیدآباد	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر میزائل حملہ	---	---
"	جغتو	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
"	چک	ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ	---	---
نورستان	برگ متال	امریکی و افغان فوجی مراکز پر حملہ	---	30امریکی و افغان فوجی ہلاک
غزنی	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	5امریکی فوجی ہلاک
"	قرہ باغ	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	2امریکی ٹینک تباہ	11امریکی فوجی ہلاک
"	گیرو	ریموٹ کنٹرول بم حملہ	1امریکی ٹینک تباہ	4امریکی فوجی ہلاک
"	انڈار	افغان فوجی کانوائے پر کمین	2فوجی گاڑیاں تباہ	9افغان فوجی ہلاک

15جون سے 15 جولائی 2009ء

فدائی حملے	05		
میزائل حملے	29	ٹینک تباہ	171
مراکز، چیک پوسٹ پر حملے	55	گاڑیاں تباہ	150
کمین / بارودی سرنگیں	93	آئل ٹینکر، ٹرک تباہ	70
ریموٹ کنٹرول بم دھماکے	143	جہاز، ہیلی کاپٹر تباہ	10
صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں	1059	مرتد افغانی فوجیوں کی ہلاکتیں	746

غیرت مند قبائل کی سر زمین سے

سعید اللہ خراسانی

20 جون:

باجوڑ کے علاقے بلال خیل میں جھڑپ، میجر سمیت کئی فوجی ہلاک

26 جون:

شمالی وزیرستان میں دو مختلف مقامات پر ریموٹ کنٹرول بم حملوں میں کم از کم 3 فوجی ہلاک اور 21 زخمی ہوگئے۔تفصیلات کے مطابق طالبان کے مراکز پر حملہ آور ہونے کے لیے جانے والے ایک فوجی قافلہ پر بنوں میران شاہ روڈ پر میرانشاہ سے تین کلومیٹر پہلے حملہ ہو گیا۔ بم زمین کی بجائے سڑک کنارے فلورمل کی دیوار کے ساتھ نصب کیا گیا تھا۔ دھماکہ اس قدر زوردار تھا کہ اس کی آواز میران شاہ میں سنی گئی۔ دھماکے کے نتیجے میں 3 اہل کار ہلاک اور 18 زخمی ہوگئے۔ دھماکے کے بعد فوج نے چار گھنٹے تک بنوں میران شاہ روڈ پر فائرنگ کی ۔زخمیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے سی ایم ایچ بنوں پہنچایا گیا۔اس کے بعد فوجی قافلہ دوبارہ روانہ ہوا تو نورک اور عیدک سے ملحقہ علاقے میں ایک اور دھماکہ ہوگیا، جس میں 3 فوجی زخمی ہوگئے۔

27 جون:

وانا میں شہری آبادی پر پاکستانی فوج کی بمباری، 3 شہری شہید

28 جون:

شمالی وزیرستان میں مدھا خیل کے علاقے میں فوجی قافلے پر طالبان کا بڑا حملہ، کرنل ،میجر اور کیپٹن سمیت 60 سے زائد فوجی ہلاک۔شوریٰ اتحاد المجاہدین کے رُکن اور شمالی وزیرستان میں طالبان کے امیر حافظ گل بہادر نے حملے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے شمالی وزیرستان میں فوج اور حکومت کے ساتھ امن معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کردیا۔انہوں نے ڈرون حملوں کے جاری رہنے کو اس حملے کی وجہ قرار دیا۔تفصیلات کے مطابق فوجی قافلہ ایک تنگ گھاٹی سے گزر رہا تھا کہ طالبان مجاہدین کی طرف سے لگائی گئی بارودی سرنگ کے پھٹنے سے گاڑی تباہ اور راستہ بند ہوگیا۔اسی دوران کمین لگا کر مجاہدین نے فوجی کانوائے پر راکٹوں سے حملہ کیا جس سے مزید 15 گاڑیاں تباہ اور ان میں سوار 60 سے زائد فوجی ہلاک ہوگئے، جب کہ 6 سے زائد ٹرکوں پر مشتمل اسلحہ و گولہ بارود مجاہدین نے غنیمت کیا۔فوج نے فوراً فضائی مدد طلب کی اور اس واقعے کی تھوڑی دیر بعد جائے وقوعہ اور ارد گرد کے علاقوں پر فضائی بمباری کی گئی۔حافظ گل بہادر کے ترجمان احمد اللہ احمدی نے میڈیا ذرائع سے بات کرتے ہوئے واقعہ کی ذمہ داری قبول کی ۔جبکہ بتایا گیا ہے کہ کارروائی کی قیادت امیر تحریک طالبان شمالی وزیرستان حافظ گل بہادر خود کررہے تھے،اس کارروائی نے پاکستانی فوج اور ایجنسیوں کی مجاہدین کو تقسیم کرکے اپنے مفادات حاصل کرنے کی کوششوں اور سازشوں پر پانی پھیر دیا ہے اور ان پر یہ واضح ہوگیا ہے کہ اب اگر جنگ ہوگی تو تمام مجاہدین سے اور صلح ہوگی تو بھی تمام مجاہدین سے۔

03 جولائی:

اورکزئی کے سرحدی علاقے چھپر فیروزخیل میں فوج کا ایک ایم آئی 17 ہیلی کاپٹر طالبان نے مار گرایا۔: میجر اور کیپٹن سمیت 26 ہلاک۔فوج کا کہنا تھا کہ ہیلی کاپٹر تیکنیکی خرابی کی وجہ سے گر کر تباہ ہوا۔ واقعہ میں ایک میجر اور کیپٹن سمیت 26 اہلکار مارے گئے۔فوجی تاریخ میں ہیلی کاپٹر کے گرنے سے مرنے والے فوجیوں کی یہ سب سے زیادہ تعداد ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر کرم ایجنسی سے فوجیوں کو لے جا رہا تھا کہ خیبر ایجنسی اور اورکزئی ایجنسی کے سرحدی علاقہ چھپر فیروزخیل میں گر کر تباہ ہوگیا۔مقامی افراد کے مطابق ہیلی کاپٹر گرنے سے قبل فائرنگ کی آوازیں بھی سنی گئیں۔فوج نے واقعہ کے چند گھنٹے بعد جائے وقوعہ پر جیٹ طیاروں ،گن شپ ہیلی کاپٹروں اور بھاری توپ خانے سے شدید بمباری کی۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہیلی کاپٹر طالبان نے ہی گرایا ہے اور فوج اب لکیر پیٹ رہی ہے۔

☆ پاکستانی فوج کی مدد سے وزیرستان میں صلیبی ڈرون حملے

23 جون:

جنوبی وزیرستان میں لدھا سب ڈویژن کے علاقے زنگڑہ میں ایک دن میں دو مرتبہ ڈرون حملے، دوسرا حملہ، پہلے حملے کے شہدا کی نماز جنازہ پر کیا گیا۔ ان دونوں حملوں میں کم از کم 60 افراد شہید ہوئے جن میں ۵۳ عام مسلمان شہید ہوئے۔

03 جولائی:

جنوبی وزیرستان سروکئی سب ڈویژن کے علاقے موچی خیل میں ڈرون حملہ۔ حملے میں آٹھ افراد کے شہید ہونے کی اطلاعات ہیں۔

07 جولائی:

جنوبی وزیرستان میں زنگڑہ میں پھر ڈرون میزائل حملہ، صبح دس بجے کے قریب ڈرون طیارے سے دو میزائل فائر کیے گئے۔جس کے نتیجے میں 12 افراد کے شہید ہونے کی خبریں ہیں۔

08 جولائی

: جنوبی وزیرستان میں لدھا سے سراروغہ کے راستے میں گاڑیوں اور کاروان منترہ میں گھر پر ڈرون میزائل حملے، مجموعی طور پر 40 سے زائد شہادتوں کی اطلاعات

17 جولائی:

شمالی وزیرستان رزمک کے قریب بہادر کلے کے علاقے میں ڈرون کے ذریعے میزائل حملہ، 4 افراد کے شہید ہونے کی اطلاعات۔

صلیبی جنگ اور آئمة الکفر

دانیال عبدالرشید

☆سوات سے جنگجوؤں کو نکالنے پر پاکستانی فوج کے شکر گزار ہیں۔ ہالبروک

''افغانستان اور پاکستان کے لیے امریکی ایلچی ہالبروک نے کہا ہے کہ وادیٔ سوات سے جنگجوؤں کو نکال باہر کرنے پر پاکستانی فوج کے شکر گزار ہیں۔ تاہم اصل امتحان متاثرین کی واپسی کے بعد شروع ہوگا، کیا انھیں تحفظ مل سکے گا اور کیا طالبان کو پہاڑوں سے اُتر کر واپس آنے سے روکا جاسکے گا؟'' اس نے کہا کہ سوات کی تعمیر نو کے اخراجات کے لیے ایک ارب ڈالر سے زائد رقم مہیا کی جائے گی۔ جس میں امریکہ نے سب سے زیادہ حصہ ڈالا ہے لیکن دیگر ممالک مناسب مقدار میں امداد نہیں دے رہے۔

سوات کے مسلمانوں پر ناپاک فوج کے آپریشن کے بعد صلیبی کفار کی کھِلی ہوئی باچھیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یہ آپریشن بھی صلیبی جنگ ہی کا ایک محاذ ہے، جس میں ایک طرف شریعتِ الٰہیہ کے لیے جدوجہد کرنے والے مجاہدینِ مخلصین ہیں اور دوسری طرف کفار کی کاسہ لیس، صلیبی جنگ کا ہر اول دستہ پاکستانی فوج، اور یقیناً اللّٰہ کی مدد اور نصرت تو اہلِ ایمان ہی کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوات کے مجاہدین آج بھی استقامت کے ساتھ اپنے راستے پر گامزن ہیں اور صلیبی لشکر کا ''ہراول دستہ'' ناپاک فوج اپنے ہزاروں فوجی مروا کر بھی ان کا بال بیکا نہیں کر سکی۔ ہالبروک کا یہ بیان ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے بھی کافی ہونا چاہیے جو سوات و وزیرستان کے مجاہدین کو غیر مُلکی ایجنٹ قرار دیتے نہیں تھکتے، لیکن حق تو یہ ہے کہ جس کو اللّٰہ ہدایت نہ دے اُس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

☆یقین دلاتا ہوں کہ امریکی فوج پاکستان میں داخل نہیں ہوگی۔ اوبامہ

امریکی صدر اوبامہ نے کہا کہ ہے پاکستان کے نیوکلیائی اثاثوں پر قبضے کا کوئی ارادہ ہے اور نہ ہی امریکی فوج پاکستان کے اندر بھیجی جائے گی۔ اس کا کہنا تھا کہ پاکستانی فوج اور سیکورٹی ادارے دہشت گردی کے خلاف مؤثر انداز میں کارروائیاں کر رہے ہیں۔

پاکستان میں بعض طبقات پاکستانی حکومت اور فوج کے مسلمانوں کے خلاف وحشیانہ آپریشنز کی حمایت اور توجیہ میں یہ دلیل بھی پیش کرتے ہیں کہ اگر حکومت اور فوج ایسا نہ کرے تو امریکہ خود یہاں آجائے گا اور ہمارے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ کر لے گا۔ لیکن یہ احمق اِس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب پاکستانی فوج امریکی سپاہیوں سے بڑھ کر صلیبیوں کے مقاصد پورے کر رہی ہو اور اس کے اسلحہ وگولہ بارود بشمول نام نہاد ایٹمی اثاثوں سے کسی کافر فوج اور ریاست کو کوئی خطرہ نہ ہو تو امریکہ کیوں اپنے فوجی مردار کروانے کے لیے پاکستان بھیجے گا؟؟؟ جب کہ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ امریکیوں کے خلاف جہاد کرنے کے لیے پاکستان کا بچہ بچہ اُٹھ کھڑا ہوگا۔ دوسری جانب فوج کے حامی یہ طبقات اس بات کو سمجھنے سے عاری ہیں کہ دینِ اسلام کے خلاف کفار کا سب سے بڑھ کر ساتھ دینے والی یہ (نا)پاک فوج کیونکر اسلام کی محافظ ہو سکتی ہے اور اس فوج سے 'الحب للّٰہ والبغض للّٰہ' کی روشنی میں کراہت اور نفرت ایمان کا جز لاینفک ہے۔ پاکستانی فوج بے شک اس سے بڑھ کر کام کرے، اس کے خلاف نفرت اس مقام پر نہیں جائے گی کیوں کہ یہ فوج اپنے مسلمان ہونے کے فریب سے مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہے۔

☆امریکی افواج اور عوام تھک چکے، افغانستان میں طالبان کے ہاتھوں شدید مُشکلات کا سامنا ہے۔ امریکی وزیرِ دفاع

امریکی وزیرِ دفاع رابرٹ گیٹس نے کہا ہے کہ افغان جنگ ایک سال میں نہیں جیتی جاسکتی۔ امریکی فوج کو آئندہ موسمِ گرما تک اہم پیش رفت کرنی ہوگی ورنہ عوامی حمایت میں کمی ہوگی۔ امریکی فوج کو افغانستان میں طالبان کے ہاتھوں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ امریکی اخبار لاس اینجلس ٹائمز کو انٹرویو دیتے ہوئے اس کا کہنا تھا کہ افغان جنگ ایک سال میں جیتی تو نہیں جاسکتی لیکن افغانستان میں امریکی فوج کی ناکامی کا عوامی تاثر زائل کرنے کے لیے آئندہ موسمِ گرما تک نمایاں پیش رفت کرنا ہوگی۔ اس نے کہا کہ عوامی تجربے کے بعد کوئی بھی لمبے عرصے کی منصوبہ بندی کرنے کے حق میں نہیں اور امریکی فوج اور عوام دونوں تھک چکے ہیں۔

اگرچہ صلیبی صہیونی اتحاد کی جانب سے پچھلے چند ماہ میں افغانستان میں اپنی فوجی قوت کو بڑھانے اور مجاہدین پر شدت سے حملہ آور ہونے کا شوروغوغا ہی ان کے شکست خوردہ عزائم کا بہت واضح پتہ دے رہا تھا لیکن رابرٹ گیٹس کا یہ بیان کہ اس کی فوج اور عوام تھک چکے ہیں، اس بات کی علامت ہے کہ اللّٰہ کی نصرت قریب آپہنچی ہے اور کفار کے لشکروں کے حوصلے پست ہوگئے ہیں اور اب شبرغان، باگرام اور گوانتانامو بے کے اسیروں، دشتِ لیلیٰ و تورابورا کے شہیدوں اور خراسان کے غازیوں کی قربانیاں رنگ لا رہی ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب لشکرِ انصار مہدی اپنے سیاہ پرچم بلند کیے سرزمینِ ایلیاء(القدس) کی جانب رواں دواں ہوں گے۔ ان شاء اللّٰہ

اک نظر ادھر بھی

احمد مصطفیٰ

☆ **"دہشت گردوں" سے رابطے، فضائیہ کے 57 اہلکار گرفتار، 26 کا کورٹ مارشل، 6 کو سزائے موت، 24 کو پرویزی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر گرفتار کیا گیا۔**

گزشتہ 2 سال میں پاکستانی فضائیہ کے 57 سے زائد اہلکاروں کو "دہشت گردی" کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ان میں 26 افراد کا کورٹ مارشل کیا گیا جس کے نتیجے میں 6 افراد کو سزائے موت جب کہ دیگر کو 3 سے 17 برس کی قید کی سزا سُنائی گئی، باقی 24 اہلکار برطرف کر دیے گئے۔ جب کہ 24 اہلکار ایسے ہیں جن کو محض پرویز مشرف کی "دہشت گردی کے خلاف جنگ" میں شرکت کی پالیسی سے اختلاف کی بنا پر گرفتار کیا گیا۔ فضائیہ کے ترجمان کی وضاحت کے مطابق ان افراد کی گرفتاریاں 2003ء میں پرویز مشرف پر حملوں کے بعد عمل میں لائی گئیں۔

اس خبر میں جہاں ایک جانب نظامِ طاغوت کے جبرو استبداد کا ثبوت مِلتا ہے وہیں اس کا خوش کن پہلو یہ بھی ہے کہ کفار کے کاسہ لیس اس نظام کے اندر بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو حق بات کو سمجھنے اور اس کو اپنا لینے کی توفیق سے بہرہ مند ہیں اور یقیناًراہِ حق کی طرف راہنمائی اللّٰہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ملتی ہے اور جسے اللّٰہ ہدایت دے، اُس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللّٰہ گمراہ کرے،اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔یہ لوگ یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں،ان کو نظامِ طاغوت سے برأت اور حق کی نصرت کرنے کی سزا دی گئی۔ اللّٰہ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے آمین۔

☆ **پاکستان کے لیے امریکی امداد 3 گُنا کرنے کا فیصلہ، کیری لوگر بل امریکی سینٹ سے منظور۔القاعدہ اور طالبان کو روکنے کی شرط، 5 سال تک 1.5 ارب ڈالر سالانہ ملیں گے۔**

امریکی سینٹ نے پاکستان کے لیے امداد کا کیری لوگر بِل منظور کر لیا ہے۔ بِل کے تحت پاکستان کو امریکہ کی جانب سے 1.5 ارب ڈالر سالانہ کے حساب سے کُل 7.5 ارب ڈالر ملیں گے۔ اس امداد کو پاکستان کی اقتصادی اور سیاسی صورتحال کی بہتری سے مشروط کیا گیا ہے جب کہ فوجی امداد کے لیے شرط عائد کی گئی ہے کہ سیکورٹی فورسز القاعدہ اور طالبان کو پاکستان کی سرزمین استعمال نہیں کرنے دیں گی۔ علاوہ ازیں امریکی صدر اوبامہ نے عراق اور افغانستان کے لیے 106 ارب ڈالر کے اضافی بل میں سے بھی 1 ارب 40 کروڑ ڈالر پاکستانی سیکورٹی فورسز کی "دہشت گردی کے خلاف" لڑنے کی صلاحیت بہتر بنانے کے لیے دینے کا اعلان کیا ہے۔

☆ **افغانستان کے صوبہ ہلمند میں اتحادی افواج کے آپریشن خنجر کا آغاز، پاکستان نے طالبان کی نقل وحرکت روکنے کے لیے افغان سرحد پر مزید فوج تعینات کر دی۔**

افغانستان کے صوبہ ہلمند میں اتحادی افواج نے "خنجر" کے نام سے ایک بڑے آپریشن کا آغاز کیا ہے، اسی دوران پاکستان نے افغان سرحد پر طالبان کی نقل و حرکت اور رسد کو روکنے کے لیے اپنی فوج کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے۔آئی ایس پی آر کے مطابق یہ فوج ملک کے مختلف علاقوں سے اکٹھی کر کے لگائی گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل سوات اور وزیرستان میں آپریشن کا آغاز کرتے ہوئے بھارتی سرحد سے کئی ڈویژن فوج نکال کر ان دونوں علاقوں میں تعینات کی گئی تھی۔

ہلمند میں صلیبی اتحاد نے اپنے سورماؤں کے ڈھیر اللّٰہ کے شیروں کے سامنے لا پھینکے ہیں، جن کی "ضیافت" کرنے میں مجاہدین نے الحمد للّٰہ کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ چنانچہ پاکستانی فوج کا بھی جی للچایا اور اس نے بھی اپنا "حصّہ" وصول کرنے کے لیے افغان سرحد پر مزید نفری تعینات کردی۔امید ہے کہ ان کے ساتھ بھی انصاف ہوگا۔

☆ **میاں چنوں کے نواحی گاؤں L.29/15 میں ڈرون حملے میں 15 افراد جاں بحق، 120 سے زائد زخمی اور تقریباً 100 مکانات تباہ ہوگئے۔**

کفریہ طاقتوں کے پجاری حکومتی نمائندے اور بیشتر ذرائع ابلاغ اس واقعے کو ماسٹر ریاض احمد کے گھر میں موجود اسلحہ و گولہ بارود کے پھٹنے کا نتیجہ قرار دیتے رہے۔ ریاض احمد کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا کسی جہادی گروہ سے بھی تعلق ہے اس کے برعکس ایک پاکستانی روزنامے نے 14 جولائی کو اپنے اداریے میں بعض عینی شاہدین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دھماکے سے قبل آسمان پر روشنی نظر آئی اور پھر کوئی چیز اوپر سے آ کر اس گھر میں گری ،جس کے بعد دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار پھیل گیا اور سینکڑوں مکانات تباہ ہوگئے۔

یہ ڈرون حملہ جسے دجالی میڈیا کے ذریعے دھماکہ خیز

مواد کا نتیجہ ثابت کرنے کی تقریباً کامیاب کوشش کی گئی، دراصل جنوبی پنجاب میں صلیبی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے ایک اور آپریشن کی راہ ہموار کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ لیکن شاید صلیبی طاغوت اور اس کے مرتد آلہ کار یہ نہیں جانتے کہ جتنی زیادہ آپریشن آپریشن کی رٹ لگائی جائے گی اتناہی جہاد اور مجاہدین کی نصرت و مدد میں اضافہ ہوتاچلا جائے گا۔ ان شاء اللہ

☆طالبان کی دھماکہ خیز مواد کی تیاری اور استعمال کی تکنیک نے اتحادی فوجوں کو حیران کردیا۔دی ٹائمز

برطانوی اخبار''دی ٹائمز'' نے اپنی ایک رپورٹ میں لکھا ہے کہ افغانستان میں طالبان اپنی کارروائیوں کے دوران انتہائی مہارت کے ساتھ دیسی ساختہ دھماکہ خیز مواد استعمال کرتے ہیں جو اتحادی افواج کے لیے نہایت نقصان دہ ثابت ہورہا ہے۔رپورٹ میں برطانوی بم ڈسپوزل سکواڈ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ افغانستان میں طالبان کی بڑھتی ہوئی عسکری سرگرمیوں میں نہ صرف تیزی آرہی ہے بلکہ دھماکہ خیز مواد استعمال کرنے میں ان کی ٹیکنالوجی نے اتحادی فوج کو حیرت میں ڈال دیا ہے، وہ معمولی دھاتوں کے ذریعے بہت کم وقت میں انتہائی مؤثر بارود تیار کر کے اپنے اہداف کو نشانہ بنارہے ہیں۔

☆امریکی بجٹ خسارہ ایک ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر گیا۔

رواں مالی سال کے اختتام سے تین ماہ قبل ہی امریکہ کا بجٹ خسارہ ایک ٹریلین ڈالر یعنی 1000 ارب ڈالر سے تجاوز کر گیا ہے۔اس کی بنیادی وجوہات میں مالیاتی بحران اور مالیاتی اداروں کے لیے بیل آؤٹ پیکج کے علاوہ افغانستان اور عراق میں جنگی اخراجات میں بے تحاشا اضافہ ہے۔

☆امریکی حکومت ڈرون طیاروں کی ٹیکنالوجی پاکستان کو دے:(جیمز جونز کے سامنے زرداری کی فرمائشیں)

جون کے آخری ہفتے میں پاکستان کا دورہ کرنے والے امریکہ کے فوجی سلامتی کے مشیر جنرل جیمز جونز سے ملاقات کرتے ہوئے آصف زرداری نے کہا کہ امریکہ ڈرون طیاروں کی ٹیکنالوجی پاکستان کو دے جبکہ جیمز جونز نے ''دہشت گردوں'' کے خلاف ''کامیاب'' آپریشن پر ناپاک فوج کی تعریف کی۔

مسلمانانِ پاکستان پر مسلط دنیا کی بدترین مخلوق کا اپنے آقاؤں کے سامنے طرز عمل نہ صرف ان کی انتہائی غلامانہ ذہنیت عکاس ہے بلکہ ان کی ذہنی عدم بلوغت کا بھی پتہ دیتا ہے۔امریکہ سے اگر کوئی چپڑاسی بھی آجائے تو یہ لوگ قطار اندر قطار اس کے آگے بچھ جاتے ہیں اور پھراُن سے ملاقات کے دوران احمقوں کی طرح فرمائشوں اور جھوٹے وعدوں کا اک انبار لگا دیتے ہیں۔ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب مجاہدین مملکتِ پاکستان کو ان ذہنی معذوروں کے پنجے سے چھڑائیں گے،شریعت الٰہی کی روشنی میں اور جہاد کے امت ذریعے تمام تر دکھوں کا مداوا کیا جائے گا۔

☆نیٹو کی سپلائی لائن ایک مرتبہ پھر نشانے پر، پشاور، قلات اور لنڈی کوتل میں کنٹینروں اور ٹینکروں پر حملے

صلیبی و اتحادی افواج کے لیے پاکستان سے جانے والی رسد کی سپلائی لائن الحمدللہ' گزشتہ دنوں پھر مجاہدین کے نشانوں پر آگئی۔پشاور، قلات اور لنڈی کوتل کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی نیٹو کنٹینرز اور تیل لے جانے والے ٹینکروں پر بموں اور خودکار ہتھیاروں سے کامیاب حملے کیے گئے، جن میں بیشتر ٹینکر اور کنٹینرز تباہ ہوگئے، جب کہ افغانستان کے اندر بھی صلیبی فوجوں کے رسد کے راستے مسلسل مجاہدین کے حملوں کی زد میں ہیں۔یہاں تک کہ کئی علاقوں میں صلیبی فوج تک رسد پہنچانے کے لیے کوئی محفوظ زمینی راستہ نہیں بچا اور وہ بدنامِ زمانہ'بلیک واٹر' کی خدمات حاصل کر کے رسد فضائی راستوں سے حاصل کررہے ہیں۔فضائی رسد پیراشوٹ کے ذریعے فوجی مراکز پر گرائی جاتی ہے۔لیکن اللہ کی نصرت سے اکثر اوقات اس کا بڑا حصہ ان کے مراکز کی بجائے اِدھراُدھر گر کر مجاہدین کے ہاتھوں تک پہنچ جاتا ہے۔

☆حجاب کا جرم:جرمنی میں بھری عدالت میں متعصب جرمن شہری نے چاقو کے وار کر کے مسلمان مصری خاتون کو شہید کر دیا۔خاتون کا شوہر پولیس کی فائرنگ سے زخمی۔

مشرقی جرمنی کے معروف شہر'دریسدن' کی ایک عدالت میں ایک مقدمے کی کاروائی کے دوران متعصب جرمن شخص نے جو کہ اس مقدمے کا ملزم بھی تھا، چاقو کے پے در پے وار کر کے مسلمان مصری خاتون 'مروا الشربینی' کو شہید کر دیا جبکہ خاتون کا شوہر اپنی بیوی کو بچانے کی کوشش میں قاتل کے چاقو اور پولیس کی فائرنگ کی زد میں آکر شدید زخمی ہوگیا اور تاحال زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔تفصیلات کے مطابق قاتل جرمن باشندے'ایکزل ڈبلیو' نے اگست ۲۰۰۸ میں اپنے پڑوس میں رہائش پذیر مصری خاتون'مروا الشربینی' کو حجاب میں دیکھ کر اسے دہشتگرد کہا اور مروا کے جواب دینے پر اسلام کو تباہ کرنے اور مسلمانوں کو قتل کرنے کی دھمکی دی۔مروا نے اس متعصب جرمن کافر کے توہین آمیز مغلظات بکنے کے خلاف مقامی عدالت میں شکایت کی جہاں سے مذکورہ شخص کو قصوروار قرار دیکر جرمانہ کی سزا دی گئی۔لیکن اس نے مقامی عدالت کے فیصلے کو دوسری عدالت میں چیلنج کر دیا۔یکم جولائی' بدھ کے روز عدالت نے دونوں کو طلب کیا ہوا تھا۔جج کے پوچھنے پر ایکزل نے کہا کہ''اگر میرا بس چلے تو میں اس عورت کو حجاب پہننے کی ایسی سزا دوں کہ ہمیشہ یاد رکھے''اس پر عدالت نے اسے مجرم ٹھہرا کر گرفتار کرنے اور ۷۸۰ جرمن مارک جرمانہ کرنے کا حکم دیا۔یہ سنتے ہی جنونی کافر نے بھری عدالت میں پولیس

اور جج کی موجودگی میں مروا الشربینی پر حملہ کر دیا، اسے زمین پر پٹخ کر اپنے لباس سے تیز دھار خنجر نکال کر اس پر وار کرنے لگا۔ عدالت میں کھڑے مسلح پولیس اہلکار اور جج خاموشی سے تماشا دیکھتے رہے۔ یہ منظر دیکھ کر مروا کا شوہر علوی عکاظ آگے بڑھا اور اپنی بیوی کو بچانے کی کوشش کی، جس پر مسلح پولیس اہلکاروں نے اپنا 'فرض' پورا کرتے ہوئے فائرنگ کر دی جس سے دو گولیاں عکاظ کے جسم میں پیوست ہوگئیں۔ زخمی عکاظ کوشش کے باوجود اپنی غیرت مند، باحجاب بیوی کو نہ بچا سکا اور تین ماہ کی حاملہ 'مروا الشربینی' نے عدالت میں ہی دم توڑ دیا جبکہ عکاظ تا حال ہسپتال میں موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ بھری عدالت میں مرواؒ کے قتل کا دلخراش منظر دیکھنے والوں میں اس کا ڈھائی سالہ بیٹا مصطفیٰ بھی شامل تھا۔

'شہیدہ حجاب' مروا الشربینی کا جسد ایک خصوصی پرواز کے ذریعے مصر کے دارالحکومت قاہرہ پہنچا، جہاں سے اسے ہزاروں افراد کی معیت میں ان کے آبائی شہر اسکندریہ پہنچایا گیا جہاں لاکھوں مسلمانوں ان کی نماز جنازہ میں شریک ہوئے اور کلمہ طیبہ کے ورد کی گونج میں انہیں سپردِ خاک کیا گیا۔

یہ واقعہ جہاں یورپی کافروں کے دلوں میں اسلام، اسلامی شعائر اور مسلمانوں کے خلاف موجود نفرت کی شہادت ہے، وہیں مغربی میڈیا کے تعصب اور جانبداری کا ثبوت بھی ہے۔ برلن کی امام کونسل کے سربراہ ایمان مزائیک نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ وہ جرمن اخبارات اور الیکٹرونک میڈیا کی مذمت کرتے ہیں کہ اس افسوس ناک واقعے کی کسی سطح پر کوئی کوریج نہیں کی گئی۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ ۲۰۰۴ء میں مراکشی مسلمان کے ہاتھوں ڈچ فلم ساز 'تھیو وان گوتھ' کے قتل پر آسمان سر پر اٹھا لینے والے جرمن میڈیا نے ایک باحجاب مسلمان خاتون کے بھری عدالت میں قتل پر مجرمانہ خاموشی کیوں اختیار کی ہے؟ 'شہیدہ حجاب' کے معاملے میں بے حسی اور لاتعلقی کا مظاہرہ کرنے سے مسلم معاشروں میں خواتین کے حقوق کے نام پر بے حیائی اور الحاد کو فروغ دینے والی لادین این جی اوز کا منافقانہ کردار بھی ایک دفعہ پھر کھل کر سامنے آیا ہے۔

☆ چین کے مسلم اکثریتی صوبے سن کیانگ میں مسلم کشی کی تازہ لہر

چین کے شمال مغربی اور سب سے بڑے مسلم اکثریتی صوبے سن کیانگ میں 6 جولائی کو ہونے والے خون ریز فسادات میں سینکڑوں مسلمان شہید اور زخمی ہوگئے ہیں۔ چین کے سرکاری ذرائع کے مطابق جاں بحق ہونے والے افراد کی کُل تعداد 156 ہے لیکن دیگر ذرائع کے مطابق کم و بیش 600 مسلمان شہید کر دیے گئے ہیں اور زخمی ہونے والوں کی تعداد شاید ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے۔

صوبہ سن کیانگ چین کا مسلم اکثریتی صوبہ ہے جو کہ دراصل مشرقی ترکستان کا ایک حصہ رہا ہے۔ اس کا کُل رقبہ 8 لاکھ 40 ہزار مربع میل اور آبادی تقریباً 2 کروڑ ہے، جس میں چند دہائی قبل ''یوغور'' مسلمان اکثریت میں تھے لیکن ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت چینی النسل ''ہان'' باشندوں کی آباد کاری کی وجہ سے یوغور اقلیت قرار پائے، البتہ اب بھی آبادی میں ان کا تناسب 45% ہے۔

موجودہ فسادات بھی 2 یغور مسلمانوں کی چینیوں کے ہاتھوں شہادت کے ردعمل میں شروع ہوئے۔ ''جمعیۃ الایغوریہ'' کے رہنما عبدالحکیم کے مطابق مسلمانوں کے احتجاج کو کچلنے کے لیے کمیونسٹوں نے طاقت کا وحشیانہ استعمال کیا، جس کے نتیجے میں 600 سے زائد مسلمان شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے، جب کہ سینکڑوں کو چینی حکومت نے گرفتار بھی کیا ہوا ہے۔ جبکہ ''اروچی'' جہاں یہ فسادات ہوئے ہیں تمام مساجد بند کر دی گئی ہیں اور مسلمانوں کو نماز جمعہ تک ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جا رہی ہے۔

سن کیانگ میں پیش آنے والے حالیہ واقعات محض نسلی فسادات نہیں بلکہ ان کی تاریخ میں گہری مذہبی و سیاسی جڑیں ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ چین کی اشتراکی اشرافیہ کی مسلم کش پالیسیوں پر سن کیانگ سمیت چین کے مختلف علاقوں میں بسنے والے مسلمانوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔

مشرقی ترکستان جس میں سن کیانگ بھی شامل ہے 1876ء سے چینی جبر و تسلط کا شکار رہے۔ اس دوران 1934ء تا 1944ء ایک عشرہ تک روس مسلط رہا اور اس کے بعد ملحد اشتراکی چینی حکومت کا جبر و استبداد مسلط ہے۔ 1960ء کی دہائی میں چینی مسلمانوں کو اشتراکی انقلاب کے ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا، جب مساجد بند کر دی گئیں، قرآنی تعلیمات کو ممنوع قرار دے دیا گیا اور اسلامی عبادات و روایات تک پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ 1974ء میں چینی صوبہ یونان میں مسلمانوں نے اپنے دینی تشخص کے احیا کے لیے ۱۷۰۰ سے زائد شہادتوں کا نذرانہ پیش کیا، بعد ازاں چینی حکومت نے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کے لیے محدود مذہبی آزادی دے دی۔ لیکن سن کیانگ کے مسلمان لادین اشتراکی نظام سے چھٹکارے اور دینِ محمدی ﷺ کو اپنانے کے لیے بدستور سعی و جہد میں مصروف ہیں۔ جہاں ایک طرف چینی حکومت طاقت، پابندیوں اور ظلم و جبر کے ذریعے مسلسل ۱۵ کروڑ سے زائد مسلم آبادی کو اس کے تشخص سے محروم کرنے اور اس کا رشتہ ملتِ اسلامیہ سے کاٹنے کی کوششوں میں مصروف ہے وہیں چین کے مسلمان بھی سیاسی و عسکری جدوجہد کے ذریعے اپنے ایمان کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل پاکستان کی ایک دینی جماعت نے ملحد چینی حکومت کے کہنے پر چین کا دورہ کیا۔ دورہ سے قبل اور بعد ازاں اس جماعت کی قیادت نے چینی حکومت کے حق میں بیان داغے۔ نام نہاد ملکی دوستی (قومیت پرستی) کے شوق نے چینی مسلمانوں کو بے چین کر دیا اور امت کا درد رکھنے والوں کے دل زخمی ہوگئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ امتِ مسلمہ کا ہر مخلص فرد اپنے اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے کفر کی صفوں کو مضبوط کرنے کی بجائے امتِ مسلمہ کے غیور جاں نثاروں اور جہاد فی سبیل اللہ میں سرگرداں ابطال کے ہاتھ مضبوط کرے، امتِ مسلمہ بالخصوص مسلمانانِ پاکستان کا فرض بنتا ہے کہ ملحد اشتراکی چینی حکومت کے ساتھ پُرامن بقائے باہمی کی بنیادیں تلاش کرنے اور دوستی کے دم بھرنے کی بجائے اپنے مسلمان بھائیوں کی نصرت کریں۔

☆☆☆

جہاد فی سبیل اللہ، ہمارا مقصدِ ہستی ہے

ہمیں رُکنا نہیں آتا، ہمیں منزل پہ جانا ہے-------------------

اگر چلنا مقدر ہے، تو رستے کی رکاوٹ کا خطر کیسا

ہمیں منزل پہ جانا ہے

ہمارے راستوں پر کوئی کیسے حد لگائے گا

کہ دریا اپنا رستہ ہمیشہ خود بناتا ہے، چٹانیں لاکھ بھاری ہوں

وہ اُن کو کاٹ دیتا ہے، وہ ان کو چیر جاتا ہے

کہیں پتھر سے ٹکرا کر، کہیں بل کھا کے لہرا کر

کنارے اپنے پھیلا کر، کسی میداں میں ستا کر

نسیم آسا گزر جاتا ہے، یہ رکتا نہیں لیکن

اسے رکنا نہیں آتا، اسے منزل پہ جانا ہے

وہ بحرِ بیکراں جس کی کوئی حد ہے، نہ ساحل ہے

وہی تو اپنی منزل ہے وہی اپنا ٹھکانہ ہے

ہمیں رُکنا نہیں آتا، ہمیں منزل پہ جانا ہے-------------------

ہمارے راستوں پر کوئی کیسے حد لگائے گا

کہ ہم بھی مثلِ دریا ہیں

چٹانیں لاکھ بھاری ہوں

ہم اُن کو کاٹ دیتے ہیں، ہم اُن کو چیر جاتے ہیں

کہ ہم دریا ہیں، اپنا راستہ خود بناتے ہیں

ہماری ٹھوکروں کی زد پہ دیکھو تم

کہیں کالی چٹانیں ہیں

قوانینِ جہالت کی

کہیں سرمایہ داری کے گراں پتھر

کہیں جمہوریت کے نام پر "کفریت" برپا

کہیں ہیں قومیت کے زہر میں ڈوبے ہوئے نشتر

کبھی کُچھ سرخ کنکر بھی، ہماری ٹھوکروں کی زد میں آئے تھے

اور آج ان کا زمانے میں نشاں تک بھی نہیں مِلتا

تمہیں تو یاد ہی ہوگا، کہ یہ تو کل کا قصہ ہے

ولیکن آج ایک عبرت بھرے ماضی کا حصہ ہے

ہمیں رُکنا نہیں آتا، ہمیں منزل پہ جانا ہے-------------------

کُنڑ ہو یا وہ غزنی ہو، وہ پغماں ہو کہ زابل ہو

ہو قندھار و بدخشاں یا جلال آباد و کابل ہو

یہ منزل تو نہیں اپنی! یہ سنگِ میل ہیں سارے

ہمارے راستے ہر شہر سے ہو کر گزرتے ہیں

ہر اک کوچہ ہر اک بستی، ہماری رہگزر ہو گی، مگر منزل نہیں ہوگی

ہماری راہ تکتی ہے ابھی کشمیر کی وادی

ابھی برما ہے، جس کے جنگلوں میں درندے دندناتے ہیں

ابھی بیت المقدس کو لہو سے اپنے دھونا ہے

ابھی شط العرب کو کفر سے آزاد ہونا ہے

سمرقند و بخارا کا پرانا قرض ہے ہم پر

حبش کی آنکھ سے دیکھو ابھی آنسو ٹپکتے ہیں

ابھی قبرص بھی روتا ہے

ابھی یورپ کی کالی رات کو دن سے بدلنا ہے

ابھی لاطینی امریکہ سے افریقہ کے صحرا تک

مسافت ہی مسافت ہے، کثافت ہی کثافت ہے

ہمیں اپنے لہو سے اس کثافت کو مٹانا ہے

یہ دنیا کیا ہے؟ ......اک ظلمت کدہ ہے

اب اسے جنت بنانا ہے

ہمیں رُکنا نہیں آتا، ہمیں منزل پہ جانا ہے-------------------

یہ دنیا ہم سے کہتی ہے

کہ رستہ سخت مشکل ہے

تمہاری راہ میں اے سرپھرو! کچھ اژدھے ہوں گے

بہت سے بھیڑیے ہوں گے

کہیں کانٹے اُگے ہوں گے

کہیں پتھر پڑے ہوں گے

مگر!!!!! ہمیں سب سے نمٹنا ہے

کہیں سے بچ کے چلنا ہے

کہیں پر وار کرنا ہے

ہمیں رُکنا نہیں آتا، ہمیں منزل پہ جانا ہے-------------------

یہ رستہ لاکھ مشکل ہو مگر اے دشمنو!!! سن لو

یہ جذبہ عشق و مستی کا

ہمیں رکنے نہیں دیتا

ہمارے سَر میں سودا ہے شہادت کا

جہادِ فی سبیل اللہ، ہمارا مقصدِ ہستی

شاعر۔۔ مقصود الزماں سحر شہیدؒ

''ہر وہ گروہ جو اسلام کے ظاہر و متواتر احکام و شرائع میں سے کسی بھی حکم کو قائم کرنے سے اجتناب برتے، چاہے یہ تاتاری ہوں یا غیر تاتاری، ان سے قتال فرض ہے تا آنکہ اسلام کے قوانین و شرائع کی پابندی نہ کرنے لگیں، اگر چہ وہ اس کے ساتھ ساتھ شہادتین کے اقراری (کلمہ گو) ہی کیوں نہ ہوں یا حتیٰ کہ بعض دیگر احکامات کے پابند بھی کیوں نہ ہوں......تو معلوم ہوا کہ جب تک اسلام کے احکامات کی عملاً پابندی نہ ہو جائے، اس وقت تک اسلام کو خالی اپنا لینے سے قتال ساقط نہیں ہو جاتا، اس لیے جب تک دین سارے کا سارا ایک اللہ وحدہٗ لاشریک کے لیے نہ ہو جائے اور جب تک فتنہ ختم نہ ہو جائے، قتال ''واجب'' ہے۔

چنانچہ جب دین (اطاعت و پابندی حکم و قانون) غیر اللہ کے لیے ہو جائے تو قتال واجب ہو جاتا ہے...... چنانچہ وہ لوگ جو اسلام کے ظاہر و متواتر احکامات و قوانین کی پابندی نہیں کرتے، اُن سے قتال کے واجب ہونے پر علماءِ اسلام میں کوئی بھی اختلاف نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ

اس لیے اگر دین کچھ تو اللہ کے لیے اور کچھ غیر اللہ کے لیے ہو تو قتال واجب ہوگا، جب تک کہ دین سارے کا سارا اللہ کے لیے نہ ہو جائے۔

(فتاویٰ ابنِ تیمیہؒ : ۲۸/۵۰۲_۵۱۱)